بفیضانِ نظر سراج الامہ، کاشف الغمہ، امام اعظم، فقیہ افخم حضرت سیدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت، مجدد دین و ملت، شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

رنگین شمارہ

(دعوتِ اسلامی)

Monthly Magazine
FAIZAN-e-MADINAH

ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۰ھ
اگست 2019ء

فریاد

غریبوں کا احساس کیجئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

میری معلومات کے مطابق دنیا میں بارہ اَرب لوگوں کے لئے اَناج دَسْت یاب ہوجاتا ہے جبکہ دنیا کی آبادی ساڑھے سات اَرب بتائی جاتی ہے، اس کے باوجود 2 اَرب سے زیادہ لوگ وہ ہیں جنہیں پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملتا اور کئی تو بھوک کی وجہ سے موت کا شکار ہوجاتے ہیں، ان میں ایک بھاری تعداد بچوں کی بھی شامل ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں، ایک اِطلاع کے مطابق تین سے چار اَرب لوگوں کا کھانا ضائع کردیا جاتا اور پھینک دیا جاتا ہے۔

سِتَم ظریفی: ایک شخص اپنا واقعہ بڑے ہی تفریحی انداز میں بیان کررہا تھا کہ ہم لوگ "باربی کیو" بنا (یعنی گوشت کے ٹکڑوں کو آگ کے کوئلوں پر بُھون) رہے تھے، ہمیں بُھوننا تو آتا نہیں تھا، لہٰذا وہ جَل کر کوئلہ ہوگئے اور کسی کے کھانے کے قابل نہ رہے۔ (الامان والحفیظ) پیارے اسلامی بھائیو! اس طرح کے "باربی کیو" بالخصوص عیدِ قُرباں کے بعد گھروں کی چھتوں، تفریح گاہوں اور نہ جانے کہاں کہاں ہوتے ہیں! اس میں کچھ گوشت تو پکتا اور استعمال ہوتا ہے جبکہ کچھ جَل جاتا ہوگا، عام طور پر کھانے کا انداز بھی یہ ہوتا ہے کہ کچھ کھایا کچھ پھینکا اور کچھ ویسے ہی ضائع کردیا، یہی گوشت اگر جلنے، ضائع ہونے اور پھینکے جانے سے پہلے ہی کسی غریب کے پیٹ میں چلا جاتا تو دینے والوں کو دعائیں تو ملتیں۔

"مِثالی معاشرہ" کیسے بنے گا؟ جب ایک ہی محلے یا بلڈنگ میں ایک گھر کے افراد تو پیٹ بھر کر کھائیں پئیں اور آسائشوں میں رہیں جبکہ دوسرے گھر کے افراد بھوکے ہوں۔ ان کے حالات کا علم ہوتے ہوئے بھی ہم ان کی حتَّی الوسع مدد نہ کریں! ہمارے فریج قربانی کے گوشت اور کھانے پینے کی دیگر چیزوں سے بھرے ہوئے ہوں مگر ہمارے غریب رشتہ دار اور پڑوسی دو وقت کے کھانے کے لئے ترس رہے ہوں، ان حالات میں ہمارا مُعاشَرہ کیسے مِثالی بن سکتا ہے!

غریب کا اندازِ زندگی: ہمارے ہاں لوگوں کی ایک بھاری تعداد غُربت کی زندگی گزار رہی ہے، جس کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے ایک وجہ آمدنی کا کم ہونا بھی ہے، اس لئے ان کا گزر بَسر بہت مشکل سے ہوتا ہے۔ آٹھ، دس، پندرہ یا بیس ہزار روپے سیلری میں پورا مہینا گھر کے لئے دودھ، سبزی، راشَن خریدنا، بجلی اور گیس کا بل ادا کرنا، پھر اگر کرائے کے مکان میں رہتے ہیں تو اس کا کرایہ! ٹرانسپورٹیشن (یعنی آنے جانے) کا خرچہ کیسے پورا ہوتا ہوگا؟ مشاہدات و معلومات ہیں کہ ایسے لوگ عام طور پر بیس بائیس تاریخ تک خالی ہاتھ ہوجاتے ہیں، اس کے بعد گھر چلانے کے لئے اُدھار کا سہارا لیتے ہیں، سبزی، دودھ اور راشن والے سے یہ کہہ کر کہ "پہلی تاریخ تک سیلری ملے گی تو پیسے دے دیں گے" کچھ نہ کچھ اَشیاء لیتے رہتے ہیں، یوں یہ لوگ مہینے کے آخری دنوں میں بڑی مشکل سے زندگی کی گاڑی کو دھکّا دیتے ہیں، ان کی زندگی کے اَیّام میں کچھ دن ایسے بھی آتے ہیں کہ گھر کا کوئی فرد بیمار ہوجاتا ہے مگر ان کے پاس دوا لینے کے پیسے نہیں ہوتے، اگر ہوتے ہیں تو یہ سوچ کر دوا نہیں لے پاتے کہ دیگر گھریلو اخراجات کیسے چلیں گے؟

غریب کی پریشانی بڑھنے کا ایک سبب: بعض اوقات سیٹھ

(بقیہ صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ کیجئے)

ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۰ھ
اگست 2019ء
جلد: 3
شمارہ: 9

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ:40 رنگین: 65
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ:800 رنگین:1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:
سادہ:480 رنگین:720
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین:785 12 شمارے سادہ:480
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس
ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp:+923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العَالِی (دارالافتاء اہلِ سنّت، دعوتِ اسلامی)
https://www.dawateislami.net/magazine
☆ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔
گرافکس ڈیزائنگ:
یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:
جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنزالعمال،1/250، حدیث:2174)

حمد / مناجات

میں مکے میں پھر آگیا یاالٰہی
کرم کا ترے شکریہ یاالٰہی

رہے ذِکر آٹھوں پہر میرے لب پر
ترا یاالٰہی ترا یاالٰہی

عطا کردے اِخلاص کی مجھ کو نعمت
نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی

مجھے اولیا کی مَحبّت عطا کر
تُو دیوانہ کر غوث کا یاالٰہی

میں یادِ نبی میں رہوں گم ہمیشہ
مجھے اُن کے غم میں گھلا یاالٰہی

دے عطّاریوں بلکہ سب سُنّیوں کو
مدینے کا غم یاخدا یاالٰہی

تو عطّار کو سبز گنبد کے سائے
میں کردے شہادت عطا یاالٰہی

وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص106
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت / استغاثہ

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالَم کا دُولھا ہمارا نبی

بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

کون دیتا ہے دینے کو منھ چاہیے
دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی

لَا مکاں تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

حدائقِ بخشش، ص138
از امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

کلام

کیوں ہیں شاد دیوانے! آج غسلِ کعبہ ہے
جھومتے ہیں مستانے آج غسلِ کعبہ ہے

غسل ہو رہا پَر ہیں طواف میں مشغول
گِردِ شمع پروانے آج غسلِ کعبہ ہے

”چل مدینہ“ والوں پر ساقیا کرم کردو!
دو چھلکتے پیمانے آج غسلِ کعبہ ہے

اپنے رب کی اُلفت میں پیش کیجئے مل کر
آنسوؤں کے نذرانے آج غسلِ کعبہ ہے

جانِ رَحمت آجاؤ ہوں گے خیر سے آباد
سب دلوں کے ویرانے آج غسلِ کعبہ ہے

جان کو مَسرَّت ہے روح کو بھی ہے فرحت
اس خوشی کو دل جانے آج غسلِ کعبہ ہے

لُطف جو مِلا مجھ کو کیا بتاؤں میں عطّار
اس کو میرا دل جانے آج غسلِ کعبہ ہے

وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص491
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خوبصورت تذکرہ

مفتی محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًاؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةًؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍؕ ﴿۷۰﴾ وَ امْرَاَتُهٗ قَآىٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَۙ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾ قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًاؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰى یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍؕ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ﴿۷۵﴾ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَاۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾﴾ (پ12، ھود: 69 تا 76)

ترجمہ: اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے "سلام" کہا تو ابراہیم نے "سلام" کہا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ (69) پھر جب دیکھا کہ ان (فرشتوں) کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے تو ان سے وحشت ہوئی اور ان کی طرف سے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا: آپ نہ ڈریں۔ بیشک ہم قومِ لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ (70) اور ان کی بیوی (وہاں) کھڑی تھی تو وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی خوشخبری دی۔ (71) کہا: ہائے تعجب! کیا میرے ہاں بیٹا پیدا ہوگا حالانکہ میں تو بوڑھی ہوں اور یہ میرے شوہر بھی بہت زیادہ عمر کے ہیں۔ بیشک یہ بڑی عجیب بات ہے۔ (72) فرشتوں نے کہا: کیا تم اللہ کے کام پر تعجب کرتی ہو؟ اے گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ بیشک وہی سب خوبیوں والا، عزت والا ہے۔ (73) پھر جب ابراہیم سے خوف زائل ہوگیا اور اس کے پاس خوشخبری آگئی تو ہم سے قومِ لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ (74) بیشک ابراہیم بڑے تحمل والا، بہت آہیں بھرنے والا، رجوع کرنے والا ہے۔ (75) (ہم نے فرمایا) اے ابراہیم! اس بات سے کنارہ کشی کر لیجیے، بیشک تیرے رب کا حکم آچکا ہے اور بیشک ان پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو پھیرا نہ جائے گا۔ (76)

سورۂ ہُود کی ان آٹھ آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ فرشتے حسین و جمیل نوجوان لڑکوں کی شکل میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے اور سلام عرض کیا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلام کا جواب دیا اور انہیں مہمان خیال کرتے ہوئے ایک بھنا ہوا بچھڑا کھانے کے لئے لے آئے، لیکن مہمانوں نے کھانے کی طرف اصلاً ہاتھ نہ بڑھایا۔ اس پر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گھبراہٹ اور خوف ہوا کہ یہ کوئی نقصان نہ پہنچادیں۔ فرشتوں نے خوفزدہ دیکھ کر عرض کی کہ آپ نہ ڈریں، ہم کھانا اس لئے نہیں کھا رہے کہ ہم فرشتے ہیں اور قومِ لوط پر عذاب نازل کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اِس گفتگو کے دوران حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا بھی پسِ پردہ کھڑی یہ باتیں سن رہی تھیں، بیٹے کی بشارت یا کسی اور بات پر وہ ہنس پڑیں۔ فرشتوں نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو ان کے بیٹے اسحاق اور ان کے بعد اسحاق کے بیٹے یعقوب علیہما الصلوٰۃ والسلام کی ولادت

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

کی خوشخبری دی۔ بشارت سن کر حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے تعجب سے کہا: کیا میرے ہاں بیٹا پیدا ہوگا حالانکہ میں تو بوڑھی ہوں اور میرے شوہر بھی بہت زیادہ عمر کے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی عمر 120 سال اور حضرت سارہ کی 90 سال تھی (جلالین مع صاوی 923/3) فرشتوں نے جواب دیا کہ آپ کے لئے اس امرِ الٰہی پر کیا تعجب کیونکہ آپ کا تعلق اس گھرانے سے ہے جو معجزات اور عادتوں سے ہٹ کر کاموں کے سرانجام ہونے، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نازل ہونے کی جگہ بنا ہوا ہے۔

بہرحال جب فرشتوں سے کلام کرنے سے بعد حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا خوف زائل ہوگیا تو آپ علیہ السّلام قومِ لوط کے بارے میں فرشتوں سے سوال و جواب کی صورت میں کلام کرنے لگے جسے اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ سے بیان فرمایا کہ ابراہیم ہم سے قومِ لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ آپ علیہ الصّلوۃ والسّلام کا مقصد یہ تھا کہ عذاب مؤخر ہوجائے اور بستی والوں کو ایمان و توبہ کے لئے کچھ اور مہلت و موقع مل جائے۔ آپ علیہ السّلام کی اس رحمت و شفقت پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدح فرمائی کہ بیشک ابراہیم بڑے تحمّل والے، خدا سے بہت ڈرنے والے، اس کے سامنے بہت آہ و زاری کرنے والے ہیں اور اس کے علاوہ "مُنِیْبٌ" یعنی خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ جو شخص دوسروں پر عذابِ الٰہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور اس کی طرف رجوع کرتا ہے، وہ اپنے معاملے میں کس قدر خدا سے ڈرنے والا اور رجوع کرنے والا ہوگا۔ قومِ لوط کے متعلق جب حضرت ابراہیم علیہ الصّلوۃ والسّلام کا کلام طویل ہوا تو فرشتوں نے عرض کی: اے ابراہیم! عذاب مؤخر کرنے کی درخواست چھوڑ دیں کیونکہ ربُّ العالمین کی طرف سے اِس قوم پر عذاب نازل ہونے کا حتمی فیصلہ ہوچکا ہے لہٰذا اس عذاب کے ٹلنے کی اب کوئی صورت نہیں اور یوں اِس کے بعد قومِ لوط پر عذاب آگیا۔

ان آیات سے درس

❁ ملاقات کے وقت سلام کرنا فرشتوں اور نبیوں کی سنت ہے ❁ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ازواجِ مطہرات اہلِ بیت میں داخل ہیں کیونکہ یہاں حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو اہل بیت کہا گیا ہے ❁ حضرت ابراہیم اور ان کی زوجہ کو بیٹے اور پوتے کی بشارت دینے سے مستقبل کے غیب کی خبر معلوم ہوگئی اور بتانے والے فرشتوں کو بھی یقیناً یہ غیب کا علم تھا ❁ تحمّل، بردباری، خوفِ خدا، گریہ و زاری، خدا کی طرف رجوع کرنا، اللہ کریم کو بہت پسند ہے ❁ کفار کے ساتھ یہ رحمت و شفقت کی جائے کہ ان کے لئے دولتِ ایمان کی کوشش کی جائے تاکہ وہ ابدی عذاب سے بچ جائیں ❁ انبیاء علیہم السّلام کا بارگاہِ خداوندی میں بہت بلند مقام ہے کہ اُس عظمت والی بارگاہ میں بھی یہ تکرار و اصرار کرسکتے ہیں، گویا نیاز بھی ہے اور ناز بھی ❁ فرشتوں کے صحیفوں میں لکھی کسی چیز پر معلّق تقدیر دعاؤں یا نیکیوں سے ٹل جاتی ہے جبکہ ظاہری مُبرَم و قطعی تقدیر انبیاء علیہم السّلام اور خواص اولیاء کی دعاؤں سے بدل سکتی ہے لیکن حقیقی قطعی مبرم تقدیر ہرگز نہیں بدلتی، حتی کہ انبیاءِ کرام علیہم السّلام بھی اس کے متعلق دعا کرنے لگیں تو انہیں دعا کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔

حج کے بارے میں ضروری و اہم احکامات جاننے کے لئے "27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام" کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ یعنی جس نے میری وفات کے بعد حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (شعب الایمان، 3/489، حدیث:4154)

حدیث پاک کی شرح

زیارتِ قبرِ مبارکہ کا حکم: روضۂ رسول کی زیارت بہت بڑی سعادت، عظیم عبادت، قُربِ ربُّ العزت پانے کا ذریعہ اور قریب بواجب ہے جس کا حکم کتاب و سنت اور اجماع و قیاس سے ثابت ہے۔ (فتح الباری، 4/59، شواھد الحق، ص59، مجموع رسائل العلامۃ الملاعلی القاری، 2/197)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حج اگر فرض ہے تو حج کرکے مدینہ طیبہ حاضر ہو۔ ہاں اگر مدینہ طیبہ راستہ میں ہو تو بغیر زیارت حج کو جانا سخت محرومی و قساوتِ قلبی ہے اور اس حاضری کو قبولِ حج و سعادتِ دینی و دنیوی کے لیے ذریعہ و وسیلہ قرار دے اور حج نفل ہو تو اختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک صاف ہو کر محبوب کے دربار میں حاضر ہو یا سرکار میں پہلے حاضری دے کر حج کی مقبولیت و نورانیت کے لئے وسیلہ کرے۔ غرض جو پہلے اختیار کرے اسے اختیار ہے مگر نیت خیر درکار ہے کہ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَ اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر ایک کے لیے وہ ہے، جو اُس نے نیت کی۔

(بخاری، 1/5، حدیث:1، بہار شریعت، 1/1222)

تو زندہ ہے واللہ: حدیثِ پاک کے الفاظ كَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ کی شرح میں حضرت علامہ علی قاری فرماتے ہیں: (وصالِ ظاہری کے بعد قبرِ مبارک کی زیارت کو حیاتِ ظاہری میں زیارت کی مثل اس لئے فرمایا کیونکہ) نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی قبرِ انور میں حقیقی دنیوی حیات کے ساتھ زندہ ہیں کہ آپ سے مطلقاً ہر طرح کی مدد و نصرت حاصل کی جاتی ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، 5/632، تحت الحدیث:2756، لمعات التنقیح، 5/483، تحت الحدیث:2756)

زیارتِ مبارکہ کے بارے میں 2 فرامینِ مصطفےٰ

دیگر احادیثِ مبارکہ میں زیارتِ روضۂ رسول کی سعادت پانے والے کو یہ بشارتیں دی گئی ہیں: (1) جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔ (دار قطنی، 2/351، حدیث:2669) (2) جو میری زیارت کو آئے سوا میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لئے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اُس کا شفیع بنوں۔

(معجم کبیر، 12/225، حدیث:13149)

اسلافِ کرام کی روضۂ رسول پر حاضری

صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین روضۂ رسول پر حاضری کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا کرتے تھے، چنانچہ:

(1) حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت کعبُ الاحبار رحمۃ اللہ علیہ کو قبولِ اسلام کے بعد زیارتِ روضۂ

* ذمہ دار شعبہ فیضان اولیاء و علما، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

رسول کی دعوت دی اور انہیں اپنے ساتھ مدینۂ منورہ لائے۔

(فتوح الشام، 1/235)

2 حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت سیّدنا نافع رحمۃ اللہ علیہ نے 100 مرتبہ سے بھی زیادہ بار یہ دیکھا کہ سفر سے آتے اور جاتے وقت حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روضۂ رسول پر حاضری دیا کرتے۔

(الشفا، 2/86، مصنف ابن ابی شیبہ، 7/359، حدیث:11915)

3 حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روضۂ رسول پر حاضر ہوتے تو کھڑے ہو کر سلام عرض کرتے اور واپس لوٹ جاتے۔(شعب الایمان، 3/491، حدیث:4164)

4 ایک مرتبہ حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبرِ انور کے قریب رو رہے تھے اور ساتھ ہی عرض کر رہے تھے: "یہی وہ مبارک جگہ ہے جہاں آنسو بہائے جاتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا ہے کہ میری قبر اور منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

(شعب الایمان، 3/491، حدیث:4163)

زیارتِ روضۂ رسول کے آٹھ فوائد

روضۂ رسول کی زِیارت کرنے والے کے لئے فوائد و برکات بے شمار ہیں ان میں سے آٹھ یہ ہیں:

1 روضۂ رسول پر حاضری دینے والے کا سلام نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بلاواسطہ سنتے اور جواب دیتے ہیں۔(مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، 2/205) 2 علما فرماتے ہیں: زیارت قبرِ مبارک کمالاتِ حج سے ہے۔(فیض القدیر، 6/182، تحت الحدیث: 8716) 3 ہلاکت و بَربادی سے محفوظ رہے گا۔ 4 مشکلات آسان ہوں گی۔ 5 حادِثات سے حفاظت ہو گی 6 اُسے آخرت میں اچّھا بدلہ ملے گا۔(الروض الفائق، ص307ملخصاً) 7 خاتمہ بالخیر کی سعادت پائے گا۔ 8 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شفاعت فرمائیں گے۔(شفاء السقام، ص103)

مدینۂ منورہ اور روضۂ رسول پر حاضری کے 9 آداب

رَوْضۂ رسول پر حاضری کی سعادت پانے والا اِس بارگاہِ عالی کے آداب کا خاص خیال رکھے، کیونکہ ذَرا سی بے اِحتیاطی سَخت مَحرومی کا سبب بَن سکتی ہے، چنانچہ: 1 حاضری میں خالصتاً قبرِ انور کی زِیارت کی نِیَّت کیجئے۔ ریاکاری اور تجارت وغیرہ کی نیت قطعاً نہ ہو۔(مرقاۃ المفاتیح، 5/631، تحت الحدیث:2755)

2 سفرِ مدینہ میں دُرود شریف کی کثرت کیجئے۔ 3 جب حَرَمِ مدینہ آئے تو بہتر یہ ہے کہ روتے ہوئے سَر جُھکائے، دُرود شریف کی کثرت کرتے چلئے۔ 4 نہایت خُشُوع و خُضُوع سے روضۂ اَقْدس پر حاضری دیجئے، سلام پیش کیجئے، رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنالیجئے۔ 5 اس دوران دل سرکارِ مدینہ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہی کی طرف متوجہ رکھنے کی کوشش کیجئے۔ موبائل چلانے، سیلفیاں لینے سے بچئے اور سوچئے کہ کس ہستی کی بارگاہ میں حاضری ہے! 6 اگر آپ کو کسی نے روضۂ اطہر پر سلام عرض کرنے کا کہا ہے تو اس کی طرف سے بھی سلام عرض کردیجئے۔ 7 جب تک مدینۂ طَیِّبہ کی حاضری نصیب ہو، کوشش کرکے اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہئے، نماز و تلاوت و دُرود میں وقت گزاریئے، دُنیا کی بات کسی بھی مسجد میں نہ کرنی چاہئے یہاں تو اور بھی زیادہ احتیاط کیجئے۔ 8 یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار (50,000) لکھی جاتی ہے، لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش (Effort) کیجئے، بھوک سے کم کھانے میں امکان ہے کہ عبادت میں دل زیادہ لگے۔ 9 روضۂ رسول کو ہرگز پیٹھ نہ کیجئے اور حتَّی الاِمکان نماز میں بھی ایسی جگہ کھڑے نہ ہوں کہ پیٹھ کرنی پڑے۔

جب خاک اُڑے میری مدینے کی ہوا ہو

ترمذی شریف میں ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس سے ہوسکے مدینے میں مَرے، تو مدینے ہی میں مرے کہ جو شخص مدینے میں مرے گا میں اُس کی شَفاعت کروں گا۔(ترمذی، 5/483، حدیث:3943)

مدینۂ منورہ سے واپسی کے 5 آداب

اگر مدینے کی پاک سرزمین میں مدفن نصیب نہ ہو سکے تو 1 مدینۂ منورہ سے واپسی پر روضۂ انور پر حاضر ہو کر بارگاہِ رسالت میں الوداعی سلام پیش کیجئے۔ 2 دو رکعت نماز ادا کیجئے۔ 3 اللہ کریم سے دوبارہ حاضری کی دعا مانگئے۔ 4 مدینہ شریف سے واپسی سے قبل قراٰنِ پاک ختم کرلیجئے کہ اسلاف نے اسے پسند فرمایا ہے۔ 5 آسانی ہو تو اپنے احباب کے لئے کھجوروں کا تحفہ ساتھ لائیے۔ (مجموع رسائل العلامۃ الملاعلی القاری،2/229 تا 280 ملخصاً، احیاء العلوم،1/345تا349 ملخصاً)

حاضریٔ مدینہ کے فضائل و برکات، زیارات اور آداب کے بارے میں تفصیل جاننے کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت علامہ محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات"** پڑھئے۔

چلوں دُنیا سے میں اِس شان سے اے کاش! یَااللہ
شہِ اَبرار کی چوکھٹ پہ سَر ہو میرا خَم مَولیٰ
سُنہری جالیوں کے سامنے اے کاش! ایسا ہو
نکل جائے رسولِ پاک کے جلووں میں دَم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص98)

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے رمضانُ المبارک اور شوالُ المکرّم 1440ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربّ! جو کوئی رسالہ **"روزے کے ضروری مسائل"** کے 20 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے ماہِ رمضان کی شفاعت نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 6 لاکھ 72 ہزار اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 3 لاکھ 47 ہزار 929 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 24 ہزار 77) 2 یاربِّ کریم! جو کوئی رسالہ **"وزن کم کرنے کا طریقہ"** کے 20 صفحات پڑھ یا سُن لے خطرناک بیماریوں سے اُس کی حفاظت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 5 لاکھ 78 ہزار 310 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 2 لاکھ 58 ہزار 885 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 19 ہزار 425) 3 یااللہ! جو کوئی رسالہ **"الوداع ماہِ رَمَضان"** کے 19 صَفْحات پڑھ یا سُن لے اُسے غمِ رَمَضان نصیب فرما اور اُس کو عاشِقِ رمضان بنا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 3 لاکھ 29 ہزار 293 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 1 لاکھ 32 ہزار 166 / اسلامی بہنیں: 1 لاکھ 97 ہزار 127) 4 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رسالہ **"ثواب بڑھانے کے نُسخے"** کے 42 صفحات پڑھ یا سُن لے اس کو اچّھی اچّھی نیّتوں کے ذریعے خوب ثواب بڑھاتے رہنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 5 لاکھ 59 ہزار اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 2 لاکھ 49 ہزار 709 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 9 ہزار 291)۔

جنّت کیسی ہے؟

حیدر علی عطاری مدنی*

جنّت کیا ہے؟ جنّت ایک مکان ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے، اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا، جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنّت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں۔ (بہار شریعت، 1/152)

جنّت کو جنّت کیوں کہتے ہیں؟ عَرَبی میں جنّت ایسے گھنے باغ کو کہتے ہیں جس میں درختوں کی وجہ سے زمین چھپی ہوئی ہو۔ مسلمانوں کو بروزِ قیامت ملنے والے گھر کو جنّت کہنے کی مختلف وجوہات ہیں: (1) جنّت میں باغات ہیں (2) وہ دنیا میں نگاہوں سے چھپی ہوئی ہے (3) عالَمِ غیب میں سے ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، 9/576 ماخوذاً)

اسلامی عقیدہ: جنّت برحق ہے جس کا منکر کافر ہے، یوں ہی جو شخص جنّت کو تو مانے مگر اس کے نئے معنیٰ گھڑے (مثلاً ثواب کے معنیٰ اپنی حسنات کو دیکھ کر خوش ہونا) وہ حقیقۃً جنّت کا منکر ہے اور ایسا شخص بھی کافر ہے۔ (الشفاء، 2/290، بہار شریعت، 1/150، 151) جنّت پیدا ہو چکی ہے اور اب بھی موجود ہے، یہ نہیں کہ ابھی تک پیدا نہ ہوئی اور بروزِ قیامت پیدا کی جائے گی۔

(منح الروض الازہر، ص284 ماخوذاً)

جنتیوں کی اقسام: جنّتی افراد کی تین قسمیں ہوں گی: کَسبی، وَہبی، عطائی۔ (1) کسبی جنّتی وہ ہیں جو اعمال کی برکت سے جنّت میں جائیں گے، (2) وہبی وہ جو کسی جنّتی کے طفیل جنّت میں جائیں گے جیسے مسلمانوں کے چھوٹے بچے اور (3) عطائی جنّتی وہ مخلوق ہوگی جو اللہ پاک جنّت کو بھرنے کے لئے پیدا فرمائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 7/475، 476 ماخوذاً)

جنّت کن کی خواہش مند ہے؟ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جنّت چار شخصوں کی مشتاق ہے، (حضرت) علی بن ابی طالب، (حضرت) مِقداد، (حضرت) عمّار اور (حضرت) سلمان (رضی اللہ عنہم)۔ (معجم کبیر، 6/215، حدیث: 6045)

جنتیوں کی سب سے بڑی نعمت: جنتیوں کو سب سے بڑی نعمت دیدارِ خداوندی حاصل ہوگی حدیثِ پاک میں ہے: اللہ کریم اپنا پردہ[1] اُٹھا دے گا اور انہیں کوئی چیز دیدارِ خداوندی سے زیادہ محبوب نہ دی گئی ہوگی۔ (ترمذی، 4/248، حدیث: 2561) اللہ پاک کے نزدیک عزت و اکرام والا وہ ہوگا جو صبح و شام زیارتِ خداوندی سے مشرف ہوگا۔ (ترمذی، 4/249، حدیث: 2562)

جنّت کیسی ہے؟ مالکِ جنّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جنّت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے، اس کا گارا خالص مُشک کا ہے، اس کی بجری موتی اور یاقُوت کی ہے، اس کی مٹی زعفران ہے، جو اس میں داخل ہوگا خوش رہے گا کبھی غمگین نہ ہوگا، ہمیشہ رہے گا کبھی نہ مرے گا، اس کے کپڑے نہ گلیں گے اور نہ ہی ان کی جوانی فنا ہوگی۔ (ترمذی، 4/236، حدیث: 2534) جنّت کی چوڑائی ایسی ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے ورق (کاغذ کے پیپر) بنا کر باہم ملا دیئے

(1) یعنی وہ حجاب (پردہ) جو بندوں کی آنکھوں پر پڑا تھا اور دیدارِ الٰہی کے لئے آڑ تھا ہٹا دیا جائے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح، 9/622، تحت الحدیث: 5656، مراٰۃ المناجیح، 7/519 ملتقطاً)

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ، کراچی

جائیں تو جتنے وہ ہوں اتنی جنت کی چوڑائی ہے۔(تفسیر خزائن العرفان، پ 27، الحدید، تحت الآیۃ:21، ص 997 ملخصاً) **جنتی چو کھٹوں میں** سے دو چو کھٹوں کا درمیانی فاصلہ چالیس سال کی راہ ہے۔

(مسلم، ص1213، حدیث:7435)

جنتی خیمہ: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک جنّت میں ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہو گا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے، اس کے ہر گوشہ میں اس کے گھر والے ہوں گے کہ دوسرے گوشے والوں کو نہ دیکھ سکیں گے، اور مؤمنین ان کے پاس چکر لگائیں گے۔ (بخاری،3/ 344، حدیث: 4879)

جنّت کی منزلیں: حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جنّت میں سو منزلیں ہیں ہر دو منزلوں کے درمیان فاصلہ ایسا ہے جیسے آسمان وزمین کے درمیان اور فردوس اعلیٰ درجہ ہے جس سے جنّت کی چاروں نہریں پھُوٹتی ہیں اور اس کے اوپر عرش ہے تو تم جب بھی اللہ سے مانگو تو اس سے فردوس مانگو۔

(ترمذی،4/ 238، حدیث: 2538)

جنتی درخت: جنتی درختوں کا تنا سونے کا ہو گا۔(ترمذی، 4/235، حدیث: 2533) حدیثِ مبارکہ میں جنتی درخت کی وُسعت بیان کی گئی ہے کہ اس کے سائے میں ہزار سال تک کوئی سوار چلتا رہے تب بھی اس کا سایہ ختم نہ ہو۔ (ترمذی،4/ 235، حدیث:2532)

جنتی حوروں کا کلام: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جنت میں حورِ عین کی محفل سجتی ہے اور حوریں اپنی آوازیں بلند کرتی ہیں ایسی آواز مخلوق نے کبھی نہ سنی، کہتی ہیں کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں، کبھی فنا نہ ہوں گی اور ہم خوش رہنے والیاں ہیں کبھی غمگین نہ ہوں گی، ہم راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی اسے خوشخبری ہو جو ہمارا ہو اور ہم اس کے ہوں۔ (ترمذی،4/254، حدیث: 2573)

جنتی دریا: جنّت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کا دریا ہے جن سے آگے نہریں نکلتی ہیں۔(ترمذی،4/ 257، حدیث:2580)

جنتیوں کا حلیہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جنتی لوگ بغیر بال والے صاف بدن سُرمگیں (یعنی سرمہ لگی) آنکھوں والے ہوں گے نہ ان کی جوانی ختم ہو، نہ ان کے کپڑے گلیں۔(ترمذی، 4/ 242، حدیث: 2548 ملخصاً) **جنتیوں کا قد و قامت** (حضرت) آدم علیہ السَّلام، **شکل و صورت** (حضرت) یوسف علیہ السَّلام اور دل (حضرت) ایوب علیہ السَّلام کی مثل ہو گا۔

(بخاری،2/ 411، حدیث:3326، مسند الشامیین للطبرانی،3/ 82، حدیث: 1839)

کیا جنّت میں نیند ہو گی؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نیند موت ہی کی ایک قسم ہے جبکہ جنّت میں موت نہیں ہو گی لہٰذا نیند بھی نہیں ہو گی۔

(شعب الایمان،4/ 183، حدیث:4754، معجم الاوسط،1/ 266، حدیث: 919)

جنّتی زبان: جنّت میں عربی زبان بولی جائے گی۔

(معجم الاوسط،4/ 266، حدیث:5583)

جنّتی لباس: جنّت میں ریشمی بُوٹی کا درخت ہو گا جس سے جنّتی لباس تیار کیا گیا ہو گا۔(البعث والنشور، ص195، حدیث: 296)

جنّت میں حسبِ خواہش سب کچھ ملے گا: ایک اعرابی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: جنّت میں اونٹ ہوں گے؟ آپ علیہ السَّلام نے جواب دیا: اگر اللہ کریم تجھے جنّت میں داخل فرما دے تو وہاں تیرے لئے ہر وہ شے ہو گی جو تیرا دل چاہے اور آنکھیں پسند کریں۔(ترمذی،4/ 243، حدیث:2552)

بیعت لینے کا انوکھا انداز

حضرت شیخ قمر الحق غلام رشید عثمانی رشیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حضرت مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی چشتی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ (کچھوچھہ، الہند) کے پاس کوئی جاکے اگر یہ کہتا تھا کہ میں مرید ہوں گا، مخدوم کا چہرہ متغیر ہو جاتا تھا اور فرماتے تھے کہ پیر تو محمد رسول اللہ(صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تھے اور مرید ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ آؤ تمہارے ہاتھ پر میں استغفار پڑھوں کہ مجھے بھی خدا بخش دے۔ اسی وجہ سے مخدوم کے سامنے لوگ استغفار کا لفظ بولتے تھے اور مرید ہوتے تھے۔" (تذکرۂ مشائخ رشیدیہ، ص114 ملخصاً)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 دل میں نماز کی نیّت کرنے کا حکم

سوال: نماز کی نیّت زبان سے کرنا ضروری ہے یا دل میں بھی کرسکتے ہیں؟

جواب: نماز کی شرائط میں سے ایک شرط نیّت بھی ہے اور دل میں نماز کی نیّت کا ہونا ضروری ہے، اگر دل میں نیّت نہ ہو تو زبان سے کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ البتہ دل میں نیّت ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔

(درمختار، 2/111 تا 113 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، یکم ربیع الآخر 1439ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

2 عورتوں کا بال کٹوانا کیسا؟

سوال: کیا عورتیں بال کٹوا سکتی ہیں؟

جواب: عورتیں مَردوں یا فاسِقہ عورتوں کی طرح فیشن کے طور پر بال نہیں کٹوا سکتیں، البتہ بال بہت لمبے ہونے کی صورت میں کندھوں سے نیچے اتنے کاٹ سکتی ہیں کہ جس سے مَردوں یا فاسِقہ عورتوں سے مشابہت نہ ہوتی ہو۔ (مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الاوّل 1440ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

3 اسلامی سال کی اہمیت

سوال: عمر کا حساب اسلامی سال سے رکھنا چاہئے یا انگلش سال سے؟

جواب: اسلامی (یعنی ہجری) سال سے رکھنا چاہئے کیونکہ تمام شرعی اَحکام اسلامی سال کے اعتبار سے ہی نافذ ہوتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الآخر 1439ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

4 حج کا خطبہ سننے کا حکم

سوال: اگر کوئی حج کا خطبہ نہ سُن سکے تو کیا اس کا حج ہوجائے گا؟

جواب: جی ہاں ہوجائے گا کیونکہ حج میں خطبہ سُننا شرط نہیں ہے۔

(حج کا طریقہ اور اس کے مسائل جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "رفیق الحرمین" پڑھئے)۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

5 انعام کی رقم سے عمرہ کرنے کا حکم

سوال: کیا انعام میں ملنے والی رقم سے عمرہ کرسکتے ہیں؟

جواب: اگر جائز طریقے سے انعام کی رقم ملی ہے تو اس سے عمرہ بھی کرسکتے ہیں اور حج بھی کرسکتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الآخر 1439ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

6 قربانی کے جانور میں عیب کا حکم

سوال: قربانی کے جانور کا ایک دانت ٹوٹ جائے تو کیا اس کی

قربانی ہو جائے گی؟

جواب: ہو جائے گی، مگر ایسے جانور کی قربانی مکروہ ہے جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیے اور تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو ہوگی ہی نہیں۔ (بہار شریعت، 3/340)

(قربانی کا طریقہ و دیگر مسائل جاننے کیلئے رسالہ "ابلق گھوڑے سوار" پڑھئے۔)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

7 ایک وضو سے دو نمازیں پڑھنے کا حکم

سوال: جس وضو سے نمازِ جنازہ پڑھی کیا اس سے کوئی اور نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: پڑھ سکتے ہیں، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میت کو غسل دینے، کندھا دینے یا اس کے پاس جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، ایسا نہیں ہے بلکہ میت کو غسل دینے یا کندھا دینے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے۔ اگر کوئی وضو نہیں کرتا اور اسی وضو سے نماز پڑھ لیتا ہے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے جائز ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 8 ربیع الآخر 1439ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

8 ہاتھ دھوتے وقت کلمہ پڑھنا

سوال: ہاتھ دھوتے وقت کلمہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: پڑھ سکتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 7 ربیع الآخر 1439ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

9 نفس کو قابو میں رکھنے کا طریقہ

سوال: نفس کو قابو میں رکھنے کا کوئی عمل بتا دیجئے۔

جواب: نفس کو قابو میں رکھنے کا بہترین عمل یہ ہے کہ جو نفس کہے انسان اس کی مخالفت کرے مثلاً نفس کہے کہ نماز نہیں پڑھنی تو اب اس کی مخالفت کرتے ہوئے مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنی ہے، نفس کہے کہ چوری کرنی یا شراب پینی ہے تو اب اس کی مخالفت کرتے ہوئے یہ کام نہیں کرنے وغیرہ وغیرہ۔

(مدنی مذاکرہ، یکم رمضان المبارک 1437ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

10 ہرن کی قربانی کرنا کیسا؟

سوال: کیا ہرن کی قربانی ہو سکتی ہے؟

جواب: نہیں ہو سکتی کیونکہ ہرن جنگلی جانور ہے اور جنگلی جانور کی قربانی نہیں ہوتی۔ (فتاویٰ ہندیہ، 5/297) البتہ ہرن کا گوشت حلال ہے جبکہ ذبحِ شرعی سے حاصل ہو۔ ہرن کے گوشت کے کباب بڑے لذیذ ہوتے ہیں لیکن جو مزہ عشقِ رسول کی آگ میں جل کر دل کے کباب بن جانے میں ہے وہ ہرن کے کباب میں بھی نہیں ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

جلی جلی بُو سے اس کی پیدا ہے سوزشِ عشقِ چشم والا
کبابِ آہو[1] میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے

(حدائقِ بخشش، ص180)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(1) یعنی ہرن کے کباب

دار الافتاء اہلسنت
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

بارگاہِ رسالت میں لوگوں کے سلام پہنچانا

مفتی محمد قاسم عطاری

دار الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

بارگاہِ رسالت میں لوگوں کے سلام پہنچانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حج و عمرہ پر جاتے ہوئے بعض دوست احباب کہہ دیتے ہیں کہ میرا اسلام نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش کردینا تو کیا جب میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضری دوں تو ان کی طرف سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں سلام پیش کرنا مجھ پر واجب ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں اگر آپ جواب میں اس بات کا التزام کرلیتے ہیں کہ ہاں میں آپ کا سلام پیش کردوں گا تو یہ سلام آپ کے پاس امانت ہے اس امانت کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش کرنا آپ پر واجب ہوگا اور اگر آپ اس بات کا التزام نہیں کرتے یعنی جواب میں یہ نہیں کہتے کہ ہاں میں آپ کا سلام پیش کردوں گا تو آپ پر سلام پیش کرنا واجب نہیں کیونکہ سلام پہنچانا اس وقت واجب ہوتا ہے کہ جب پہنچانے والا اپنے اوپر سلام پہنچانے کو قبول کرکے لازم کرلے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حج فرض نہ تھا پھر بھی کرلیا تو!

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ میں نے تقریباً 24 سال کی عمر میں اپنے والدین کے ساتھ حج کیا تھا، لیکن اس وقت میں صاحبِ استطاعت نہیں تھا۔ اب میری عمر 32 سال ہے اور الحمد للہ صاحبِ استطاعت ہوں۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا اب مجھ پر دوبارہ سے حج کرنا فرض ہے؟

نوٹ: سائل نے وضاحت کی کہ اس نے 24 سال کی عمر میں جو حج کیا تھا، وہ مطلق حج کی نیت سے کیا تھا، حج فرض یا نفل کی کوئی نیت نہیں تھی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جب آپ نے 24 سال کی عمر میں مطلق حج کی نیت سے حج کرلیا تھا، تو اب آپ پر صاحبِ استطاعت ہونے کے باوجود حج فرض نہیں، کیونکہ جو شخص صاحبِ استطاعت نہ ہو اور وہ فرض حج کی یا مطلق حج کی نیت سے حج کرلے، تو اس کا فرض حج ادا ہوجاتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

٭ دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

حج فرض ہونے کے باوجود تاخیر کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ شوہر پر حج فرض ہے، مگر وہ کچھ سال اس وجہ سے حج نہ کرے کہ مزید رقم جمع ہو جائے اور بیوی کو بھی ساتھ لے جائے گا، کیونکہ عموماً لوگ بھی کچھ اچھا نہیں سمجھتے کہ شوہر اکیلا حج کرے اور بیوی کو ساتھ نہ لے جائے، تو اس وجہ سے حج میں تاخیر کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں حج کی ادائیگی میں تاخیر کرنا، ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ جب حج فرض ہو جائے، تو اب بلاعذر شرعی تاخیر کرنے کی اجازت نہیں اور بیوی کے حج کی رقم نہ ہونا یہ کوئی عذر نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے حج مؤخر کیا جائے، لہٰذا شوہر پر حکم ہوگا کہ حج ادا کرے اور بیوی کے حوالے سے رقم کا انتظار نہ کرے۔ ہمارے معاشرے میں یہ عجیب دستور بنتا جارہا ہے کہ شوہر اکیلا حج پر نہیں جاسکتا، جب تک بیوی کو نہ لے جائے اور بعض تو اسی وجہ سے اپنے فریضۂ حج کو ادا کرنے سے بھی قاصر رہتے ہیں، حالانکہ حدیث پاک میں اس کی سخت مذمت ہے کہ حج کی استطاعت رکھنے والا بغیر کسی عذرِ شرعی کے حج ادا نہ کرے۔

فرض حج میں شریعتِ مطہرہ نے زوجہ کے لئے بھی شوہر کی اجازت ضروری نہیں رکھی، دیگر شرائط موجود ہوں، محرم ساتھ ہے تو وہ فریضۂ حج کو جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حرم سے باہر حلق کروانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے عمرہ کیا اور آخر میں سر کے چوتھائی حصہ سے کم چند بال پکڑ کر کاٹ دیے اور احرام اُتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن کر حرم سے باہر چلا گیا اور چار پہر سلے ہوئے کپڑے پہنے رکھے اور اس کے علاوہ کوئی اور مُنافیِ احرام کام نہیں کیا پھر حرم سے باہر کسی نے مجھے بتایا کہ تمہاری تقصیر صحیح نہیں ہوئی جس کی وجہ سے تم احرام سے باہر نہیں ہوئے تو اس وقت میں نے حرم سے باہر ہی حلق کروا دیا لیکن اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا مجھ پر اب کوئی دَم یا صدقہ وغیرہ دینا لازم ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ پر دو دَم لازم ہیں کیونکہ حج و عمرہ کے ارکان ادا کرنے کے بعد احرام سے باہر ہونے کے لئے حلق یا تقصیر یعنی سر کے چوتھائی حصے کے بال پورے کی مقدار اُتارنا واجب ہے۔ تو چوتھائی سے کم بال اتارنے کی وجہ سے تقصیر والا واجب ادا نہ ہوا، اسی وجہ سے آپ احرام سے باہر نہ ہوئے اور احرام کی حالت میں ہی چار پہر سلے ہوئے کپڑے پہننے کی وجہ سے ایک دَم آپ پر لازم ہوا، نیز حلق یا تقصیر کا حرم کے اندر ہونا واجب ہے اگر باہر کروائیں گے تو دَم لازم آئے گا لہٰذا اس وجہ سے آپ پر دوسرا دَم بھی لازم ہوگیا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وضاحتی نوٹ

گزشتہ ماہ کے شمارہ "ماہنامہ فیضان مدینہ (ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ)" کے صفحہ 14 کے پہلے کالم کی لائن 24 کی عبارت "تو صدقہ لازم ہوگا" کی جگہ "تو ہر پھیرے کے عوض ایک صدقہ لازم ہوگا" اور لائن 26 کی عبارت "دوسری صورت میں صدقہ ساقط ہو جائے گا" کی جگہ "دوسری صورت میں لازم ہونے والے صدقے ساقط ہو جائیں گے" پڑھئے، جبکہ دوسرے کالم کی پہلی اور پانچویں لائن میں لفظ "چار صدقات" کی جگہ "12 صدقات" پڑھئے۔ یاد رہے کہ گزشتہ شمارے میں یہ مسئلہ غلط لکھا گیا تھا لہٰذا یہ تصحیح وازالہ ضروری سمجھا گیا۔ (مفتی فضیل رضا عطاری (دارالافتاء اہل سنت))

بقیہ: فریاد

صاحب یا افسر سیلری بناتے بناتے چھ سات تاریخ یا اس سے بھی آگے تک معاملہ لے جاتے ہیں، اس دوران اگر ملازم ہمّت کرکے تنخواہ جلدی دینے کی بات کرلے تو جواب ملتا ہے "اتنی بھی کیا جلدی!" حالانکہ اکثر ملازمین مہینا ختم ہونے سے پہلے ہی آزمائش میں آچکے ہوتے ہیں۔ ورلڈ لیول پر دیکھا جائے تو یہ سامنے آتا ہے کہ عموماً امیر لوگوں کی تعداد کم، مِڈل کلاس اور سفید پوش لوگوں کی تعداد ان سے زیادہ اور غریبوں کی تعداد ان دونوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

غریبوں کی مدد کے حوالے سے چند گزارشات: مُخَیِّر اور مالدار حضرات سے گزارش ہے کہ اللہ پاک کی رضا کے لئے کم سیلریز والے اور مَعاشی طور پر کمزور افراد کی مدد کیجئے ❀ مثال کے طور پر اگر آپ کی آمدنی ایک لاکھ روپے جبکہ آپ کے گھر وغیرہ کا خرچہ 70 ہزار روپے ہے اور ماہانہ 30 ہزار روپے آپ کے پاس بچ جاتے ہیں، جنہیں آپ سیونگ کے نام پر رکھ لیتے ہیں کہ آزمائش کے وقت کام آئیں گے، تو کیا سیونگ صرف دنیا ہی کے لئے کرنی ہے آخرت کے لئے نہیں کرنی؟ کیا ضرورت صرف دنیا میں ہی پڑ سکتی ہے، قبروآخرت میں ضرورت نہیں پڑے گی؟ اللہ آپ کو ہمت دے کہ اس 30 ہزار میں سے پانچ ہزار ہی نکال لیا کریں اور یہ رقم غریب گھرانے یا دو گھروں میں ماہانہ 2500، 2500 دے دیں ❀ یا کسی دکاندار کو کہہ دیں کہ ماہانہ فلاں فلاں گھر میں میری طرف سے راشَن بھیج دیا کرو، یا خود ہی کسی غریب کے گھر پہنچادیا کریں ❀ ہوسکے تو کھانا پکا کر غریبوں کو کھلائیں، اپنا یا بچوں کا بچا ہوا دینے کے بجائے الگ سے کھانا تیار کرکے انہیں دیں ❀ ورنہ گھر میں جو پکا ہو اسی میں سے غریبوں کے لئے نکال لیا کریں ❀ استعمال کیا ہوا بھی ضائع کرنے کے بجائے اگر کسی غریب کو دے دیں تو آپ کی مہربانی ہوگی، آپ کا دیا ہوا کھانا جب کسی غریب کے گھر جاتا ہے تو بعض اوقات کئی بھوکوں کے پیٹ بھر جاتے ہیں اور دعاؤں کے لئے ہاتھ اُٹھ جاتے ہیں، اگر یہ عمل بھی آپ نے جاری رکھا اور اللہ پاک نے چاہا تو اس سے آپ کا گھر ہرا بھرا رہے گا ❀ کھاتے پیتے گھرانوں کی ایسی اولاد جسے گھر سے ایک اچھی رقم ماہانہ جیب خرچ کے لئے ملتی ہے، ان سے بھی (جو بالغ ہیں) گزارش ہے کہ ساری رقم اپنی ذات پر خرچ کرنے کے بجائے کچھ بچاکر غریبوں اور محتاجوں کی مدد کریں، ان کا ساتھ دیں اور پھر ڈنکے بھی نہ بجائیں اور بلاضرورت کسی کو نہ بتائیں کہ میں فلاں کی مدد کرتا ہوں، اگر آپ کسی غریب کو چند روپے دیتے ہیں تو ان پیسوں سے آپ اس کی عزّت نہیں خرید لیتے کہ لوگوں میں بتاتے پھریں کہ میں اس کو پیسے دیتا ہوں۔

غریبوں کو کہاں ڈھونڈیں؟: انہیں تلاش کرنا کوئی مشکل نہیں، یہ آپ کے آس پاس، رشتہ داروں اور خاندان میں بھی ہوتے ہیں، بہر حال اگر آپ کے اندر غریبوں کی مدد کرنے کا جذبہ ہوگا تو یہ خود ہی آپ کی راہنمائی کرے گا اور آپ مستحق اور سفید پوش افراد کو ڈھونڈ کر انہیں قربانی کا گوشت پہنچانے اور اس کے علاوہ دیگر کئی معاملات میں ان کی مدد کرنے میں کامیاب ہوسکیں گے۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے اور ایثار کرنے کی فضیلت: دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) ربّ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اپنا خزانہ (صدقہ کرکے) میرے حوالے کردے نہ جلے گا نہ ڈوبے گا اور نہ چوری ہوگا (قیامت کے دن) تیری شدید حاجت کے وقت تجھے لَوٹا دوں گا۔ (الترغیب والترھیب، 2/10، حدیث:30) (2) جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دیدے تو اللہ پاک اِسے بخش دیتا ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، 9/779)

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ صرف عیدِ قرباں کے موقع پر ہی نہیں بلکہ زندگی بھر غریبوں کی مدد کرنے کی نیّت کریں، اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے سے آپ کا مال بڑھے گا گھٹے گا نہیں، غربت و تنگدستی کا خوف نہ کریں، بُخْل کو ختم کریں اور سخاوت و ایثار کا جذبہ پیدا کریں، اللہ پاک نے چاہا تو برکت آپ خود دیکھیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

عیدِ قُربان کی آمد آمد تھی۔ لوگ قُربانی کے لئے جانور لارہے تھے۔ حَسَن بھی کئی دن سے داؤد صاحب سے پوچھ رہا تھا کہ ابّو جان! ہمارا بکرا کب آئے گا؟ میرے دوست فیضان کے ابّو بکرا لے آئے ہیں۔

داؤد صاحب بولے: جی بیٹا! کل چھٹی ہے، ہم ایک ساتھ بکرا لینے جائیں گے۔

اگلے دن دوپہر کو حَسَن اور داؤد صاحب بکرا لینے کے لئے روانہ ہوئے اور تھوڑی ہی دیر میں دونوں منڈی پہنچ گئے۔ کافی تلاش کے بعد آخر کار باپ بیٹے کو ایک بکرا پسند آہی گیا۔ داؤد صاحب نے بکرے کی رقم جانور بیچنے والے کے حوالے کی اور کچھ ہی دیر بعد بکرا ان کے گھر پہنچ گیا۔

جیسے ہی حَسَن کی چھوٹی بہن مدیحہ کی نظر بکرے پر پڑی وہ خوشی سے اُچھل پڑی: ہمارا بکرا آگیا! ہمارا بکرا آگیا! اب حَسَن اور مدیحہ بکرے کی خدمت کرنے لگے۔ دونوں بچے بکرے کو گھاس ڈالتے، پانی دیتے، اس سے باتیں کرتے، اس سے کھیلتے اور دیر تک بیٹھے اس کو دیکھتے رہتے۔

عید والے دن نمازِ عید کے بعد قصاب (Butcher) بھی آپہنچا۔ قصاب کو دیکھ کر حَسَن اور مدیحہ پریشان ہوگئے اور ایک ساتھ مل کر کہنے لگے: نہیں ابّو جان! ایسا نہ کریں ہم اپنے پیارے بکرے کو کاٹنے نہیں دیں گے، یہ کہہ کر حَسَن اور مدیحہ نے رونا شروع کردیا۔

اوہو! بیٹا! آپ روئیں نہیں میری بات تو سُنیں۔ داؤد صاحب نے دونوں کو چُپ کراتے ہوئے کہا۔ یہ سُن کر حَسَن اور مدیحہ اپنے ابو کو دیکھنے لگے۔ **داؤد صاحب:** دیکھو بچو! یہ بکرا ہم نے راہِ خدا میں قربان کرنے کیلئے لیا ہے، ہم اسے ذبح کرکے راہِ خدا میں پیش کریں گے۔ اس کا گوشت خود بھی کھائیں گے اور دوسروں کو بھی دیں گے، اس کا ہمیں ثواب ملے گا اِنْ شَآءَ اللہ۔

مدیحہ بولی: ابّو جان! سب لوگ تو قُربانی کررہے ہیں ہم قربانی کرنے کے بجائے غریبوں کو پیسے کیوں نہیں دیتے؟ اس میں تو غریبوں کا زیادہ فائدہ ہے۔

داؤد صاحب نے جواب دیا: بیٹی! آج عیدُالاَضْحٰی کا دن ہے اور اس دن اللہ پاک کے ہاں سب سے بڑی نیکی راہِ خدا میں جانور کا خون بہانا ہے، تو میرے بچو! یہ اللہ اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حکم ہے اور ہمیں اسی پر عمل کرنا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم غور کریں تو قربانی کرنے میں غریبوں کے لئے زیادہ فوائد ہیں۔

ابّو جان! وہ کیسے؟ حَسَن بولا۔

داؤد صاحب کہنے لگے: جو جانور قُربانی میں ذَبْح ہوتے ہیں ان کی پرورش کے لئے دنیا بھر میں بہت سی جگہوں پر باقاعدہ فارم ہاؤس بنتے ہیں ان میں بے شمار مزدور کام کرتے ہیں۔ پھر ان جانوروں کو تاجر لوگ خریدتے ہیں اور منڈی میں لاتے ہیں اس سے بھی ہزاروں لوگوں کا روزگار چلتا ہے۔ پھر ان جانوروں کو ذَبْح کرنے کے بعد ان کی کھالوں سے مختلف چیزیں بنانے کی مکمل انڈسٹری ہے جس سے ہزاروں لاکھوں لوگوں کا روزگار وابستہ ہوتا ہے۔ اب بیٹا! آپ سوچیں کہ اگر قُربانی کے بجائے ہم رقم ہی خرچ کردیں تو کیا یہ فوائد حاصل ہوں گے؟ جی ابّو جان! واقعی قُربانی کرنے میں تو غریبوں کے لئے بہت سارے فوائد ہیں، حَسَن نے اعتراف کیا۔

داؤد صاحب: اور ہاں ایک بات بتانا تو میں بھول ہی گیا تھا اور وہ یہ کہ قُربانی کی کھال ہم عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک "دعوتِ اسلامی" کو دیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

* مدرس جامعۃ المدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

سفید کبوتری

ابو معاویہ عطّاری مَدَنی*

ندی کنارے واقع سرسبز و شاداب جنگل میں ایک سفید کبوتری اپنے اکلوتے بچے کے ساتھ پُرسکون زندگی گزار رہی تھی، کبوتری صبح سویرے اُٹھ کر اللہ پاک کی تعریف و ثنا کرنے کے بعد دانے دُنکے کی تلاش میں نکل پڑتی، ایک روز کبوتری کھانا لے کر جیسے ہی واپس پہنچی تو ننھے کبوتر کو گھونسلے میں نہ پاکر پریشان ہوگئی، آس پاس ہر جگہ دیکھ لیا لیکن اس کا کہیں پتا نہ چلا۔ تھک ہار کر وہ ندی کنارے آبیٹھی اور شدتِ غم سے رونے لگی، کبوتری کو روتا دیکھ کر ندی سے پانی پیتا خرگوش اس کے پاس آیا اور تسلی دیتے ہوئے رونے کی وجہ پوچھی، ننھے کبوتر کے غائب ہوجانے کی خبر سن کر خرگوش بولا: کبوتری بہن! رونے دھونے میں وقت ضائع کرنے کے بجائے ننھے کبوتر کو تلاش کرنا چاہئے۔ کبوتری نے خرگوش کا شکریہ ادا کیا اور دوبارہ اپنے بچے کی تلاش میں نکل پڑی۔ کافی دیر تک جنگل میں ننھے کبوتر کو تلاش کرنے کے باجود بچہ نہ ملا، آخر تھکاوٹ اور غم سے بے حال ہو کر گھونسلے کا رُخ کیا، واپس پہنچی تو بچے کو گھونسلے میں بیٹھا دیکھ کر اس کی ساری تھکاوٹ اور پریشانی دُور ہوگئی، ننھے کبوتر کو پیار کرنے کے بعد اس سے پوچھنے لگی کہ تم کہاں چلے گئے تھے؟ کہنے لگا: میں جنگل کی سیر کرنے گیا تھا لیکن واپسی پر گھر کا راستہ بھول گیا تھا، کافی دیر تک تلاش کرتا رہا لیکن نہیں ملا۔ آخر خرگوش انکل مجھے مل گئے اور یہاں تک پہنچا گئے۔

پیارے بچّو! کبھی بھی گھر سے باہر اکیلے مت جائیں، اپنے امی ابو یا بڑے بھائی کے ساتھ جائیں۔ کوئی ساتھ جانے والا نہ ہو تو گھر والوں کو ضرور بتا کر جائیں کہ آپ کہاں جارہے ہیں! تاکہ آپ کی غیر موجودگی سے وہ پریشان نہ ہوں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سوال: اسلام میں حج کب فرض ہوا؟

جواب: 9 ہجری میں۔ (بہار شریعت، 1/1036)

سوال: کعبہ شریف کے کتنے کونے ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: چار کونے ہیں: رُکنِ اَسوَد، رُکنِ شامی، رُکنِ یمانی اور رُکنِ عراقی۔ (رفیق الحرمین، ص60 ماخوذاً)

سوال: چار مشہور کتابیں کون کونسی زبانوں میں نازل ہوئیں؟

جواب: تورات اور زَبور عبرانی میں، اِنجیل سُریانی میں جبکہ قراٰنِ پاک عربی زبان میں نازل ہوا۔ (ہمارا اسلام، ص99)

سوال: جنّت کے دروازے کتنے ہیں؟

جواب: آٹھ۔ (شعب الایمان، 1/348)

سوال: جنّت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: آٹھ: دارُالْجَلال، دارُالسَّلام، دارُالْقَرار، جَنَّۃُ عَدْن، جَنَّۃُ الْمَاْوٰی، جَنَّۃُ الْخُلْد، جَنَّۃُ الْفِرْدَوْس اور جَنَّۃُ النَّعِیْم۔ (روح البیان، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:25، 1/82)

سوال: فرشتوں کو اللہ پاک نے کس چیز سے پیدا فرمایا؟

جواب: نُور سے۔ (مسلم، ص1221، حدیث:7495)

سوال: فرشتے کیا کھاتے ہیں؟

جواب: کچھ نہیں کھاتے۔ (تفسیر طبری، پ12، ھود، تحت الآیۃ:71، 7/70، حدیث:18328)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ، کراچی

خطرناک کھلونے
Hazardous Toys

بلال حسین عطّاری مَدَنی*

والدین بچّوں کی خوشی اور ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے دن رات محنت کرتے اور اپنے بچوں کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، اسی مقصد کے لئے کھلونے بھی دلواتے ہیں مگر جانے انجانے میں والدین اپنے بچّوں کو ایسے کھلونے فراہم کر دیتے ہیں جو بظاہر اور وقتی طور پر بچوں کو خوش تو کر دیتے ہیں مگر ساتھ ہی وہ کھلونے بچّوں کے لئے خطرناک اور نقصان دہ بھی ہوتے ہیں۔

محترم والدین! نقصان پہنچانے والے کھلونے تو بہت ہیں (مثلاً غیر معیاری لکڑی یا کلر وغیرہ سے تیار کئے ہوئے کھلونے، مخصوص کیمیکل کے سبب پانی میں جاکر پھول جانے والے کھلونے کہ جنہیں بچے منہ میں لیتے ہیں اور الیکٹرانک کھلونے کہ جن میں شارٹ سرکٹ کا امکان رہتا ہے) مگر کھلونا پستول نقصان پہنچانے میں سب سے آگے نظر آتا ہے۔ کھلونا پستول کے نقصانات جاننے کے لئے چند واقعات ملاحظہ فرمائیں:

کھلونا پستول کے خطرناک نتائج

ضلع ایبٹ آباد اور مانسہرہ میں عید کی چھٹیوں میں کھلونا پستول اور بندوق کے چھرّوں سے زخمی ہونے والے 32 بچوں کو اسپتال لایا گیا جن میں سے 12 بچوں کی آنکھیں بری طرح زخمی تھیں، ان میں سے چھ بچوں کی آپریشن کے بعد بینائی ضائع جبکہ باقی کی بینائی بُری طرح متاثر ہوگئی تھی۔ (23 جون 2018) 21 جون 2015 کو فیصل آباد میں 2 طالبِ علم پارک میں کھڑے کھلونا پستول کے ساتھ سیلفی بنا رہے تھے پولیس نے ڈاکو سمجھ کر ان پر فائرنگ کر دی۔ فائرنگ کے نتیجے میں ایک طالب علم شدید زخمی ہوگیا اور اسپتال میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ (سیلفی کے 30 عبرتناک واقعات، ص 11) سردار آباد (فیصل آباد) میں ایک 7 سالہ بچے نے پستول سے ماں پر گولی چلا دی۔ بچہ پستول کو کھلونا سمجھ کر کھیل رہا تھا۔ گولی لگنے سے 27 سالہ خاتون جاں بحق ہو گئیں۔ کھیل کھیل میں دو سگی بہنوں کی جان چلی گئی، بچّے اصلی پستول کو کھلونا پستول سمجھ کر کھیل رہے تھے کہ گولی چل گئی جس کے باعث 6 سالہ ایمن موقع پر دم توڑ گئی۔ دوسری جانب ایمن کی 4 سالہ بہن نور گولی لگنے سے زخمی ہوئی، جو اسپتال کے راستے میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے انتقال کر گئی۔ (میڈیا 92 ویب، 25 مارچ 2019)

معزز والدین! جہاں آپ ہر چیز میں حفاظت (Safety) کو مدِّ نظر رکھتے ہیں وہیں کھلونوں کے انتخاب میں بھی جان و مال کی حفاظت اور شریعت کی پاسداری کو اپنے اوپر لازم کریں اور اپنے بچّوں کے لئے ایسے کھلونوں کا اہتمام کریں جو ان کو دینی اور دنیوی نقصان سے محفوظ رکھیں۔

اللہ کریم ہمیں اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی اولاد کو خوشیوں سے نوازنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

بچوں کی فرضی کہانی

سبق کیسے یاد کریں؟

How to memorize the lesson

ابو الطیب عطّاری مَدَنی*

دوستو! اس بار میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں وہ بھی اپنے دو کلاس فیلوز کا۔ جب ہم آٹھویں جماعت میں پڑھتے تھے تو ہماری کلاس میں خالد اور زاہد نام کے دو اچھے دوست بھی تھے۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ زاہد پڑھنے میں اچھا، سبق یاد کرنے والا اور کلاس میں پوزیشن لینے والا تھا جبکہ خالد ایسا نہیں تھا۔ مجھ سمیت کلاس کے بہت سے طلبہ کو اس فرق کی وجہ سمجھ نہیں آتی تھی کیونکہ ہاسٹل میں دونوں کی رہائش کا کمرہ بھی ایک تھا۔ ایک دن میں نے زاہد سے پوچھ ہی لیا کہ زاہد بھائی! ایک بات تو بتائیں آخر کیا وجہ ہے کہ آپ کلاس میں سب سے نمایاں ہیں، اچھا پڑھتے ہیں اور آپ کے دوست خالد آپ کے ساتھ رہتے ہیں، ساتھ پڑھتے ہیں مگر آپ جیسے نہیں ہیں؟ مسکرا کر بولے: ندیم بھائی! اس کی وجہ میرے پُرانے اسکول کے ایک ٹیچر کی قیمتی باتیں ہیں جو تعلیم کے اعتبار سے بھی کمال تھے اور اخلاقیات کے اعتبار سے بھی اپنی مثال آپ تھے! وہ پڑھانے کے ساتھ ساتھ تعلیم کے حوالے سے مختلف باتیں سکھاتے رہتے تھے۔ ایک دن ایک طالبِ علم نے ان سے پوچھا کہ اَسباق یاد کرتے وَقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟ ہمارا خیال تھا کہ جواب ضَرور ملے گا لیکن ٹیچر نے اس کا جواب نہیں دیا۔ **ندیم:** کیوں! حالانکہ سوال تو بہت اہم تھا۔ **زاہد:** وجہ تو معلوم نہیں البتہ انہوں نے کہا: کل اس کا جواب تفصیل کے ساتھ دوں گا۔ **ندیم:** پھر دوسرے دن انہوں نے کیا جواب دیا؟ **زاہد:** ان کا جواب بڑا زبردست تھا چنانچہ انہوں نے کہا: اَسباق کا مطالَعہ کرتے اور ان کو یاد کرتے وقت ان چند باتوں کا خیال رکھنا بہت ضَروری ہے: (1) سبق کو بغیر سمجھے رَٹنے کی کوشش نہ کریں کہ رَٹا ہوا سبق جلد بھول جاتا ہے (2) سکون کے ساتھ سبق یاد کریں، جلد بازی مت کریں ورنہ سوائے وقت کے ضیاع کے کچھ حاصل نہ ہوگا (3) یاد کرنے میں ترتیب یوں رکھئے کہ پہلے آسان سبق یاد کریں، پھر مشکل، پھر اس سے مشکل (4) اس دوران کسی سے گفتگو نہ کریں (5) نگاہ کو ایک جگہ رکھیں اِدھر اُدھر دیکھتے رہنے سے سبق یاد کرنے میں دشواری ہوگی (6) اگر سبق یاد کرنے میں سُستی ہورہی ہو تو اس کے لئے کوئی تدبیر کریں مثلاً کھڑے ہو کر سبق یاد کرنا شروع کردیں یا پھر جب تک سبق یاد نہ ہوجائے اس وقت تک نہ کچھ کھائیں نہ پئیں (7) ذہن کو اِدھر اُدھر نہ بھٹکنے دیں بلکہ توجُّہ کے ساتھ سبق یاد کریں (8) پڑھتے وقت جتنا ہوسکے خانۂ کعبہ کی طرف منہ کرکے بیٹھیں۔ **ندیم:** واقعی! یہ تو بڑی کام کی باتیں ہیں۔ **زاہد:** جی بالکل! میری کوشش ہوتی ہے کہ ان باتوں پر زیادہ سے زیادہ عمل کروں، جس کی وجہ سے اللہ پاک نے یہ عزت دی ہے۔ **ندیم:** مَا شَآءَ اللہ! میں بھی نیت کرتا ہوں کہ ان باتوں پر عمل کروں گا اور دوسروں کو بھی ضَرور بتاؤں گا تاکہ وہ بھی ان پر عمل کرکے فائدہ اٹھائیں۔

ہو جایا کرے یاد سبق جلد الٰہی!   مولیٰ تو مرا حافظہ مضبوط بنادے

(وسائلِ بخشش، ص113)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ، کراچی

نیکیاں

ساری رات عبادت کرنے کا ثواب

محمد زید نیاز عطاری مدنی*

رات میں جاگ کر عبادت کرنا بڑی سعادت اور خوش بختی کی بات ہے لیکن دن بھر کی مصروفیات کی وجہ سے چند ہی لوگ قیامُ اللیل (رات کے قیام) کی عظیم عبادت سے استفادہ کرتے ہیں۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے احادیثِ مبارکہ میں کئی ایسے اعمال کا ذکر فرمایا کہ جن کے کرنے سے انسان رات کے قیام کی فضیلت سے محروم نہیں رہتا۔

8 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) **عشا اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا:** جس نے عشا کی نماز باجماعت ادا کی تو وہ نصف رات قیام کرنے کی طرح ہے اور جس نے عشا اور فجر دونوں باجماعت ادا کیں تو وہ ساری رات قیام کرنے کی طرح ہے۔ (ابوداؤد، 1/230، حدیث:555)

(2) **ظہر کی سنّتِ قبلیہ:** ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں تہجد کی نماز کے برابر ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، 4/272، حدیث:5991)

(3) **تہجد کی دو رکعتیں:** جب کوئی شخص رات میں اپنے گھر والوں کو جگائے پھر وہ دونوں یا وہ اکیلا دو رکعتیں پڑھ لے تو وہ ذکر کرنے والوں یا والیوں میں لکھے جائیں گے۔ (ابوداؤد، 2/49، حدیث:1309) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: تہجد کی دو رکعتیں پڑھنے کی برکت سے تمام رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور اس وقت تھوڑے ذکر کی برکت سے انسان ہمیشہ ذکر کرنے والوں کے زُمرے میں آجاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/262)

(4) **رات کو عبادت کا عادی:** ہر وہ شخص جو رات کو عبادت کا عادی ہو اور اسے نیند آجائے تو اس کے نامۂ اَعمال میں رات کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور نیند اس کے لئے صدقہ ہوگی۔ (ابوداؤد، 2/51، حدیث: 1314)

(5) **حسنِ اخلاق:** بےشک مؤمن اپنے حسنِ اخلاق کی وجہ سے رات کے قیام اور دن کے روزوں کے درجات پالیتا ہے۔ (مسند امام احمد، 9/332، حدیث:24409)

(6) **بیواؤں اور مسکین کی مدد کرنا:** بیواؤں اور مسکین کی (مدد کے لئے) کوشش کرنے والا اللہ پاک کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا رات کو قیام اور دن کو روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔ (بخاری، 3/511، حدیث:5353)

(7) **سرحد کی حفاظت:** ایک دن اور ایک رات سرحد کی حفاظت کرنا ایک مہینے کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے، حفاظت کرنے والا اگر مرگیا تو اس کے اِس عمل کا اجر جاری رہے گا اور اسے رزق دیا جائے گا اور وہ قبر کے فتنے سے بھی محفوظ رہے گا۔ (مسلم، ص816، حدیث:4938)

(8) **سورۂ بقرہ کی آخری آیات:** جو شخص سُورۂ بَقَرہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھے گا وہ اسے (رات کے قیام سے) کفایت کریں گی۔ (بخاری، 3/405، حدیث:5009، عمدۃ القاری، 13/522، تحت الحدیث:5009)

اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ ہمیں اپنی بندگی کرنے اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذِکر کردہ پیارے پیارے فرامین کے مطابق "قیامُ اللیل" (رات کے قیام) کی فضیلت پانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ، کراچی

طعنے دینا
Taunt

محمد آصف عطاری مَدَنی*

افسوس ناک خبر: بیٹا کیوں پیدا نہیں ہوا؟ جہیز کیوں نہیں لائی؟ ساس کے طعنوں سے تنگ آکر ماں نے بچیوں سمیت زہر کھا کر خودکُشی کرلی۔ اہلِ محلہ کے مطابق 30 سالہ خاتون کو جہیز نہ لانے اور بیٹیوں کی پیدائش پر آئے روز لڑائی جھگڑوں کا سامنا تھا۔ وہ ساس کی جانب سے شوہر کی دوسری شادی کرانے کی دھمکی پر بھی شدید خوف کا شِکار تھی۔ پولیس نے واقعہ کی مختلف پہلوؤں سے تفتیش شروع کردی۔ (سما نیوز ویب سائٹ)

پیارے اسلامی بھائیو! ہم کئی کام وہ کرتے ہیں جس سے دوسروں کی زندگی میں راحتیں اور آسانیاں آتی ہیں، مثلاً کسی سے ہمدردی کے دو بول بولنا، حوصلہ افزائی کرنا، بیمار کی عیادت کرنا، پریشان حال اور دُکھیارے کی مدد کرنا، کسی کا پیارا دنیا سے چلا جائے تو اس سے تعزیت کرنا وغیرہ اور کچھ کام ہم وہ کرتے ہیں جس سے لوگوں کی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں، ان کی زندگی مشکل ہوجاتی ہے مثلاً کسی پر جھوٹا الزام لگانا، کسی کو جھاڑنا، مارنا اور بے عزت کرنا، گھورنا، حوصلہ شکنی کرنا اور بات بات پر طعنے دینا۔ آج ہم اسی "طعنہ دینے کی عادت" پر بات کریں گے، آپ نے دیکھا کہ اوپر دی گئی خبر میں طعنے دینے کی وجہ سے بہو اتنی تنگ ہوئی کہ اس نے خودکشی جیسی حرام موت کو گلے لگا لیا اور اپنی پھول سی بچیوں کی بھی جان لے لی۔

طعنے نہ دو: اللہ پاک نے طعنے دینے سے منع فرمایا ہے چنانچہ قراٰنِ پاک میں ایمان والوں سے ارشاد فرمایا: ﴿وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔ (پ26، الحجرات:11)

اسلامی معاشرے کے حُسن کو داغ دار کرنے والی اخلاقی کمزوریوں میں سے ایک "طعنے دینا" بھی ہے، دنیا میں بسنے والی مختلف قوموں، قبیلوں اور برادریوں میں اُردو، انگلش، عربی، سندھی، پنجابی، ہندی، میمنی، گجراتی الغرض جتنی زبانیں بولی جاتی ہیں اتنی ہی قسم کے طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں بلکہ اس کے لئے بنے بنائے **مُحاوَرے** بھی رائج ہیں مثلاً: ❁ کسی کو بوڑھے ہونے کا طعنہ دینا ہو تو "منہ میں دانت نہیں پیٹ میں آنت نہیں" ❁ کوئی کام کرنے کا بول دے تو جواب ملتا ہے: "تمہارے پاؤں میں مہندی لگی ہے!" یعنی خود کیوں نہیں کرلیتے! ❁ کسی کی ہمدردی میں رونے والے کو طعنہ ملتا ہے: یہ "مگرمچھ کے آنسو ہیں" یعنی دِکھاوے کا رونا ہے ❁ کسی کو نیچا دِکھانے کیلئے بولتے ہیں: "تم کس کھیت کی مولی ہو!" ❁ چھوٹی عمر والا سمجھانے کی کوشش کرے تو طعنہ ملتا ہے: "چیونٹی کے پَر نکل آئے ہیں" ❁ کوئی ترقی کیلئے آئیڈیا پیش کرے تو اسے "خیالی پلاؤ پکانے" کا طعنہ ملتا ہے ❁ بے روزگار کو اکثر یہ طعنہ سننا پڑتا ہے: "کام کا نہ کاج کا دشمن اناج کا" ❁ جو سوچ سمجھ کر خرچ کرتا ہو اسے "کنجوس مکھی چوس" ہونے کا طعنہ دیا جاتا ہے۔

آپ کو اچھا لگے گا؟ تصور کیجئے کہ اگر اسی قسم کے طعنے آپ کو دیئے جائیں تو آپ کا چہرہ خوشی سے کِھل اُٹھے گا یا زَرد پتوں کی طرح مُرجھا جائے گا، یہی تکلیف دوسرا بھی محسوس کرتا ہے جب آپ اسے طعنہ دیتے ہیں۔

مختلف قسم کے طعنے: افسوس! رنگ رنگ کے طعنے مختلف انداز سے دیئے جاتے ہیں: غربت کا طعنہ، رنگ کالا ہونے کا

*مُدیر (Chief Editor)
ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

طعنہ، قد چھوٹا ہونے کا طعنہ، بُزدلی (یعنی ڈرپوک ہونے) کا طعنہ، اولاد پیدا نہ ہونے پر طعنہ، تنخواہ یا آمدنی کم ہونے کا طعنہ، لباس کے سستے ہونے کا طعنہ، اَن پڑھ اور جاہل ہونے کا طعنہ، منحوس ہونے کا طعنہ، جاسوسی کا طعنہ، چُغل خوری کا طعنہ، چور ہونے کا طعنہ، دیر سے رابطہ کرنے پر بھول جانے کا طعنہ، رِشتہ نہ ہونے کا طعنہ، طلاق یافتہ ہونے کا طعنہ، موٹاپے کا طعنہ، لمبا ہو تو طعنہ، بہو کو گھریلو کام کاج نہ آنے کا طعنہ، کسی شاگرد سے غلطی ہو جائے تو طعنہ کہ تمہارے استاذ نے تمہیں یہ سکھایا ہے، مرید سے غلطی ہو جائے تو طعنہ کہ تمہارے پیر نے تمہیں یہی کچھ سکھایا ہے، کسی تنظیم یا تحریک سے وابستہ فرد سے غلطی ہو جائے تو اس تحریک کو چلانے والوں کو طعنے دیئے جاتے ہیں۔

جوابِ لاجواب: ایک مسجد کے امام صاحب کو ان کی زوجہ کی وَساطت سے کسی خاتون کا پیغام ملا کہ میرے شوہر پانچ وقت کی نماز اور جمعہ بھی آپ کے پیچھے پڑھتے ہیں لیکن گھر پر جھگڑتے رہتے ہیں، میرا اور بچوں کا ٹھیک سے خیال نہیں رکھتے، کام کاج نہیں کرتے، آپ نے انہیں یہی سکھایا ہے؟ انہیں سمجھاتے کیوں نہیں! امام صاحب نے جواب بھجوایا: محترمہ! وہ میرے پیچھے نماز ضَرور پڑھتے ہیں لیکن بعد میں ہاتھ ملا کر چلے جاتے ہیں، جمعہ کے بیان میں جب دوسروں کو وَعظ و نصیحت کرتا ہوں تو وہ بھی عوام میں بیٹھے سُن رہے ہوتے ہیں، میں انہیں انفرادی طور پر سمجھاؤں گا بھی مگر ان کی اخلاقی کمزوریوں کا ذمّہ دار صرف مجھے قرار دینا زیادتی ہے کیونکہ غور کیا جائے تو وہ 24 گھنٹوں میں سب ملا کر کُل دو گھنٹے مسجد میں آتے ہیں اور ان دو گھنٹوں میں میری ان سے تقریباً 15 منٹ ملاقات ہوتی ہے جبکہ وہ 22 گھنٹے گھر میں گزارتے ہیں، جب آپ انہیں 22 گھنٹوں میں نہ سُدھار سکیں تو میں بے چارہ 15 منٹ میں کیا کر سکتا تھا؟

طعنہ دینا مؤمن کی شان کے خلاف ہے: حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ یعنی مؤمن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بے حیائی کی باتیں کرنے والا اور بدکلام نہیں ہوتا۔

(ترمذی، 3/393، حدیث: 1984)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: یعنی یہ عیوب سچے مسلمان میں نہیں ہوتے، اپنے عیب نہ دیکھنا دوسرے مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنا، ہر ایک کو لعن طعن کرنا اسلامی شان کے خلاف ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/469)

کوئی کسی کو طعنہ نہیں دیتا تھا: صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان عمدہ لباس زَیب تَن فرماتے تو وہ کم قیمت کا لباس پہننے والوں کو طعنہ نہ دیتے اور نہ ہی کم قیمت کا لباس پہننے والے عمدہ لباس پہننے والوں پر طعنہ زنی کرتے۔ (الزہد للامام احمد، ص319، رقم: 1837)

طعنے دینا تو غیر مسلموں کا طریقہ ہے: قراٰنِ پاک میں کئی جگہ موجود ہے کہ کُفّار مسلمانوں کو غریب ہونے کی وجہ سے طعنے دیتے تھے۔ ولید بن مُغیرہ سخت کافر تھا اور اسلام کا پیغام عام کرنے میں رُکاوٹیں ڈالنے میں پیش پیش رہتا تھا، اس نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا: مجنون، اس کے جواب میں اللہ پاک نے اس کے دس واقعی (یعنی حقیقی) عیوب ظاہر فرما دیئے جس میں سے ایک عیب یہ بھی تھا کہ "بہت طعنے دینے والا۔" (پ29، القلم: 11- صراط الجنان، 10/291 ملخصاً)

عبادت کا طعنہ دینے کا انجام: بَحْرُ الْعُلُوْم حضرت علّامہ مولانا مفتی عبدُ المنّان رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا مرحوم عبدُ الرّحیم بن دوست محمد کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دادا جان ایک بازار میں مزدوری کرتے تھے، ایک دفعہ اُجرت لینے کے لئے اس شخص کے پاس گئے جس کے یہاں مزدوری کرتے تھے تو اس کے لڑکے نے کہا: ابھی گزشتہ ہفتے تو خرچی لے کر گئے تھے، آج پھر چلے آئے، اتنی عبادت و ریاضت تو کرتے ہیں، اسی سے خوب ڈھیر سارا روپیہ کیوں نہیں مانگ لیتے! دادا جان نے ان کو کوئی جواب نہ دیا، فوراً گھر واپس لوٹ آئے اور

دیر تک یہ فرماتے رہے: کیسے لوگ ہیں، یہ مسلمان کہے جائیں گے؟ اللہ کا نام لینے اور بندگی کرنے پر طعنہ دیتے ہیں۔ بھلا ان لوگوں کو کیا احساس ہوتا، البتہ حضرت اس جملے پر نہایت دُکھی رہے اور آپ نے اس شخص کیلئے کام کرنا چھوڑ دیا۔ بحرُ العلوم رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا: اللہ کسی کی سرکشی پسند نہیں فرماتا، میرے زمانے تک وہ لوگ زندہ رہے، ساری اکڑفوں ختم ہوگئی تھی۔ ان میں ایک صاحب تو اس طرح مَرے کہ مرتے دَم انہیں کوئی ایک چمچہ پانی دینے والا نہ تھا حالانکہ تین چار جوان بچے موجود تھے۔ (بحر العلوم نمبر، ص224 ملخصاً)

طعنہ دینے والے سے پناہ مانگو: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو آفت کی مشقتوں سے اور بدبختی کے پہنچنے سے اور بُرے فیصلے سے اور دشمنوں کے طعنوں سے۔ (بخاری،4/277، حدیث:6616) یعنی مولیٰ مجھے ایسی دینی و دنیاوی مصیبتوں میں نہ پھنسا جن سے میرے دشمن خوش ہوں اور مجھ پر طعنے کریں، آوازے کسیں، اس سے بھی تیری پناہ، یہ دُعا بہت جامع ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،4/57)

طعنے کا جواب طعنے سے نہ دیجئے: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اگر کوئی شخص تمہیں تمہارے کسی عیب کا طعنہ دے تو تم اسے اس کے عیب کا طعنہ ہرگز نہ دو کیونکہ تمہیں اس کا ثواب ملے گا اور طعنہ دینے والے پر وبال ہوگا۔

(ابن حبان،1/370، حدیث:523)

مسلمان کو تکلیف دینا ناجائز و حرام ہے: طعنے دینے میں مسلمان کی سخت دل آزاری ہے اور مسلمان کو بِلا وجہِ شرعی تکلیف دینا جائز نہیں ہے، اللہ کریم کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰى مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ یعنی جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ کو ایذا دی۔

(معجم اوسط،2/387، حدیث:3607)

معافی مانگ لیجئے: پیارے اسلامی بھائیو! ہماری سانسیں کسی بھی وقت کسی بھی لمحے رُک سکتی ہیں، لہٰذا شرعی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہاتھوں ہاتھ توبہ کرلیجئے، جن جن کو طعنے دے کر ستایا ہے ان سے مُعافی مانگ لیجئے۔ اللہ پاک ہمیں نیک بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْعِلْمُ نُوْرٌ

علم کا بیج

شاہ زیب عطّاری مدنی*

امامُ النحو حضرت علّامہ مولانا غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ دورانِ طالبِ علمی جب کافیہ (علمِ نحو کی ایک کتاب) پڑھ رہے تھے تو آپ کا معمول ہوتا کہ روزانہ فجر کی نماز کے بعد حُفّاظ کی طرح کافیہ کا دَور کیا کرتے۔ ابھی آپ کو مکمل مَتْن یاد نہ ہو پایا تھا کہ مدرسے سے رَمضانُ المبارَک کی چھٹیاں ہوگئیں تو آپ بقیہ مَتْن گھر میں روزانہ ظہر کے بعد یاد کرتے حتّٰی کہ رَمَضان میں ہی کافیہ کے مکمل مَتْن کے حافظ ہوگئے۔ (بشیر القاری، ص7 ملخصاً)

پیارے طلبۂ کرام! علم کی مثال ایک درخت جیسی ہے،

* مُدرِّس جامعۃ المدینہ، فیضانِ کنز الایمان، باب المدینہ کراچی

مضبوط درخت کی طرح مضبوط علم کے لئے اس کے بیج یعنی مَتن پر عُبور ہونا ضَروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اَسلاف مَتن پر خصوصی توجہ دیتے تھے لیکن! آج ہماری توجّہ متون سے ہٹ گئی ہے، شاید اسی وجہ سے آج کل علوم کی بنیادی باتیں مستحضر نہیں رہتیں۔ کچھ سوال پیشِ خدمت ہیں غور فرمایئے گا کہ کیا کسی کتاب کا سہارا لئے بغیر ان کے جوابات فوراً دے سکتے ہیں؟ 1: مال کسے کہتے ہیں؟ 2: مکروہِ تحریمی کیا ہوتا ہے؟ 3: قیاس کی تعریف، 4: انواعِ تشبیہ کون کونسی ہیں؟ 5: حدیثِ حسن کی تعریف، 6: موانعِ تنوین کون کونسے ہیں؟ وغیر ذالك۔ اس طرح کی اور بہت سی بنیادی باتیں پڑھنے کے بعد بھی یاد نہیں رہتیں جس کی وجہ علوم کی بنیاد یعنی متون کو یاد رکھنے کا اہتمام نہ کرنا بھی ہے۔

مَتن کسے کہتے ہیں؟

جامع کلمات کا وہ مجموعہ جسے کسی فن کی بنیاد بیان کرنے کے لئے لطیف انداز میں پیش کیا گیا ہو مَتن کہلاتا ہے۔

مَتن کی اقسام

متون دو طرح کے ہوتے ہیں: (1) متونِ منثورہ: جس میں مَتن کو نثر میں بیان کیا جاتا ہے جیسا کہ اُصولِ فقہ میں مَتنِ مَنَار (2) متونِ منظومہ: جس میں نظم کی صورت میں مَتن کو بیان کیا جاتا ہے جیسا کہ علمِ نحو میں اَلْفِیَۃُ اِبْنِ مَالِك۔ یاد رہے! علوم پر مہارت کے لئے ان کی اساس معلوم ہونے کے ساتھ ساتھ یاد ہونا بھی ضَروری ہے۔ ہمارے اَسلاف پڑھنے کے ساتھ ساتھ یاد کرنے کا بھی بہت اہتمام کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کو مختلف کتابوں کے سینکڑوں ہزاروں صفحات یاد ہوتے تھے، مثلاً امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف 12 سال کی عمر میں امام مالِک رحمۃ اللہ علیہ کی مُوَطّا (امام مالِک کی تحریر کردہ حدیث کی کتاب) حِفظ کرلی تھی۔ (حلیۃ الاولیاء، 9/78) یونہی صدرُ الشریعہ نے ایک دن ”کافیہ“ کو حِفظ کرنے کا اِرادہ کیا اور ایک ہی دن میں پوری کافیہ حِفظ فرمالی۔ (سیرتِ صدر الشریعہ، ص33)

حفظِ متون کے فوائد

(1) متون چونکہ اصلِ فن پر مبنی ہوتے ہیں، اعتراضات، اشکالات، توضیح وغیرہ کا بیان متون میں نہیں ہوتا جس کی وجہ سے متون کے ذریعے علوم کی اساس اور بنیاد معلوم ہوجاتی ہے۔

(2) علمائے کرام متون میں اپنی علمی زندگی کا نچوڑ اور خلاصہ بیان کرتے ہیں جنہیں ہم خود حاصل کرنا چاہیں تو زندگیاں صَرف ہوجائیں، لہٰذا متون کے ذریعے علمائے دین کی زندگی بھر کی محنتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

(3) ہر فن کی کُتب شرح وبسط کے ساتھ پڑھنا ممکن نہیں ہوتا، اگر ان کے مَتن پڑھ کر انہیں یاد کرلیا جائے تو بہت سے فنون کو حاصل کیا جاسکتا ہے کہ عربی کا مقولہ ہے: مَنْ حَفِظَ الْمُتُوْن فَقَدْ حَازَ الْفُنُوْن یعنی جس نے متون کو حفظ کیا اس نے کئی فنون کو حاصل کرلیا۔

(4) حفظِ متون کی وجہ سے درس وتدریس کے دوران اپنی تقریر مضبوط سے مضبوط تر بنائی جاسکتی ہے۔ اے عاشقانِ علم! اگر آپ بھی علم کے تناور درخت بننا چاہتے ہیں تو علوم کی بنیاد یعنی متون کو اپنی پڑھائی کا حصّہ بنائیں اور متون کو یاد کرنے کی عادت بنائیں۔ ذیل میں 5 مشہور اور مختلف علوم پر مشتمل متون کے نام حاضر ہیں۔

مختلف مشہور مَتن

(1) اُصولِ حدیث پر مشتمل جامع مَتن نُخْبَۃُ الْفِکَر

(2) علمُ الکلام پر اَلْعَقَائِدُ النَّسَفِیَّۃ

(3) اصولِ فقہ پر اَلْمَنَار

(4) فقہ پر مُخْتَصَرُ الْقُدُوْرِی

(5) علمِ منطق پر تَھْذِیْبُ الْمَنْطِقِ وَ الْکَلَام۔

اسی طرح دیگر علوم کے بیان میں ایک نہیں بلکہ بیسیوں متون عُلَما نے تحریر فرمائے ہیں۔ ہمت کیجئے! آگے بڑھئے اور متون کو حاصل کرکے یاد کرنا شروع کردیجئے۔

نیک بننے کا نسخہ

ہر دَرد کی دوا ہے
صَلِّ علٰی محمد

ابو محمد طاہر عطّاری مدنی*

حضرت سیّدُنا ابوالحسن علی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ ایک جنگل میں تھے کہ اچانک ان کے سامنے ایک دَرِندہ آگیا، ان کو اپنی جان کی فکر پڑ گئی، پس انہوں نے خوفزدہ ہوکر نبیِّ کریم (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی ذاتِ مقدّسہ پر دُرود و سلام پڑھنا شروع کردیا جس کی برکت سے آپ کو اس دَرِندے سے نجات ملی اور آپ کی جان بچ گئی۔ (سعادۃ الدارین، ص152)

اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں اپنے بندوں کو مختلف کاموں کے احکامات ارشاد فرمائے ہیں مگر کسی مقام پر بھی یہ نہیں فرمایا کہ ہم اور ہمارے فرشتے بھی یہ کام کرتے ہیں تم بھی کرو، البتہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرود و سَلام بھیجنا ایک ایسا مبارک عمل ہے کہ جس کے بارے میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ-یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(۵۶) ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (پ22، الاحزاب:56)

دُرود بھیجنے کا مطلب اللہ پاک کے دُرود بھیجنے سے مُراد رَحمت نازل فرمانا ہے جبکہ فرشتوں اور ہمارے دُرود بھیجنے کا مطلب دُعائے رَحمت کرنا ہے۔ **دُرودِ پاک پڑھنے کے فضائل** حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ذات پر دُرود بھیجنا بہت بڑی سعادت ہے، کچھ فضائل ملاحظہ کیجئے: 1 ایک دُرود میں تین فائدے ہیں: دَس رحمتیں، دَس گُناہوں کی مُعافی اور دَس دَرجوں کی بُلندی 2 دُرود شریف پڑھنے والے کی دُعا قبول ہوتی ہے 3 بکثرت دُرودِ پاک پڑھنے والے خوش نصیب کے گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے 4 فکروں اور پریشانیوں سے نجات ملتی ہے 5 اُس کے لئے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت واجب ہوجاتی ہے 6 اُسے عرش کے سائے میں جگہ ملے گی۔ (ماخوذ از ضیائے دُرود و سلام) **بزرگانِ دین کی دُرودِ پاک سے محبت** شیخ نورُ الدّین شُونی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ دَس ہزار بار اور شیخ احمد زواوی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ چالیس ہزار بار دُرود و سلام پڑھتے تھے۔ عاشقوں کے امام، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زندگی کی آخری تحریر درودِ پاک تھی (حیاتِ اعلیٰ حضرت،3/292 ملخصاً) امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے عشقِ رسول کی کیا بات ہے کہ آپ کی ترغیب پر دَرس و بیان سے قبل دُرود و سلام کی صدائیں بُلند کی جاتی ہیں اور آپ نے مختلف مواقع پر دُرود کی یاد تازہ کرنے کے لئے صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب یعنی "حبیبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرود پڑھو" کی صدا اِس معاشرے میں متعارف کروائی اور مدنی انعامات کے رِسالے میں روزانہ کم از کم 313 بار دُرودِ پاک پڑھنے کی ترغیب اِرشاد فرمائی۔

ذکر و دُرود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے
مری فضول گوئی کی عادت نکال دو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

* مجلس مدنی انعامات، باب المدینہ کراچی

مستقبل کے مِعْمار

راشد علی عطاری مَدَنی*

پیارے اسلامی بھائیو! طلبہ (Students) مستقبل کے مِعمار ہوتے ہیں اور یہ کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقّی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ طلبہ اپنی تعلیم کے دوران جس قدر مخلص اور محنتی ہوں گے معاشرے اور قوم کو اسی قدر بہترین افراد میسر ہوں گے، بالآخر یہ افراد مل کر نہ صرف ایک اچھا معاشرہ قائم کرسکیں گے بلکہ ایک زندہ قوم کے ستون بن کر اسے مضبوطی فراہم کریں گے۔ تعلیم و تعلّم کی اہمیت کو دینِ اسلام نے بہت اُجاگر فرمایا ہے نسلِ انسانی کے بہترین مستقبل کی بنیاد ہونہار، قابل، مستقل مزاج، محنتی اور اپنے وطن و قوم سے خالص محبت رکھنے والے اساتذہ اور طلبہ پر ہوتی ہے۔[1]

ذیل میں "طالبِ علم کو کیسا ہونا چاہئے؟" کے بارے میں کچھ اہم پوائنٹس ملاحظہ کیجئے:

❁ طالبِ علم کو چاہئے کہ استاد کی ہر بات توجہ سے سنے اور اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرے، ممکن ہو تو لکھ بھی لے، اگر استاد صاحب کی آواز صحیح طور پر آپ تک نہیں پہنچ رہی تو ادب و تعظیم کے ساتھ مناسب انداز میں ان سے عرض کردے۔

❁ اس بات کا انتظار نہ کرے کہ استاد صاحب سبق سنانے کا فرمائیں گے تو سناؤں گا بلکہ خود ہاتھ اٹھا کر سبق سنانے کا عرض کرے۔

❁ رہائشی طلبہ اگر سمجھیں تو ان کے پاس طویل وقت ہوتا ہے، جس میں وہ اپنے اسباق کی اچھی تیاری کے ساتھ ساتھ غیر نصابی مطالعہ وغیرہ بھی کرسکتے ہیں، لیکن دیکھا گیا ہے کہ بہت سے طلبہ اپنا وقت موبائل اور دیگر غیر ضروری معاملات میں ضائع کردیتے ہیں، بعض تو نیند کے بہت رَسیا (شوقین) ہوتے ہیں کہ نمازِ عشا کے بعد جلد سونے اور فجر پڑھنے کے بعد بھی سوجانے کے عادی ہوتے ہیں، یاد رکھئے! کہ تعلیم کا یہ دورانیہ سال مکمل ہونے پر ختم ہوجائے گا لیکن آپ کی سُستی یا غیر ضروری معاملات میں مصروفیت کے باعث رہ جانے والی کمی وکوتاہی کا ازالہ کبھی نہ ہوسکے گا، اسی طرح غیر رہائشی طلبہ جو چھٹی کے بعد گھر چلے جاتے ہیں، انہیں بھی چاہئے کہ جامعۃ المدینہ کے بعد بھی اسباق کی تیاری اور مطالعۂ کُتب کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت مُقرّر کریں، معاشی حالات کی بہت زیادہ پریشانی نہ ہو تو آمدنی کے لئے کوئی کام وغیرہ ہرگز نہ کریں صرف اپنی پڑھائی پر دھیان دیں، بلکہ اگر ممکن ہو تو جامعۃ المدینہ میں ہی رہائش اختیار کریں۔

❁ علمی بنیاد مضبوط رکھنے کیلئے اسباق کی تکرار اَز حد ضروری ہے، لہٰذا بعد نمازِ ظہر و عشا تعلیمی حلقوں میں لازمی شرکت کریں اور اسباق کی تکرار کریں، اگر آپ کو لگتا ہے کہ سبق مکمل سمجھ آگیا ہے تو بھی مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کی نیت سے دیگر طلبہ کے ساتھ اسباق کے تکرار کا حصّہ بنیں کہ آپ کو یاد ہے تو دوسروں کو بھی یاد ہوجائے۔

---

(1) استاد کی بنیادی ذمّہ داریاں کیا ہیں اور طلبہ کی تربیت میں ان کا کردار کیا ہونا چاہئے؟ اس کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (جمادی الاولیٰ 1440ھ تا شعبان المعظم 1440ھ) کا سلسلہ "کیسا ہونا چاہئے؟" پڑھئے، ایک کامیاب طالبِ علم کی چند ذمّہ داریوں کا بیان گزشتہ دو شماروں ("ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شوال المکرم، ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ) میں "تعلیمی سال کا آغاز" کے عنوان کے تحت ہوا ہے۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے تمام شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں۔

* ناظم ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

❁ دعوتِ اسلامی کے مدنی کام آخرت کی بھلائی کے ساتھ ساتھ عملی زندگی کو سنوارنے اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد عملی زندگی (Practical life) میں کامیاب رہنے کا بہترین ذریعہ ہیں، لہٰذا دورانِ طالبِ علمی ہی سے مدنی کاموں کا جذبہ جوان رکھیں اور سُستی نہ آنے دیں، اِنْ شَآءَ اللہ مدنی کاموں کی برکت سے پڑھائی میں بھی بہتری آئے گی۔

❁ جیسے جیسے طالبِ علم علمی میدان میں آگے بڑھتا ہے ویسے ویسے اس کا ذہن کُھلتا ہے اور اس کی سوچ میں پختگی آتی جاتی ہے۔ ایسے موقع پر گروپ بندی یا انتظامی معاملات پر نکتہ چینی کرنے سے بچنا بہت ضروری ہے، کیونکہ ایسے لوگ عملی زندگی میں مشکل سے ہی کامیاب ہوتے ہیں۔

❁ بڑی عمر کے طالبِ علم کو چاہئے کہ اپنی عمر کے طلبہ کے ساتھ ہی دوستانہ ماحول رکھے، بہت چھوٹے یا کم عمر طلبہ اپنی کلاس کے ہوں یا چھوٹی کلاسوں کے، ان سے دور ہی رہے۔ (اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْہِ الْاِشَارَۃ)

❁ جامعۃ المدینہ کی پڑھائی کو دُنیوی تعلیم کی طرح ہرگز نہ سمجھنا چاہئے کہ جو پڑھ لیا دوبارہ اسے نہیں پڑھنا، بلکہ کوشش کرنی چاہئے کہ گزشتہ سالوں کی کتابیں بھی کچھ نہ کچھ مطالعہ و تکرار کا حصہ رہیں، اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ پچھلے درجات کے ایک دو طلبہ کو کوئی نصابی کتاب پڑھانا شروع کر دیں۔

❁ غیر نصابی مطالعہ میں کوئی ایک کتاب تصوف کی ضرور رکھے تاکہ ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن کی بھی صفائی ہوتی رہے۔ اس کیلئے مکتبۃ المدینہ کی چھپی ہوئی کتابیں احیاء العلوم، لباب الاحیاء، منہاج العابدین، غیبت کی تباہ کاریاں، فیضانِ سنّت، باطنی بیماریوں کی معلومات اور امیرِ اہلِ سنّت علامہ محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے مختلف موضوعات پر رسائل کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

❁ یہ بھی یاد رکھئے! کہ ہر کوئی ہر فن کے حوالے سے مشورہ و رہنمائی نہیں دے سکتا، اس لئے ہر فن اور علم کے مطالعہ کے حوالے سے اس علم کے ماہر (Expert) استاد صاحب سے مشورہ کیجئے اور کچھ نہ کچھ غیر نصابی مطالعہ لازمی کرنا چاہئے۔

❁ بعض اوقات مالی (Financially)، جسمانی (Physically)، گھریلو یا ذہنی مشکلات و پریشانیاں بھی آتی ہیں، اپنے معاملات کو ہر کسی کے سامنے نہ بیان کریں۔ ضرورتاً کسی استاد صاحب سے ذکر کرکے ان کا مناسب حل تلاش کرنے کی کوشش کیجئے۔

❁ انسانی زندگی میں نشیب و فراز (اُتار چڑھاؤ) آتے رہتے ہیں، پریشانی، بیماری اور ضروریاتِ زندگی کے معاملات ہر کسی کے ساتھ ہوتے ہیں، لیکن طبیعت کی ہلکی پھلکی ناسازی اور ایسے کام جو کوئی دوسرا بھی کر سکتا ہے ان کی وجہ سے چُھٹّی کرلینا یا درس گاہ دیر سے پہنچنا مُناسب نہیں، ایک اچھے طالبِ علم کو یاد رکھنا چاہئے کہ چھٹّی کیا ذرا سی تاخیر بھی اس کے مستقبل کو متأثر کرسکتی ہے۔

طالبِ علم اور ادب

پیارے طلبۂ کرام! علم اور ادب کا بہت بڑا ساتھ ہے، یوں سمجھئے کہ جہاں ادب نہیں وہاں علم کا کوئی فائدہ نہیں۔ ایک طالب علم کو استاد، کتاب اور مادرِ علمی یعنی تعلیمی ادارے کا ادب ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے، بعض دفعہ بڑے بڑے ذہین و فطین طلبہ بھی سوءِ ادب (بے ادبی) کی وجہ سے محروم اور علم سے دور ہو کر رہ جاتے ہیں۔

استاد کا ادب

❁ استاد کا ادب کتنا ضروری ہے اس کی اہمیت جاننے اور سمجھنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ استاد وہ مُحسن ہے جو طالبِ علم کو جینے کا سلیقہ سکھاتا ہے، رہنے کا ڈھنگ بتاتا ہے اور اخلاقی برائیوں کو دور کرکے اسے معاشرے کا ایک مثالی فرد بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دینِ اسلام میں استاد کے ادب کو بہت اہمیت دی گئی ہے حتّٰی کہ استاد کو روحانی باپ کا درجہ دیا گیا ہے، لہٰذا طالبِ علم کو چاہئے کہ اسے اپنے حق میں حقیقی باپ سے بڑھ کر مخلص جانے۔ تفسیرِ کبیر میں ہے: "استاد اپنے شاگرد کے حق میں ماں باپ سے بڑھ کر شفیق ہوتا ہے کیونکہ والدین اسے دنیا کی آگ اور مصائب سے بچاتے ہیں جبکہ اساتذہ اسے نارِ دوزخ اور مصائبِ آخرت سے بچاتے ہیں۔" (تفسیر کبیر، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:31، جز:1-2/ 401)

علم سیکھنے میں مددگار چیزوں کا ادب

❁ کتاب، قلم اور دیگر آلاتِ علم کو روزمرہ استعمال کی عام چیزیں نہ سمجھا جائے کہ جدھر چاہا رکھ دیا، جدھر دیکھا پھینک دیا۔ علم کا فیض پانے کے لئے ضروری ہے کہ کتابوں، قلم اور کاپیوں وغیرہ کی تعظیم کریں۔ مطالعہ کرتے وقت نیز بعد میں رکھتے وقت ان کا تقدس برقرار رکھیں، مختلف موضوعات کی کتابیں اُوپر نیچے رکھنی ہوں تو ترتیب یوں ہونی چاہئے کہ سب سے اُوپر قراٰنِ پاک، اس کے نیچے تفسیر، پھر حدیث، پھر فقہ، پھر دیگر کتابیں۔ کتاب کے اوپر بلاضرورت کوئی دوسری چیز نہ رکھئے۔

❁ جن کتب کو بغیر وضو چُھونے کی اجازت ہے کوشش کرنی چاہئے کہ انہیں بھی باوضو ہی پڑھیں حضرت سیّدنا امام حلوانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے علم کے خزانوں کو تعظیم و تکریم کے سبب حاصل کیا وہ اس طرح کہ میں نے کبھی بھی بغیر وضو کاغذ کو ہاتھ نہیں لگایا۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص48)

17 بار وضو کیا: شمس الائمہ امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ ہمیشہ باوضو ہی کتابوں کی تکرار، بحث و مباحثہ اور مطالعہ کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کا پیٹ خراب ہوگیا۔ اس رات پیٹ خراب ہونے کی وجہ سے آپ کو 17 بار وضو کرنا پڑا۔

(تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص48)

تعلیمی ادارے کا ادب

❁ تعلیمی ادارہ مادرِ علمی (یعنی علم سکھانے والی ماں) کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے حقوق بھی طالبِ علم پر لازم ہیں چنانچہ اس کی عمارت و اشیاء کی حفاظت کرنا، انتظامیہ سے تعاون کرنا اور اصول و ضوابط کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ بعض طلبہ ناظمینِ کرام سے بلاوجہ اُلجھتے یا اصول و قواعد کو قید و بند سمجھتے ہیں حالانکہ اگر انہیں کسی کام یا جگہ کی ذمہ داری دے دی جائے تو وہ بھی اسی طرح اصول و ضوابط کی پابندی کرنے کا ذہن دیں گے۔ بلاوجہ لائٹس جلانا، پنکھے چلانا اور پانی کا نَل کھلا چھوڑ دینا یا دیکھ کر بھی انہیں بند نہ کرنا، دروازے کھڑکیوں کو زور سے کھولنا اور بند کرنا، بے احتیاطی سے چیزیں اچھالنا کہ لائٹ وغیرہ ٹوٹ جائے، ڈیسک اور کرسیوں وغیرہ پر کچھ لکھنا یا خراب کرنا وغیرہ یہ سب تعلیمی ادارے کے ادب کے خلاف ہے۔

طالبِ علم کو ایک کامیاب طالبِ علم بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتب "کامیاب طالب علم کون"، "امتحان کی تیاری کیسے کریں" اور "راہِ علم" کا مطالعہ بہت مفید ہے، آج ہی یہ کتب دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل کیجئے یا دعوت اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤنلوڈ کیجئے۔

ذوالحجۃ الحرام کے چند اہم واقعات

❁ ذوالحجۃ الحرام 8 ہجری میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سب سے آخری فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے۔

❁ ذوالحجۃ الحرام 10 ہجری میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حج ادا فرمایا جسے حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔

❁ ذوالحجۃ الحرام 35 ہجری کی 18 تاریخ کو باغیوں نے خلیفۂ سوم، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔

❁ ذوالحجۃ الحرام 114 ہجری کی 7 تاریخ کو حضرت سیّدنا امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔

❁ ذوالحجۃ الحرام 1296 ہجری کی 18 تاریخ کو مرشدِ اعلیٰ حضرت، حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ نے وِصال فرمایا۔

❁ ذوالحجۃ الحرام 1367 ہجری کی 18 تاریخ کو خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال ہوا۔

❁ ذوالحجۃ الحرام 1401 ہجری کی 4 تاریخ کو خلیفۂ اعلیٰ حضرت، قطبِ مدینہ حضرت علّامہ مولانا ضیاءُ الدّین احمد مدنی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے وِصال فرمایا۔

❁ ذوالحجۃ الحرام 1370 ہجری کی 14 تاریخ کو شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم حاجی عبد الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔

کیا دین ہر آدمی کا ذاتی معاملہ ہے؟

مفتی محمد قاسم عطاری*

آج کل یہ سوچ عام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ دین ہر شخص کا ذاتی معاملہ ہے، ہمیں کسی کے معاملے میں کچھ بھی نہیں بولنا چاہیے۔ لوگ جو کر رہے ہیں ان کو کرنے دیا جائے یہ ان کا اور خدا کا معاملہ ہے، لہٰذا اگر لوگ غیر مَحْرم عورتوں کے ساتھ پارکوں میں گھومنے جاتے ہیں یا شراب نوشی یا گانے وغیرہ سننے کے گناہوں میں مبتلا ہیں تو کہا جاتا ہے کہ ہمیں لوگوں کی ذاتیات میں دخل دینے، انہیں سمجھانے اور اخلاق کی درستی کا سبق دینے کی حاجت نہیں ہے، ہمیں صرف اور صرف اپنی ذات پر توجہ دینی چاہیے۔

اس حوالے سے یہ عرض ہے کہ لوگوں کو خدا کی نافرمانی سے بچنے کا ذہن دینا، سمجھانا اور کوشش کرنا کوئی مداخلت نہیں بلکہ نیکی کا کام ہے۔ شیطان کو اس سے زیادہ کوئی چیز پسند نہ ہوگی کہ لوگ دوسروں کو برائی سے روکنا چھوڑ دیں کیونکہ شیطان برائی کا حکم دیتا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ برائی کی دعوت دینا تو جاری رہے جبکہ برائی سے روکنا بند ہو جائے۔ آزادی، روشن خیالی وغیرہ کے نام پر گناہ کے کاموں سے روکنے کے خلاف یہ سوچ واقعتاً پوری دنیا میں پھیلتی جارہی ہے۔ سب سے پہلے یہ ذہنیت غیر مسلموں میں آئی اور انہوں نے دین کو یہ کہہ کر گھروں میں محدود کر دیا کہ دین انسان کا ذاتی معاملہ ہے لہٰذا اپنے گھر کے اندر لوگ جتنا چاہیں دین پر عمل کریں لیکن دوسروں کو دین کے حوالے سے کوئی ترغیب نہ دیں بلکہ جو جس طرح چل رہا ہے چلنے دیں۔ غیروں سے متأثر و مرعوب ہو کر یہ سوچ بہت سے مسلمانوں میں بھی پیدا ہونا شروع ہو گئی کہ مثلاً کوئی شخص غیر مسلم ممالک میں سیر کرنے گیا اور دیکھا کہ جس نے نماز پڑھنی ہے وہ نماز پڑھ رہا ہے اور جس نے شراب پینی ہے وہ شراب پی رہا ہے۔ جو مسجد جانا چاہتا ہے وہ مسجد جارہا ہے اور جو کسی جوئے خانے یا کلب میں جانا چاہتا ہے وہ کلب جارہا ہے، نہ یہ اس کو کچھ کہتا ہے اور نہ وہ اس کو کچھ کہتا ہے۔ اس پر لوگ بڑا خوش ہوتے ہیں کہ دیکھو کتنا پُرسکون ماحول ہے کہ ہر بندہ اپنی دنیا میں مگن ہے، پھر ایسے مشاہدات کو فخریہ انداز میں بنا سنوار کے پیش کیا جاتا ہے لیکن بحیثیتِ مسلمان ہم سب سے پہلے یہ دیکھیں گے کہ اس معاملے میں ہمارے دین نے ہماری کیا رہنمائی فرمائی ہے؟ کیا شرابیں پی جارہی ہوں، بدکاریاں پھیل رہی ہوں، جوئے خانے آباد ہوں، بے حیائی عام ہو، گناہوں کا بازار گرم ہو تو کیا ایسے موقع پر برائیوں سے روکنے کی کوشش کرنا یا اس پر خاموش رہنا ہماری مرضی پر ہے کہ ہم چاہیں تو بولیں اور چاہیں تو نہ بولیں یا ہمارے لئے کچھ خاص حکم ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں اس کے متعلق بڑے واضح احکام ہیں۔ قرآن میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں بحیثیتِ امت مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿ كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: (اے

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔ (پ4، اٰل عمران: 110) معلوم ہوا کہ نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا امت کا فریضہ ہے جس کو ادا ہی کرینگے، اسے ترک نہیں کیا جاسکتا۔ یونہی ایک مقام پر فرمایا: ﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِؕ-وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۱۰۴) ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (پ4، اٰل عمران: 104) ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ ہمیں یہ اجازت نہیں کہ ہم برائی دیکھیں اور سمجھانے یا روکنے کی قدرت کے باوجود آنکھیں بند کرلیں۔ برائی سے روکنے کا عمل چھوڑنے پر اللہ تعالیٰ نے پچھلی امتوں کے حوالے سے بھی سخت وعیدیں بیان کی ہیں چنانچہ فرمایا: ﴿ لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَؕ ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: بنی اسرائیل میں سے کفر کرنے والوں پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر سے لعنت کی گئی۔ (پ6، المآئدۃ: 78) جن جرائم کی وجہ سے اُن پر لعنت کی گئی ان میں سے ایک جرم یہ بیان کیا: ﴿ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُؕ ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: وہ ایک دوسرے کو کسی برے کام سے منع نہ کرتے تھے جو وہ کیا کرتے تھے۔ (پ6، المآئدۃ: 79) گویا ان کا طرزِ عمل یہ تھا کہ وہاں برائی، گناہ، معصیت، سرکشی، نافرمانی، خدا کے احکام سے منہ پھیرنا عام تھا لیکن انہیں اس پر کوئی غیرت و حمیت محسوس نہ ہوتی تھی، ہر بندہ اپنی دنیا میں مست تھا، کہتا تھا کہ میں تو اپنی ذات کو دیکھوں گا، مجھے دوسرے کی ذاتیات میں دخل دینے کی حاجت نہیں۔ دوسرا جو کررہا ہے وہ اس کے ساتھ ہے، اس نے اپنی قبر میں جانا ہے اور مجھے اپنی قبر میں جانا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے اسی طرزِ عمل کو ان کے جرم کے طور پر بیان کیا کہ ﴿ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ ﴾ وہ ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے ﴿ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُؕ ﴾ اس برائی سے جس برائی کا وہ قوم مرتکب تھی۔ یعنی اس معاشرے میں برائیاں تھیں لیکن وہ اس سے منع نہیں کرتے تھے اور یہی چیز اس کا سبب بن گئی کہ اللہ کے دو نبیوں نے ان پر لعنت کی ﴿ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَؕ ﴾ یونہی قرآنِ پاک میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے علماء اور درویشوں کے جرائم بیان کئے کہ ان پہ اللہ تعالیٰ کا غضب کیوں اترا؟ خدا نے ان پر لعنت کیوں کی؟ اور وہ لوگ خدا کے غضب کا شکار کس وجہ سے ہوئے؟ ان کے جرائم کی جو فہرست بیان کی گئی ہے اس میں یہ بیان کیا گیا: ﴿ لَوْ لَا یَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَؕ-لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ(۶۳) ﴾ ان کے درویش اور علماء انہیں گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے۔ بیشک یہ بہت ہی برے کام کررہے ہیں۔ (پ6، المآئدۃ: 63) یہ ان لوگوں کے لئے خدا کی ڈانٹ تھی کہ ان کے علمائے ظاہر یعنی فقہا اور علمائے باطن یعنی درویشوں، راہبوں، صوفیوں نے اپنی قوم کو ﴿ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ ﴾ گناہ کی بات کہنے سے ﴿ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَؕ ﴾ اور حرام کھانے سے کیوں منع نہیں کیا۔ ”حرام کھانا کیا تھا“ یہی کہ قوم میں سود، رشوت، خیانت، ملاوٹ، دھوکہ دہی عام تھی، حرام و حلال کی تمیز نہیں تھی اور ”گناہ کی بات کیا تھی؟“ یہی کہ لوگوں میں جھوٹ، غیبت، بہتان تراشی، گالیاں، فحش بکنا عام تھا لیکن ان کے علما اور درویش خاموش تھے اور نتیجہ یہ ہوا کہ غضبِ الٰہی کا شکار ہوئے۔

لہٰذا ایسی بے پروائی کی ہمارے دین میں اجازت نہیں کہ بے حیائی عام ہو، اللہ اور بندوں کے حقوق پامال ہورہے ہیں اور لبرل ازم کا شوق پورا کرنے کے چکر میں یہ کہا جائے کہ مذہب لوگوں کا ذاتی معاملہ ہے اور ہم اس معاملے میں بالکل خاموش رہیں گے، ہمیں ان کے اخلاق کی درستی کا سبق دینے کی حاجت نہیں ہے ہمیں صرف اور صرف اپنی ذات پر توجہ دینی چاہیے۔ یہ سوچ ہرگز ہرگز اسلامی نہیں بلکہ قرآن و حدیث کی صریح تعلیمات کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دینِ اسلام کا سچا مبلغ بنائے۔ اٰمین

عظمتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تین خصائص

1 نمازِ تہجد فرض تھی جمہور (یعنی اکثر) عُلَما کے نزدیک سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر پانچوں نمازوں کے علاوہ نمازِ تہجد بھی فرض تھی۔ صَدْرُ الْاَفاضِل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نمازِ تہجد سَیِّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر فرض تھی، جمہور کا یہی قول ہے۔ حضور کی اُمّت کے لئے یہ نماز سنّت ہے۔[1] (خزائن العرفان، بنی اسرآءیل، تحت الآیۃ:79)

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ثَلٰثٌ هُنَّ عَلَيَّ فَرِيْضَةٌ وَهُوَ لَكُمْ سُنَّةٌ یعنی تین چیزیں میرے لئے فرض اور تمہارے لئے سنّت ہیں۔ (ان تین میں سے ایک یہ بیان فرمائی:) قِيَامُ اللَّيْلِ یعنی رات میں نماز پڑھنا۔ (معجم اوسط،2/274، حدیث:3266)

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قولِ جمہور، مذہبِ مختار و منصور (یعنی اکثر عُلما کا قول اور اختیار شدہ مذہب) حضور پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے حق میں (نمازِ تہجد کی) فرضیت ہے، اسی پر ظاہر قرآنِ عظیم شاہد (یعنی قراٰنِ کریم کے ظاہری الفاظ بھی اسی کی گواہی دیتے ہیں) اور اسی طرف حدیثِ مرفوع (یعنی فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) وارد۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (یعنی اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:) يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُۙ(1) قُمِ الَّيْلَ (ترجمۂ کنزالایمان: اے جھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرما۔ (پ 29، المزمل:1، 2)) وَقَالَ تَعَالٰی (اللہ کریم نے مزید ارشاد فرمایا:) وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ (ترجمہ: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھو۔ (پ15، بنی اسرآءیل:79))۔ ان آیتوں میں خاص حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو امرِ الٰہی (اللہ کا حکم) ہے اور امرِ الٰہی مفیدِ وُجوب (یعنی اللہ پاک کا حکم واجب ہونے کا فائدہ دیتا ہے)۔

(فتاویٰ رضویہ، 7/402)

2 نمازی کو بلائیں تو حاضر ہونا لازم دو عالَم کے سردار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نمازی کو بلائیں تو اس پر لازم ہے کہ حاضر ہو جائے، نماز فاسد نہ ہو گی۔ (زرقانی علی المواہب، 7/318)

اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔ (پ9، الانفال:24) اس آیت سے ثابت ہوا کہ تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب بھی کسی کو بلائیں تو اس پر لازم ہے کہ وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے چاہے وہ کسی بھی کام میں مصروف ہو۔ (صراط الجنان، 3/539)

دورانِ نماز جواب نہ دینے پر تفہیم فرمائی: حضرت سیدنا اُبَی بن کَعْب رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے اور انہیں آواز دی: اے اُبَی! انہوں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف دیکھا لیکن کوئی جواب نہ

---

(1) (اُمّت کے لئے نماز) تہجد سنّتِ مُسْتَحَبَّہ ہے، تمام مُستحب نمازوں سے اعظم واہم، قرآن واحادیث حضورِ پُرنور سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم اس کی ترغیب سے مالامال، عامۂ کتبِ مذہب میں اسے مَندوبات ومُستَحبّات سے گنا اور سنّتِ مؤکَّدہ سے جدا ذکر کیا، تو اس (یعنی نمازِ تہجد) کا تارک اگرچہ فضلِ کبیر و خیرِ کثیر (یعنی بڑی فضیلت اور کثیر بھلائی) سے محروم ہے، گنہگار نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 7/400)

*ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

دیا، پھر مختصر نماز پڑھ کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سلام کا جواب دے کر دریافت فرمایا: اے اُبَی! جب میں نے تمہیں پکارا تو جواب دینے میں کونسی چیز رکاوٹ بنی؟ عرض کی: یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے قراٰنِ کریم میں یہ نہیں پایا: اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْۚ- (ترجمۂ کنز الایمان: اللہ ورسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔) عرض کی: کیوں نہیں! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آئندہ ایسا نہ ہو گا۔ (ترمذی، 4/400، حدیث: 2884)

نماز نہیں ٹوٹے گی: مذکورہ آیت کے تحت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اپنے تفسیری حاشیے "نورالعرفان" میں فرماتے ہیں: مسلمان کسی حال میں بھی ہو حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے بُلانے پر فوراً حاضر ہوجائے بلکہ اگر کوئی نمازی بحالتِ نماز حضور کے بُلانے پر حاضر ہو اور جس کام کو سرکار (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) بھیجیں وہ کر بھی آئے، جب بھی نماز ہی میں ہو گا، جتنی رکعات رہ گئی تھیں وہی پوری کرے گا۔

3 دورانِ نماز سلام عرض کیا جاتا ہے نماز کے دوران تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیَّات) میں اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں ان الفاظ سے سلام کیا جاتا ہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (یعنی سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں)۔ اگر کسی اور شخص کو اس طرح مخاطب کیا جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ (تہذیب الاسماء واللغات، 1/64)

سلام عرض کرتے ہوئے کیا تصور کرے؟: شارحِ بخاری امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ بعض اہلُ اللہ سے نقل فرماتے ہیں: نمازی جب اَلتَّحِیَّات پڑھتے ہوئے اللہ پاک کے دروازۂ رحمت پر دَستک دیتے ہیں تو انہیں اس پاک ذات کے دربار میں حاضری کی اجازت ملتی ہے جو زندہ ہے اور اُسے کبھی موت نہ آئے گی۔ اُس دربار میں حاضر ہو کر وہ اللہ کریم سے مُناجات کرتے ہیں جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ اب انہیں بتایا جاتا ہے کہ یہ عظیم دولت انہیں رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بدولت اور آپ کی پیروی کرنے کی برکت سے حاصل ہوئی ہے۔ جب وہ توجہ کرتے ہیں تو رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی اس دربار میں موجود پاتے ہیں اور آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (مواہب لدنیہ، 3/229)

تمہاری سلامی نمازوں میں داخل
تصور ترا شرطِ مثلِ وضو ہے

اَذکارِ نماز میں معنیٰ مراد ہوتے ہیں: پیارے اسلامی بھائیو! نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس میں صرف الفاظ کی ادائیگی مقصود نہیں ہوتی بلکہ ان الفاظ کے معنیٰ مُراد ہوتے ہیں، تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیَّات) کا بھی یہی معاملہ ہے۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شریعتِ مطہرہ نے نماز میں کوئی ذکر ایسا نہیں رکھا ہے جس میں صرف زبان سے لفظ نکالے جائیں اور معنے مراد نہ ہوں، نہیں نہیں بلکہ قطعاً یہی (یعنی معنیٰ) درکار ہے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ سے حمدِ الٰہی کا قصد (یعنی ارادہ) رکھے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سے یہ ارادہ کرے کہ اس وقت میں اپنے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کو سلام کرتا اور حضور سے بِالقَصد عرض کررہا ہوں کہ سلام حضور! اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/567)

اے عاشقانِ رسول! نماز کے دوران تعظیم کے ساتھ اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تصور عین سعادت ہے۔ اس سے مَعَاذَ اللہ نماز میں کوئی خرابی لازم نہیں آتی بلکہ خُشُوع و خُضُوع میں اضافہ ہوتا اور نماز کامل ہوتی ہے۔

ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصور میں ترے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں

(مراٰۃ المناجیح، 8/527)

مدنی پھولوں کا گلدستہ

بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
اور امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی پھول

باتوں سے خوشبو آئے

حلال کمانے اور نیک کام میں خرچ کرنے کی جزا

دُنیا میٹھی اور سرسبز ہے، جس نے اس میں سے حلال طریقے سے کمایا اور اُسے ثواب کے کام میں خرچ کیا اللہ پاک اُسے ثواب عطا فرمائے گا اور اپنی جنّت میں داخل فرمائے گا۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا عُمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ)

(شعب الایمان، 4/396، رقم:5527)

بلند مرتبے والوں پر آزمائشوں کی کثرت

اللہ پاک کے یہاں بندے کو جب کوئی مقام و مرتبہ حاصل ہوتا ہے تو اس پر آزمائشیں بڑھتی جاتی ہیں۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا کعب اَحبار رحمۃ اللہ علیہ)

(حلیۃ الاولیاء، 5/401، رقم:7513)

صدقہ خالص کرنے کا طریقہ

جب تم کسی مسکین کو کوئی چیز دو اور وہ تمہیں برکت کی دُعا دے تو تم بھی اسے برکت کی دُعا دو تاکہ تمہارا صدقہ خالص ہو جائے۔

(ارشادِ حضرت سیّدُنا عون بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

(حلیۃ الاولیاء، 4/282، رقم:5584)

طالب علم کو کیسا ہونا چاہئے؟

طالب علم کے لئے وقار، دلی سکون، خوفِ خدا اور اپنے بزرگوں کی پیروی ضروری ہے۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ)

(حلیۃ الاولیاء، 6/354، رقم: 8901)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

عطّار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

کھانا کھلانے کی فضیلت

شِیرینی (مٹھائی) یا کھانا فُقراء (غریبوں) کو کھلائیں تو صَدَقہ ہے اور اَقارِب (رشتے داروں) کو (کھلائیں) تو صِلَۂ رِحْم (رشتے داروں کے ساتھ بھلائی) اور اَحباب (دوستوں کو (کھلائیں) تو ضِیافت (دعوت)، اور یہ تینوں باتیں مُوجِبِ نُزُولِ رَحمت و دَفْعِ بلا و مصیبت (یعنی رحمت نازل ہونے اور مصیبت و پریشانی کے دور ہونے کا سبب) ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، 24/185)

ماں باپ انسان کی جنّت اور دوزخ ہیں

آدمی ماں باپ کو راضی کرے تو وہ اِس کے جنّت ہیں اور ناراض کرے تو وہی اس کے دوزخ ہیں (یعنی والدین کو راضی کرنا جنّت جبکہ انہیں ناراض کرنا دوزخ میں جانے کا سبب بن سکتا ہے)۔

(فتاویٰ رضویہ، 24/384)

گناہ کرنے سے بڑا گناہ

مَعْصِیت کی اجازت معصیت سے بڑھ کر معصیت ہے (یعنی گناہ کرنے کی اجازت دینا گناہ کرنے سے بڑا گناہ ہے)۔

(فتاویٰ رضویہ، 24/174)

مصیبت پر صَبْر کی ایک صورت

مصیبت پر صَبْر کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی سے اس مصیبت کا بِلا مصلحت اظہار نہ کیا جائے۔

(مدنی مذاکرہ، 10 محرم الحرام 1436ھ)

دُرود شریف کی کثرت

جو دُرودِ پاک پڑھنے کی عادت بنالے تو اس کے لئے کثرت سے دُرود شریف پڑھنا آسان ہو جاتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 9 ربیع الاول 1436ھ)

درسِ فیضانِ سنت کے فوائد

جو فیضانِ سنّت سے دَرْس دینے کی صلاحیت (Ability) رکھتا ہے اسے چاہئے کہ ضَرور درس دے کیونکہ درس دینے سے معلومات میں اضافہ، نیکی کی دعوت دینے کا ثواب، اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کا سامان ہوتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الاول 1436ھ)

Rulings of Trade

احکامِ تجارت

تاجروں کے لئے

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

مویشیوں میں انویسٹمنٹ کا شرعی طریقہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم پچیس ہزار کا جانور خریدتے ہیں اور کسی کو پالنے کے لئے دے دیتے ہیں، جب وہ جانور بڑا ہو جاتا ہے تو اس کو بیچ کر آدھے پیسے پالنے والا لے لیتا ہے اور آدھے پیسے خرید کر دینے والا۔ کیا یہ اسلام میں جائز ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

یہ طریقہ کار جائز نہیں، کیونکہ یہاں جانور کو پالنے والا جو کام کر رہا ہے اس کی اجرت میں ابہام ہے۔ عام طور سے جانوروں میں دو افراد کے مشترکہ کام میں ایک کے جانور ہوتے ہیں اور دوسرا ان کو پال کر اپنی آمدنی کا ذریعہ پیدا کرتا ہے لیکن شرعی خرابی سے بچتے ہوئے درست طریقہ کار اپنا کر کام کریں تو شرعی طور پر ان کا معاہدہ اور آمدنی جائز ہو سکتی ہے۔

اس کا جائز طریقہ یہ ہے کہ جانور میں پالنے والے کو بھی مالک بنالیں یعنی جانور آدھا اسے کسی طویل المدت اُدھار میں بیچ دیں۔ اب چونکہ اس جانور کے دونوں مالک ہیں لہٰذا اس کے جو بھی منافع ہوں گے، یونہی اس کو فروخت کرنے پر جو رقم حاصل ہو گی وہ دونوں کے درمیان مشترک ہو گی۔ اس کو دوسرے الفاظ میں یوں سمجھئے کہ جانور خریدا گیا بیس ہزار کا، جس نے خریدا اس نے اس جانور کی ملکیت میں دس ہزار روپے سے دوسرے شخص کو یعنی جس نے جانور پالنا تھا اس کو شامل کر لیا، اگرچہ پالنے والے کے پاس فوری طور پر اس ادائیگی کے پیسے نہیں ہیں جو جانور کا مالک بننے پر اس کو کرنی ہے لیکن چونکہ یہ سودا اُدھار میں ہوا ہے لہٰذا یہ اس کی ادائیگی بعد میں کرے گا اور اُدھار کی مدت ایسی ہونی چاہیے کہ اندازاً جب جانور بیچنا ہو اس کے آس پاس کی ہو مثلاً معلوم ہے کہ دو سال بعد بیچیں گے تو دو سال کی مدت رکھ لیں۔ اب مثلاً دو سال بعد یہ جانور اَسّی ہزار کا فروخت ہوا، چالیس چالیس ہزار روپے دونوں میں تقسیم ہوئے اور پالنے والے نے دس ہزار روپے اپنے اُدھار کی مد میں ادا کر دیئے۔ یوں تیس ہزار روپے اس کو نفع ہو گیا۔ اس دوران اگر جانور کے بچے پیدا ہوتے ہیں تو ان کے مالک بھی دونوں افراد ہوں گے۔ اس مسئلے میں ایک بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ جانور پالنے والا اگر خرید کر چارہ کھلاتا ہے تو اس کا خرچہ صرف اُسی پر نہیں ڈالا جائے گا بلکہ دونوں افراد پر آئے گا۔

بہار شریعت میں ہے: "ایک شخص کی گائے ہے اس نے دوسرے کو دی کہ وہ اسے پالے چارہ کھلائے نگہداشت کرے اور جو بچہ پیدا ہو اس میں دونوں نصف نصف کے شریک ہوں گے تو یہ شرکت بھی فاسد ہے بچہ اس کا ہو گا جس کی گائے ہے اور دوسرے کو اسی کے مثل چارہ دلایا جائے گا، جو اسے کھلایا اور نگہداشت وغیرہ جو کام کیا اس کی اجرتِ مثل ملے گی..... اس کے جواز کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ گائے بکری مرغی وغیرہ میں آدھی دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالیں اب چونکہ ان جانوروں میں شرکت ہو گئی بچے بھی مشترک ہوں گے۔"

(بہار شریعت، 2/512)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر، باب المدینہ کراچی

اخراجات کا جعلی بل بنواکر کمپنی سے زائد رقم وصول کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں جس کمپنی میں نوکری کرتا ہوں وہاں کام کے سلسلے میں سفر زیادہ کرنا پڑتا ہے، دورانِ سفر اگر کسی ہوٹل میں رکنا پڑے تو کمپنی نے مجھے پابند کیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ پندرہ سو روپے سے دو ہزار روپے تک والے ہوٹل میں ٹھہرنا ہے، اگر میں کسی کم ریٹ والے ہوٹل میں ٹھہرتا ہوں مثلاً اس کا ریٹ پانچ سو سے سات سو روپے ہے اور میں پندرہ سو کا بل بنواتا ہوں تو کیا یہ جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر آپ کی کمپنی یہ رقم بطورِ الاؤنس آپ کو دیتی ہے کہ آپ کہیں بھی رہیں چاہے فٹ پاتھ پر سوئیں یا ہوٹل میں ٹھہریں یا کسی اور جگہ رہیں آپ کو ہر صورت میں پندرہ سو روپے ملیں گے تب تو یہ الاؤنس لینا جائز ہوگا اور اس کے لئے آپ کو بل بنوانے کی بھی ضرورت نہیں۔

لیکن آپ کا بل بنوانا اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی کمپنی میں یہ اصول نہیں ہے بلکہ کمپنی نے دو ہزار روپے تک کی حد رکھی ہے کہ اس میں جتنا خرچہ ہوگا کمپنی آپ کو دے گی، اگر ہزار ہوا تو ہزار دے گی، پندرہ سو ہوا تو پندرہ سو دے گی، ایسی صورتحال میں آپ کا جتنا خرچہ ہوا اس سے زائد کا بل بنواکر کمپنی سے زیادہ رقم وصول کرنا جائز نہیں بلکہ آپ خیانت کرنے والے کہلائیں گے اور جو زائد رقم وصول کریں گے وہ مالِ حرام ہوگی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پرچیزر (Purchaser) کو رشوت دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی دکان کا ملازم ہمارے پاس کوئی چیز خریدنے آئے اور ہم ہر مرتبہ اسے بیس تیس روپے خرچے کے طور پر دے دیں تاکہ وہ آئندہ ہم سے ہی خریدے تو ایسا کرنا کیسا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

یہ رشوت ہے کیونکہ آپ اس کو پیسے اسی لئے دے رہے ہیں تاکہ وہ آپ ہی سے چیز خریدے کسی اور سے نہ خریدے، یہ پیسے دینا جائز نہیں۔

پوچھے گئے سوال سے ملتی جلتی ایک صورت کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن لکھتے ہیں: "بیع تو اس میں (اسٹیشن پر سودا بیچنے والے) اور خریداروں میں ہوگی، یہ (اسٹیشن پر سودا بیچنے کا ٹھیکہ لینے والا) ریل والوں کو روپیہ صرف اس بات کا دیتا ہے کہ میں ہی بیچوں، دوسرا نہ بیچنے پائے، یہ شرعاً خالص رشوت ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، 19/558)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پروموشن پر ٹریٹ دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ آفس میں پروموشن (Promotion) پر ٹریٹ (Treat) دینی پڑتی ہے، کیا یہ جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پروموشن وغیرہ پر یا ویسے ہی اگر دوست آپس میں مل کر رضامندی کے ساتھ ایک دوسرے کو کھانا کھلاتے ہوں تو جائز ہے، کبھی کسی نے کھانا کھلا دیا کبھی کسی نے کھلا دیا آپس میں انڈر اسٹینڈنگ (Understanding) سے یہ معاملہ ہوتا ہے تو کوئی حرج نہیں جبکہ ایک دوسرے کو عار نہ دلائی جائے ایک دوسرے کو شرمندہ نہ کیا جائے۔

ہاں اگر ایسی صورت ہو کہ نہ کھلانے پر دیگر کی طرف سے عار دلائی جائے گی شرمندہ کیا جائے گا اور کھلانے والا شرمندگی سے بچنے کے لئے مجبوراً کھلاتا ہے تو یہ کھانا رشوت کے حکم میں ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ریٹ کم کروانا

عبد الرحمٰن عطاری مَدَنی*

خریداری کرتے وقت جھوٹ وغیرہ سے بچ کر تکرار و اِصرار کرکے سستا خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔ تاجر اپنی چیز کا ریٹ زیادہ بتائے، یہ جائز ہے مگر جھوٹ نہ بولے کہ "مجھے اتنے کا پڑتا ہے یا اتنے کی خرید ہے" اور زیادہ دام بتاکر کمی کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، چنانچہ امام ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے سامان پر جتنی چاہے قیمت لکھ کر لگا دے، اور اپنے متعلق فرماتے ہیں: میں اپنے سامان پر (زیادہ) رقم لکھ کر اس لئے لگاتا ہوں تاکہ میں بھاؤ تاؤ کروں پھر آپ لکھی ہوئی رقم سے کم قیمت میں سامان بیچ دیا کرتے تھے مثلاً رقم 10 لکھی ہے تو 9 میں بیچ دیتے تھے۔(مصنف ابن ابی شیبہ، 5/134، حدیث:3) اسی طرح گاہک کو بھی چاہئے کہ سامان کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرے، دام کم کرائے اور یہ کمی کرانا ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت بھی ہے۔

بھاؤ میں کمی کرانا سنّت ہے حضرت سیِّدُنا سُوَید بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا مَخْرَفَہ عَبْدِی رضی اللہ عنہ کے ساتھ (تجارت کی غرض سے شراکت کے طور پر) مقامِ ہَجَر سے کپڑا لے کر مکّۂ معظمہ آیا، ہمارے پاس رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے، آپ نے ہم سے پاجامہ خریدنے کیلئے بھاؤ تاؤ کرکے اس کی قیمت طے کی، ہم نے اسے آپ کو بیچ دیا۔ وہاں اُجرت پر (درہموں کو) تولنے والا ایک شخص موجود تھا، اس سے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: (ان درہموں کو) تول دو اور کچھ زیادہ تولنا۔

(ابوداؤد، 3/ 332، حدیث: 3336)

نقصان بُرا اور احسان اچھا ہے اُس دور میں چونکہ آج کی طرح نوٹ نہیں ہوتے تھے بلکہ درہم کا عام رواج تھا جن کے گننے میں بہت وقت لگتا تھا اس لئے تول کر دیئے جاتے تھے۔ اس حدیث سے ہم غریبوں کے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضل و کرم کا پتا چلتا ہے کہ طے شدہ سے زیادہ قیمت عطا کی، مہنگی خریدنے میں نقصان ہے اور طے شدہ سے زیادہ دینے میں احسان۔ نقصان بُرا اور احسان اچھا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ خود دکان پر جانا اور تاجر کی منہ مانگی قیمت نہ دینا بلکہ اس سے طے کرنا کچھ کم کرانا سنّت ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 4/304 ملخصاً) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بھاؤ (میں کمی) کے لئے حجّت (یعنی بحث و تکرار) کرنا بہتر ہے بلکہ سنّت، سوا اس چیز کے جو سفرِ حج کے لئے خریدی جائے اس (سفرِ حج کی خریداریوں) میں بہتر یہ ہے کہ جو مانگے دے دے۔(فتاویٰ رضویہ، 17/ 128)

عقل کا نقصان ایک تاجر حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس سے بھاؤ تاؤ کرنے لگے تو تاجر نے کہا: مجھے تو آپ کے بارے میں کچھ اور ہی معلوم ہوا ہے! آپ نے پوچھا: تمہیں کیا پتا چلا ہے؟ اس نے کہا: مجھے تو آپ کے فضل و کرم کے بارے میں معلوم ہوا ہے، آپ نے فرمایا: چھوڑو! فضل و کرم تو بغیر کسی عوض (یعنی بدلے) کے خود سے ہی ہوتا ہے اور جس عمل سے عقل کا نقصان لازم آئے تو وہ میں نہیں کروں گا۔(موسوعہ ابن ابی الدنیا، 7/ 465، رقم: 284)

اسی طرح ایک بار حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ پاک تشریف لائے تو ایک یہودی سے اس کا سامان خریدنے کے لئے بھاؤ تاؤ کرنے لگے اور پانچ لاکھ درہم پر آکر رک گئے لیکن وہ چھ لاکھ پر اِصرار کرنے لگا، آپ نے 50 ہزار

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

کا اور اضافہ کر دیا، اس نے کہا: اے امیرُ المؤمنین! مجھے تو یہ پتا چلا ہے کہ آپ ایک مجلس میں کسی کو 10 لاکھ تک دے دیا کرتے ہیں جبکہ مجھ سے خریدنے میں بحث و تکرار کر رہے ہیں! آپ نے فرمایا: اِس میں میری عقل (کے نقصان) کا معاملہ ہے، تم مجھے دھوکا دینا چاہتے ہو! رہا ایک مجلس میں کسی کو زیادہ پیسے دینا تو وہ بھلائی کا کام ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا،7/466، رقم:289)

دھوکا کھانے والا قابلِ مذمت امام ابنِ ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ ایک قول نقل فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اس بات پر غصہ میں نہ آئے کہ اس سے کہا جائے: فلاں تجھ سے زیادہ عقل مند ہے جب وہ فلاں شخص خرید و فروخت میں اسے دھوکا دے کیونکہ خرید و فروخت ایک الگ چیز ہے اور کسی کے ساتھ بھلائی دوسری چیز ہے۔ (یعنی آدمی مہنگی چیز خرید کر یہ نہ سمجھے کہ میں نے بیچنے والے کے ساتھ بھلائی کی ہے بلکہ یہ تو بے وقوفی ہے، کسی چیز کے خریدنے میں ممکنہ حد تک کمی کرانی چاہئے)

(موسوعہ ابن ابی الدنیا،7/465، رقم:285)

حضرت سیّدُنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (مہنگی چیز خرید کر) دھوکا کھانے والا شخص نہ تو قابلِ تعریف ہے اور نہ ہی اس پر اسے کوئی اجر و ثواب ملے گا۔

(موسوعہ ابن ابی الدنیا،7/465، رقم:283)

غریبوں اور کمزوروں سے مہنگا خریدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کمزور (مثلاً عورت یا بوڑھے وغیرہ) یا فقیر (یعنی غریب و محتاج) سے کوئی چیز خریدے تو اس پر آسانی کرتے ہوئے اس سے مہنگی چیز خریدے، یہ نیکی کا کام ہے اور ایسا شخص اس فرمانِ مصطفےٰ کا مصداق ٹھہرے گا کہ "اللہ پاک اس شخص پر رحم کرے جو بیچنے اور خریدنے میں آسانی کرے۔" (مسند ابی یعلیٰ،6/50، حدیث:6795 ملتقطاً) اور اگر کسی مالدار تاجر سے خریداری کرے اور وہ ضَرورت سے زیادہ نفع لے تو اس سے زیادہ قیمت میں لینا کوئی قابلِ تعریف بات نہیں بلکہ یہ تو بغیر کسی تعریف اور اجر و ثواب کے اپنا مال ضائع کرنا ہے۔ (مزید فرماتے ہیں) کمال یہ ہے کہ بندہ نہ تو کسی کو دھوکا دے اور نہ ہی خود دھوکا کھائے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ایک خوبی یہ بیان کی جاتی ہے کہ آپ خود بھی کسی کو دھوکا نہیں دیتے تھے اور اتنے سمجھدار تھے کہ کوئی آپ کو دھوکا نہیں دے سکتا تھا۔

(احیاء العلوم،2/103، 102 ملخصاً)

اللہ کریم سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں خریدتے وقت سنّت کی نیّت سے بھاؤ میں کمی کرانے کی توفیق عطا فرمائے اور غریبوں اور کمزوروں پر احسان کرتے ہوئے ان سے مہنگا خریدنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تکبیرِ تشریق

نویں (9) ذُوالحجۃ الحرام کی فجر سے تیرھویں (13) کی عصر تک پانچوں وقت کی فرض نمازیں جو مسجد کی جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کی گئیں ان میں ایک بار بُلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار افضل۔ (تبیین الحقائق،1/227) اسے **تکبیرِ تشریق** کہتے ہیں اور وہ یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ (تنویر الابصار مع ردالمحتار،3/71)

تکبیرِ تشریق کا پس منظر مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: تکبیرِ تشریق حضرت جبریل، حضرت خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السّلام)، حضرت اسماعیل (علیہ السّلام) کے کلاموں کا مجموعہ ہے کہ جب حضرت جبریل جنّت سے دُنبہ لے کر حاضر ہوئے، اُدھر خلیل اپنے لختِ جگر کو ذبح کرنے لگے تو (حضرت جبریل نے) اوپر سے پکارا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ حضرت خلیل نے اوپر دیکھا تو جبریل کو آتے دیکھ کر فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، پھر بحکمِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ حضرت اسماعیل کے ہاتھ پاؤں کھولے اور قبولیّتِ قربانی کی بشارت دی تو آپ (یعنی حضرت اسماعیل علیہ السّلام) نے فرمایا: وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ (مراٰۃ المناجیح،2/88)

تکبیرِ تشریق کے متعلق مزید احکام جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "نماز کے احکام" صفحہ 447 پڑھئے۔

حضرت سیّدَتُنا اُمِّ رُومان رضی اللہ عنہا

آصف جہانزیب عطاری مدنی*

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضرت سیّدَتُنا خولہ بنتِ حکیم رضی اللہ عنہا مکّۂ مکرّمہ کے ایک معزز گھرانے کی صاحبزادی کے لئے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پیغامِ نکاح لے کر گئیں، انہوں نے صاحبزادی کی والدہ سے کہا: اللہ کریم نے آپ پر برکت نازل فرمائی ہے۔ انہوں نے پوچھا: کیسی برکت؟ حضرت سیّدَتُنا خولہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے سرکارِ مدینہ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے آپ کی صاحبزادی کا رشتہ مانگنے کے لئے بھیجا ہے۔ تو وہ خوش بخت خاتون اپنے شوہر سے مشورہ کرکے اس رشتے پر بخوشی راضی ہوگئیں، پھر نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس خوش بخت خاتون کی بیٹی سے نِکاح فرمایا۔ (تاریخ طبری، 3/162 ملخصاً) رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پیغامِ نکاح اپنی صاحبزادی کے لئے قبول کرنے والی یہ خوش نصیب خاتون خلیفۂ اوّل حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت سیّدَتُنا اُمِّ رُومان رضی اللہ عنہا ہیں، یوں آپ رضی اللہ عنہا کو نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوش دامن (یعنی ساس) ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ **تعارف:** آپ رضی اللہ عنہا کا اصل نام زینب بنتِ عامر یا زینب بنتِ عبد ہے۔ پہلے آپ حارث بن سَخْبَرہ کے عقد میں تھیں، ان سے آپ کے ایک بیٹے تھے جن کا نام حضرت سیّدنا طفیل رضی اللہ عنہ ہے اور یہ حضرت سیّدَتُنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے اَخْیافی (یعنی ماں شریک) بھائی اور صحابیِ رسول ہیں۔ یہ لوگ (بعض وجوہات کی بنا پر) اپنے علاقے سَرَاۃ سے ہجرت کرکے مکّۂ مکرّمہ آگئے۔ (الاصابۃ، 8/391 ماخوذاً، تہذیب الکمال، 5/60) زمانۂ جاہلیت میں حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ان کے حلیف[1] بنے، حارث بن سَخْبَرہ کے انتقال کے بعد حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدَتُنا اُمِّ رُومان رضی اللہ عنہا سے نِکاح فرمایا اور ان سے حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن اور حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی۔ (طبقات ابن سعد، 8/216 ملخصاً) **سیرتِ اُمِّ رُومان کی چند جھلکیاں:** آپ رضی اللہ عنہا کا شمار قدیمُ الاسلام صحابیات میں ہوتا ہے۔ آپ نیک اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ اسلام کی خاطر آپ نے بھی بہت قربانیاں دیں، آپ نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اہل و عیال کے ساتھ ہجرت کی سعادت حاصل کی نیز جن خواتین نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بیعت کا شرف پایا ان میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔ (طبقات ابن سعد، 8/216 ملخصاً) شکل و صورت اور بہترین عادتوں اور خصلتوں کی بنا پر حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمایا کرتے تھے کہ اُمِّ رُومان (جمالِ صورت اور حسنِ سیرت میں) جنّت کی حُور جیسی ہیں۔ (جنتی زیور، ص524 ملخصاً) **وِصالِ مبارک:** ذوالحجۃ الحرام 6 ہجری کو مدینۂ منورہ زادھا اللہ شرفاً وّتعظیماً میں آپ کا وِصال ہوا۔ ایک روایت کے مطابق رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خود ان کی قبرِ مبارک میں اُترے (طبقات ابن سعد، 8/216) اور ان کے لئے دُعائے مغفرت فرمائی اور ان کی قربانیوں کو سراہتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اُمِّ رُومان نے تیری اور تیرے رسول کی راہ میں کیا کیا مصیبتیں جھیلیں۔ (الاصابۃ، 8/392)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) حلیف سے مراد مولیٰ موالات ہے جس سے میت نے زندگی میں معاہدہ کیا ہو کہ تو میرا وارث اور میں تیرا وارث جو پہلے مرے اس کا مال دوسرا لے، اسے بھی بعض صورتوں میں میراث مل جاتی ہے جب کہ اس کے اوپر وارثین موجود نہ ہوں۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/370)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری*

تقصیر میں تاخیر کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت نے عمرہ ادا کیا، صرف تقصیر کرنا باقی تھی کہ وہ ہوٹل میں آگئی اور پورا دن گزر گیا اور اگلے دن شام کو تقصیر کی اس دوران اس عورت نے کوئی محظورِ احرام کام نہیں کیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ تقصیر میں تقریباً دو دن کی تاخیر کرنے سے کوئی دَم وغیرہ تو لازم نہیں ہوا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں صرف اس وجہ سے کوئی چیز لازم نہیں ہوگی کہ اس نے تقصیر میں دو دن کی تاخیر کی ہے کیونکہ عمرے میں سعی کرلینے کے بعد تقصیر کا کوئی خاص وقت متعین نہیں ہے بلکہ معتمر جب بھی تقصیر کرے گا اسی وقت احرام سے نکلے گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر جاسکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت پر حج فرض ہے اور اس کے ساتھ حج پر جانے کے لیے اس کے محارم میں سے اس کے والد اور بھائی بھی موجود ہیں لیکن اس کا شوہر اس کو حج پر جانے کی اجازت نہیں دیتا، تو کیا یہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے والد اور بھائی کے ساتھ حج پر جاسکتی ہے؟ اگر جائے تو کیا اس معاملے میں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے گنہگار بھی ہوگی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کی گئی صورت میں جبکہ عورت پر حج فرض ہے اور ساتھ جانے کے لیے محرم یعنی اس کے والد اور بھائی بھی موجود ہیں تو اس پر لازم ہے کہ محرم کے ساتھ حج پر جائے اگرچہ شوہر منع کرے اور اس کی اجازت نہ دے، کیونکہ حج فرض ہو جانے کے بعد فوری طور پر اس کی ادائیگی لازم و ضروری ہے اور اس صورت میں تاخیر کرنا ناجائز و گناہ ہے اور اس صورت میں شوہر کی اجازت کے بغیر جانے کی صورت میں گنہگار بھی نہ ہوگی کیونکہ شوہر کی اطاعت جائز کاموں میں ہے اور اگر وہ کسی ناجائز بات کا حکم کرے تو اس میں شوہر کی اطاعت جائز نہیں۔

لہٰذا حج فرض ہو اور ساتھ جانے کیلئے محرم بھی تیار ہو لیکن شوہر اجازت نہ دے تو بیوی بغیر اس کی اجازت کے بھی جاسکتی ہے لیکن چاہیے یہ کہ شوہر اللہ تعالیٰ کے اس فرض کی ادائیگی میں حائل نہ ہو بلکہ رضائے الٰہی کیلئے خود برضا و رغبت اسے سفرِ حج پر جانے کی اجازت دے کر خود بھی گناہ سے بچے اور اپنی بیوی کو بھی بچائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا خواتین اذان سے پہلے نماز ادا کرسکتی ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز کا وقت شروع ہوچکا ہے لیکن ابھی اذان نہیں ہوئی تو کیا عورتیں اذان سے پہلے نماز ادا کرسکتی ہیں؟ یعنی ہم مدرسہ میں ہوں اور ظہر کی ابھی اذان نہیں ہوئی تو اسلامی بہنیں یا مدنی منّیاں نماز ادا کرسکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد عورتوں کا اذان سے پہلے نماز ادا کرنا خلافِ اَولیٰ ہے کیونکہ اَولیٰ و افضل یہ ہے کہ کوئی عذر نہ ہو تو فجر کے علاوہ نمازوں میں مَردوں کی جماعت کا انتظار کریں اور جب مَردوں کی جماعت ہو جائے تو اس کے بعد عورتیں نماز پڑھیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

کھانے میں نمک زیادہ ہوجائے تو؟

بنتِ اصغر عطّاریہ

اللہ پاک نے اپنے بندوں کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا ہے جن میں سے ایک نمک بھی ہے۔ ہماری روز مرّہ کی غذا کا لازمی حصّہ ہے اور اس کے بغیر کھانا بے ذائقہ ہو جاتا ہے۔ مناسب مقدار میں نمک کا استعمال انسانی صحت کے لئے ضَروری ہے جبکہ نمک کی کمی یا زیادتی مختلف طِبّی مسائل کا سبب بن سکتی ہے۔

بسا اوقات کھانا پکانے والی کی بے احتیاطی یا غلطی کے باعث کھانے میں نمک زیادہ ہو جاتا ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لئے 5 تجاویز ملاحظہ فرمایئے:

کھانے میں نمک کی زیادتی کے 5 حل

1 اگر شوربے والا سالن ہے تو ایک آلو (Potato) لیں، اس کے درمیانے سائز کے ٹکڑے کاٹ کر سالن میں ڈال کر 5 سے 7 منٹ پکالیں، پھر دَم پر رکھ دیں، سالن کا زائد نمک یہ ٹکڑے جذب کرلیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

2 ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ تھوڑا سا گُندھا ہوا آٹا گھی میں اچھی طرح گوندھ کر گولی سی بنالیں، اسے سالن میں ڈال کر 5 منٹ دَم پر رکھ دیں۔ کچھ دیر میں وہ پتھر کی طرح سخت ہو جائے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ زائد نمک جذب کرلے گا۔

3 اگر چاولوں میں نمک زیادہ ہو جائے تو گُندھا ہوا آٹا روٹی کی طرح بیل لیں۔ جب چاولوں کو دَم پر لگائیں تو ان پر یہ روٹی ڈال کر اس کے اوپر تھوڑے چاول ڈال کر دم لگادیں، دم سے ہٹائیں گے تو روٹی سخت ہو جائے گی اور نمک جذب کرلے گی، اِنْ شَآءَ اللہ۔

4 اگر خُشک (بُھنے ہوئے) سالن میں نمک زیادہ ہوجائے تو مزید سبزی کاٹ کر اور اُبال کے اس میں شامل کر دیں، نمک کم ہو جائے گا۔ اگر آپ اس میں شوربہ (curry) پسند کرتے ہیں تو تھوڑا سا پانی شامل کر کے پکالیں، نمک کم ہو جائے گا، اِنْ شَآءَ اللہ۔

5 اگر سُوپ میں نمک زیادہ ہو جائے تو مزید پانی شامل کر دیں، یا پھر آلو کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر ڈال دیں اور پکالیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ نمک کم ہو جائے گا۔

اللہ کریم ہمیں اپنی نعمتوں کا شُکر کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

محفلِ مدینہ

7 جولائی 2019ء بروز اتوار عالَمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں "محفلِ مدینہ" کا انعقاد کیا گیا جس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، نگرانِ شوریٰ و اراکینِ شوریٰ سمیت پانچ ہزار سے زائد عاشقانِ رسول نے شرکت کی، دورانِ محفل نعت خوان اسلامی بھائیوں نے یادِ مدینہ سے معمور کلام پیش کئے۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے شرکا کو تصورِ مدینہ کروایا، شرکائے محفل کو مدنی پھول عطا فرمائے، محفل کے اختتام پر تقریباً 957 عازمینِ حج سے ملاقات فرمائی اور انہیں پھولوں کے ہار بھی پہنائے۔

فرامینِ عثمانی

مزارِ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

ابو عبید عطّاری مدنی*

شرم و حیا، سادگی اور عاجزی جیسی بہترین خوبیوں والے، اتباعِ سنّت کے جذبے اور خوفِ خدا سے لبریز دل پانے والے تیسرے خلیفہ امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا ذو النّورین عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے سن 35 ہجری 18 ذوالحجۃ الحرام جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد جامِ شہادت نوش کیا۔(معرفۃ الصحابہ،1/85، معجم کبیر،1/77) آپ رضی اللہ عنہ نے خلافت کا منصب سنبھالنے کے بعد جہاں اُمّتِ مُسلمہ کی دنیا و آخرت اور عوامُ النّاس کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے کارنامے سرانجام دیئے وہیں رُشد و ہدایت کے دریا بھی بہائے، جن میں سے چند نکات یہ ہیں:

❁ لوگو! تم ایک ختم ہوجانے والے گھر میں رہتے ہو اور زندگی کا باقی حصّہ گزار رہے ہو لہٰذا موت آنے تک جس قدر نیکیاں کرسکتے ہو جلدی کرلو، تم صبح کرو یا شام یاد رکھو! دنیا دھوکے میں لپٹی ہوئی ہے لہٰذا دنیا کی زندگی ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے اور بڑا فریبی شیطان ہرگز تمہیں اللہ کے حِلْم کی (صفت کی) وجہ سے فریب میں نہ ڈالے۔

❁ مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور باقی رہنے والی اچھی باتیں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے زیادہ بہتر اور امّید کے اعتبار سے زیادہ اچھی ہیں۔

(پ15، الکھف: 45، 46، تاریخ طبری،2/589)

❁ (نگرانوں کو ہدایات جاری کرتے ہوئے فرمایا:) مجھے خطرہ ہے کہ تم لوگ خزانہ بھرنے میں مصروف ہوجاؤ گے اور امت کی نگہبانی کا فریضہ ادا نہ کرو گے، اگر ایسا کرو گے تو یاد رکھو کہ حیا، امانت اور وفا (معاشرے سے) ختم ہوجائے گی، سُن لو! بہترین انصاف یہ ہے کہ مسلمانوں کے فلاح و بہبود کے معاملات میں غور و فکر کرو، جو ان کا حق ہے انہیں ضَرور دو اور جو ان پر حق نکلتا ہے اسے ضَرور لو۔

(تاریخ طبری،2/590)

❁ امانت دیانت داری (کا نام) ہے اس پر قائم رہنا اور خیانت کرنے والوں میں سب سے پہلے نہ بن جانا ورنہ بعد میں آنے والوں میں جو بھی خیانت کا مرتکب ٹھہرے گا تم اس کے ساتھ (گناہ میں) شریک ہوجاؤ گے پورے حق کی ادائیگی کرنا خیر خواہی ہے، معاہدہ کرنے والوں اور یتیموں پر ظلم مت کرنا کہ جس نے ان پر ظلم کیا اسے بروزِ قیامت اللہ پاک کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔(تاریخ طبری،2/591)

❁ (عوام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:) تمہیں اطاعت اور پیروی کرنے کا حکم ہے لہٰذا اپنے معاملات میں دنیا کی طرف ہرگز مائل نہ ہوجانا۔(تاریخ طبری،2/591)

❁ اے لوگو! یقیناً اللہ پاک نے تمہیں دنیا اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذریعے آخرت کی تیاری کرو، اس لئے عطا نہیں کی کہ تم اس کی طرف جھک جاؤ مزید فرمایا: اللہ پاک سے ڈرتے رہو کیونکہ خوفِ خدا عذاب کے آگے ڈھال اور اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ ہے۔ حقوقُ العباد کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، ایک گروہ بَن کر رہو، ٹکڑوں میں نہ بٹ جاؤ، اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ پیدا کردیا پس اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔(شعب الایمان،7/369)

اللہ کریم ہمیں امیرُ المؤمنین رضی اللہ عنہ کے ان فرامین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ، کراچی

روشن ستارے

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اَشْعَری رضی اللہ عنہ

عدنان احمد عطاری مَدَنی*

ایک مرتبہ سرکارِ نامدار، شہنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک گھر کے پاس سے گزرے تو کوئی شخص بڑی خوش اِلحانی اور دل سوزی کے ساتھ قراٰنِ مجید کی تلاوت کررہا تھا۔ دونوں مقدس ہستیوں نے کچھ دیر ٹھہر کر تلاوتِ قراٰن کو سنا پھر اپنے قدم آگے بڑھا دیئے۔ اگلے دن جب وہی صحابی رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات میں تمہارے گھر کے پاس سے گزرا، میرے ساتھ عائشہ بھی تھیں، اس وقت تم اپنے گھر میں قراٰنِ مجید کی تلاوت کررہے تھے ہم دونوں تمہاری قراءت سننے کے لئے ٹھہر گئے، صحابیِ رسول عرض گزار ہوئے: یَارسولَ اللہ! اگر مجھے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی موجودگی کا علم ہوتا تو میں اور بھی زیادہ اچھی آواز سے تلاوت کرتا۔ (مستدرک، 4/586، حدیث:6020)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ جو اپنی خوبصورت، دلکش اور دل نشین آواز کی بدولت اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی توجہ پانے میں کامیاب ہوئے اور حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن قیس ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ جن کے متعلق خود حضور رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ابو موسیٰ کو آلِ داؤد کی خوش آوازی میں سے حصہ دیا گیا ہے۔ (مسلم، ص310، حدیث: 1852) حضرتِ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ سے فرمائش کیا کرتے کہ ہمیں ہمارے رب کا پاک کلام سناؤ تو آپ رضی اللہ عنہ اپنی مسحور کن آواز میں قراٰنِ مجید کی تلاوت شروع کردیتے۔ (مصنف عبد الرزاق، 2/321، حدیث: 4190)

جن دنوں آپ رضی اللہ عنہ نے شام میں رہائش اختیار فرمائی تو حضرتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امورِ سلطنت سے فارغ ہوکر گھر سے نکلتے اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ کر تلاوتِ قراٰن سنا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/45)

فرمانِ مصطفےٰ پر عمل کا جذبہ: ایک روز آپ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور دروازہ کھٹکھٹایا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی کام میں مشغول تھے، آپ نے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت طلب کی لیکن کوئی جواب نہ آیا تو ملے بغیر چلے گئے۔ بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا تو عرض گزار ہوئے کہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے یہ فرمان سنا ہے کہ تین مرتبہ اجازت طلب کرو اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک، ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ (مسلم، ص915، حدیث: 5631)

سخت گرمی میں روزے: ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ سمندری سفر پر تھے، ہوا بہت خوشگوار تھی لہٰذا بادبان اٹھادیئے گئے سفینہ بڑی تیزی سے اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھا کہ اچانک ایک آواز آئی: اے سفینہ والو! رکو! میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا یہاں تک کہ وہ آواز مسلسل سات مرتبہ سنائی دی، بالآخر میں نے کہا: تم کون ہو اور کہاں ہو؟ کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس حالت میں ہیں اور رُک نہیں سکتے، جواباً آواز آئی: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو اللہ نے اپنے ذمۂ کرم پر لے رکھی ہے،

*مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

میں نے کہا: کیوں نہیں! ضرور بتاؤ، اس نے کہا: اللہ نے اپنے ذمہ ٹھہرالیا ہے کہ جو اس کی رضا کی خاطر گرمی کے دن اپنے آپ کو پیاسا رکھے گا تو وہ اسے قیامت کے دن سیراب کرے گا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ شدید گرمی کے دن کی تلاش میں رہا کرتے تھے اور جب اسے پالیتے تو روزہ ضرور رکھا کرتے تھے۔

(تاریخ ابن عساکر، 32/87)

علمی مقام: آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ان خوش نصیب صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان میں ہوتا ہے جو زمانۂ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ہی لوگوں کو دینی مسائل بتایا کرتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کی بُردباری اور علمی پختگی کو دیکھتے ہوئے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یمن کے ایک حصہ پر حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور دوسرے حصے پر آپ رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر کیا۔

(بخاری، 3/120، حدیث: 4341، مختصر تاریخ دمشق، 13/233)

قراٰن پڑھانے کا انداز: آپ رضی اللہ عنہ بصرہ میں روزانہ علمی و نورانی محفل سجایا کرتے تھے چنانچہ صبح کی نماز سے فارغ ہوکر لوگوں کو اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم فرماتے پھر صفوں کو نئے سرے سے ترتیب دے کر ایک ایک شخص کو قراٰن پڑھاتے اور آگے بڑھ جاتے۔ (مختصر تاریخ دمشق، 13/243)

حفاظ کے اجتماع سے بیان: ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے کم وبیش 300 حفاظِ کرام کو جمع کیا اور قراٰنِ مجید کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: بے شک! یہ قراٰنِ مجید تمہارے لئے اجر وثواب کا ذریعہ ہے لیکن یہ تم پر بوجھ بھی بن سکتا ہے، اس لئے تم قراٰنِ مجید کی اِتّباع کرو، اسے اپنا تابع نہ بناؤ کیونکہ جو قراٰنِ مجید کی اتباع کرتا ہے قراٰنِ پاک اسے جنت کے باغات میں پہنچا دیتا ہے اور جو قراٰنِ مجید کو اپنا تابع بناتا ہے قراٰن پاک اسے گُدی کے بل جہنم میں دھکیل دیتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/323 بتغیر)

تاریک جگہ غسل: آپ رضی اللہ عنہ کی ذات جہاں خوفِ خدا سے لرزاں و ترساں رہتی تھی وہیں شرم و حیا کا پیکر بھی تھی، چنانچہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اللہ سے حیا کی وجہ سے بہت تاریک جگہ میں غسل کرتا ہوں اور سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے کپڑے پہن لیتا ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/327)

پردے کا اہتمام: آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چھوٹی چادر ہوا کرتی تھی جسے آپ سونے سے قبل اپنے جسم کے نچلے حصے پر باندھ لیا کرتے تھے تاکہ دورانِ نیند ستر ظاہر نہ ہوجائے۔

(تاریخ ابن عساکر، 32/91)

ملکی خدمات: حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو بصرہ کی گورنری عطا فرمائی جسے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں کچھ عرصہ برقرار رکھا پھر سرزمینِ کوفہ کی گورنری کا پروانہ جاری فرمادیا۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد انتظامی معاملات سے الگ ہوگئے اور ملکِ شام تشریف لے گئے۔

مال جمع نہ کیا: حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنی 63 سالہ زندگی میں کئی جگہ گورنری اور دیگر عہدوں پر فائز رہے لیکن اپنے لئے نہ تو کوئی جائیداد بنائی اور نہ ہی مال جمع کیا بلکہ بڑی سادگی کے ساتھ پوری زندگی گزار دی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے جب آپ کو بصرہ کی گورنری کا پروانہ ملا تو داخل ہوتے وقت سیاہی مائل سفید اونٹ پر سوار تھے، اور 10 سال سے زیادہ عرصہ گورنری کے عہدے پر فائز رہنے کے بعد 29 ہجری میں بصرہ سے روانہ ہوئے تو اِسی اونٹ پر سوار تھے۔

(سیر اعلام النبلاء، 4/50، البدایۃ والنہایۃ، 5/236)

وِصالِ باکمال: بالآخر ایک قول کے مطابق سن 44 ہجری ماہ ذی الحجۃ الحرام میں علم و عمل اور تقویٰ و پرہیز گاری کا یہ آفتاب اپنی زندگی کی کرنوں کو سمیٹتے ہوئے دنیاوالوں کی نظروں سے اوجھل ہوگیا (یعنی آپ کا انتقال ہوگیا)۔ (تاریخ ابن عساکر، 32/100)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عُرس ذوالحجۃ الحرام میں ہے۔

مزارشریف سید صادق شاہ

مزارشریف غلام محی الدین احمد کھنڈی

مزارشریف خواجہ امیر احمد بسالوی

ذوالحجّۃ الحرام اسلامی سال کا بارھواں (12) مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 32 کا مختصر ذِکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ذوالحجۃ الحرام 1438ھ اور 1439ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان (1) اِبْنُ غَسِیْلِ الْمَلَائِکَۃ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن حَنْظَلہ اَوْسی انصاری رضی اللہ عنہما کی پیدائش 3ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی اور یہیں ذوالحجّۃ الحرام 63ھ کو شہید کئے گئے۔ آپ صحابیِ رسول، عالی خاندان کے شریفُ النسب فرد، عالم و فاضل، خوفِ خدا و عشقِ رسول سے معمور، دلیر و نڈر مجاہد اور واقعۂ حرّہ میں اہلِ مدینہ کے سردار تھے۔ شہادت کے بعد حضرت عبدُ اللہ بن ابی سفیان نے آپ کو خواب میں جنّت میں دیکھا۔ (اسد الغابہ، 3/220) (2) حضرت سیِّدُنا ضحاک بن قیس قرشی فِہری رضی اللہ عنہ مدینۂ منوّرہ میں 3ھ کو پیدا ہوئے، ذوالحجۃ الحرام 64ھ کو مَرْجِ راہِط (نزد دمشق) شام میں شہید ہوئے۔ آپ شجاعت کے پیکر، جذبۂ جہاد سے سرشار اور کئی جنگوں میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے والے تھے، آپ کو سیاسی اور انتظامی اُمور میں بھی مہارت تھی۔ کوفہ کے گورنر رہے، حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ آپ نے ہی پڑھائی، آپ سے حدیثِ پاک بھی مروی ہے۔ آپ کی بڑی ہمشیرہ حضرت فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا جلیلُ القدر صحابیہ، عالمہ و محدّثہ، نہایت زیرک، مُعاملہ فہم، جمال و کمال سے مالامال، صاحبُ الرائے، زوجۂ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور ہجرت کی سعادت پانے والی تھیں۔ (اسد الغابہ، 3/49، الاستیعاب، 4/454)

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام (3) شَیْخُ الطّالبین ثانی، حضرت سیِّدُنا امام عبدُ اللہ محض کامل رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 70ھ مدینۂ منوّرہ میں ہوئی اور وصال 10 ذوالحجۃ الحرام 145ھ کو ہوا، مزارِ مبارک شافیہ (صوبہ دیوانیہ) عراق میں ہے۔ آپ امام حسن کے پوتے اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے نواسے تھے یوں آپ حَسَنی حُسَینی سیّدوں کے جدِّ امجد ہیں۔ آپ تابعی، عالِم باعمل اور حدیث کے ثقہ راوی ہیں۔ (اعلام للزرکلی، 4/78، تاریخ ابن عساکر، 27/364، تاریخ بغداد، 9/438) (4) حضرت مخدوم سیّد منہاجُ الدّین راستی حسینی رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بغداد شریف میں غالباً آٹھویں صدی ہجری کی ابتدا میں ہوئی اور وِصال 29 ذوالحجۃ الحرام 786ھ کو پھلواری شریف (ضلع پٹنہ بہار) ہند میں فرمایا، اسی شہر میں ٹم ٹم پڑاؤ نامی علاقے میں آپ کا مزار زیارت گاہِ عام ہے۔ آپ مخدومِ جہاں شیخ شرفُ الدّین یحیٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کے جلیلُ القدر خلیفہ، ولیِ کامل اور صاحبِ کرامت بزرگ ہیں۔ (تذکرۃ الصالحین، ص82، 84) (5) شہنشاہِ ناسک، حضرت پیر سیّد صادق شاہ حسینی مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ شریف میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد حضرت سیّد امینُ الدّین شیر محمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے علم و عرفان اور سلسلۂ قادریہ کی نعمت پائی۔ ہند میں آکر سلسلۂ چشتیہ اور سلسلۂ شطاریہ کے بزرگوں سے بھی فیض پایا پھر مستقل ناسک (صوبہ مہاراشٹر) ہند میں قیام فرمایا۔ آپ کی دعوت سے کثیر غیر مسلم مسلمان

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

ہوئے۔ 16 ذوالحجۃ الحرام 1049ھ کو وصال ہوا۔ مزار ناسک میں مرجعِ خلائق ہے۔(تذکرۃ الانساب، ص240، ماہنامہ اعلیٰ حضرت، جنوری 2010، ص43) 6 پیرِ طریقت حضرت علّامہ غلام محی الدّین احمد کھڈّی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1275ھ کو کھڈ شریف (تحصیل جنڈ ضلع اٹک، پنجاب) پاکستان میں ایک علمی خانوادے میں ہوئی اور یہیں 8 ذوالحجۃ الحرام 1338ھ کو وصال فرمایا۔ آپ علومِ معقول و فنون اور علمِ حدیث کے مضبوط مُدرِّس، خلیفۂ خواجہ اللہ بخش کریم تونسوی، شیخِ طریقت اور خانقاہِ معلّٰی مولانا محمد علی کھڈی کے سجادہ نشین تھے۔(قندیل سلیمان، جولائی تا ستمبر 2017، ص51 تا 65) 7 شیخُ المشائخ حضرت خواجہ امیر احمد بَسالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع تھگ سوڑو نزد تونسہ شریف (ضلع ڈیرہ غازی خان، جنوبی پنجاب) پاکستان میں 1281ھ کو ہوئی اور وفات 21 ذوالحجۃ الحرام 1357ھ بسال شریف (تحصیل جنڈ، ضلع اٹک) میں ہوئی۔ آپ فاضل مدرسہ آستانہ عالیہ تونسہ شریف، جید عالمِ دین، درسِ نظامی کے استاذ، خلیفہ خواجہ اللہ بخش کریم تونسوی اور شیخِ طریقت تھے۔(تذکرہ علمائے اہلسنت ضلع اٹک، ص 154) 8 تاجُ الاولیاء پیر محمد عبدالشکور جہانگیری رحمۃ اللہ علیہ 1294ھ کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے اور 10 ذوالحجۃ الحرام 1374ھ کو مرکزُالاولیاء لاہور میں وصال فرمایا۔ یہیں جیون ہانہ گارڈن ٹاؤن میں اپنی قائم کردہ خانقاہ میں دفن کئے گئے۔ آپ ولیِ کامل اور سلسلہ جہانگیریہ شکوریہ کے بانی تھے۔ (معارف رضا، سالنامہ 2006ء، ص216، 217) 9 قطبِ لاہور، استاذِ حکیمُ الاُمّت، حضرت علّامہ مفتی حافظ عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1319ھ کو آنولہ (بانس بریلی، یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال یکم ذوالحجۃ الحرام 1409ھ کو مرکزُالاولیاء لاہور میں فرمایا، مزار قبرستان حضرت جانِ محمد حضوری (نزد چوک گڑھی شاہو) میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، فاضل مدرسہ قادریہ بدایون، ماہرِ علومِ نقلیہ وعقلیہ، استاذُ العلماء، شیخُ الحدیث والتفسیر، مفتیِ اسلام، زیارتِ اعلیٰ حضرت سے مشرف، عارف باللہ، خلیفۂ قطبِ مدینہ تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری کو تمام سَلاسِل میں اجازت بھی عطا فرمائی۔(احوال و آثار مفتی عزیز احمد قادری بدایونی، ص 29، 53، 108) علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام 10 حضرت علّامہ ابنِ اَثیر مبارک بن محمد جَزَرِی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 544ھ جزیرہ ابوعمر (صوبہ شرناق، ترکی) میں ہوئی اور 29 ذوالحجۃ الحرام 606ھ کو مُوصَل عراق میں وفات پائی۔ آپ قراٰن و حدیث، فقہ اور اصولِ فقہ میں بہت بڑے عالم تھے، عوام و خواص میں معروف اور مرجع تھے۔ آپ کی 9 تصانیف میں اَلنِّهَايَةُ فِي غَرِيْبِ الْحَدِيْثِ وَالْاَثَر اور كِتَابُ الشَّافِي شائع شدہ ہیں۔(وفیات الاعیان، 4/7، 8) 11 شیخُ الاسلام امام تاجُ الدّین عبدالوہاب سُبکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 727ھ میں سُبک (ضلع منوفیہ، صوبہ قاہرہ) مصر میں ہوئی اور ذوالحجۃ الحرام 771ھ کو دمشق میں وصال فرمایا، آپ فقیہ شافعی، مؤرخ عربی، قاضیُ القضاۃ دمشق اور بارہ سے زائد کتب کے مصنف ہیں۔ طبقاتِ شافعیہ آپ کی ہی تصنیف ہے۔(طبقات الشافعیہ، مقدمۃ التحقیق، 1/9، 15، شذرات الذھب، 6/419، 420) 12 عالمِ باعمل امام گامُوں حضرت مولانا حافظ غلام محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ ماہرِ علومِ دینیہ، امام و خطیب جامع مسجد وزیر خاں، فارسی زبان کے شاعر، اعلیٰ خوش نویس، قراٰنِ مجید کی اپنے ہاتھ سے کتابت کرنے والے، کئی کتابوں کے مصنف اور پُراثر واعظ تھے۔ آپ کا وصال 25 ذوالحجۃ الحرام 1242ھ کو ہوا، مزار مسجد وزیر خان (اندرونِ دہلی دروازہ، مرکزُ الاولیاء لاہور) کے احاطے کے باہر جنوب میں ایک بلند گنبد کے سائے میں ہے۔ (تذکرہ علماء اہلسنت وجماعت لاہور، ص133) 13 صاحبِ حدیقۃُ الاولیاء حضرت مولانا مفتی غلام سرور لاہوری سہروردی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1244ھ کو مرکزُ الاولیاء لاہور میں ہوئی اور 24 ذوالحجۃ الحرام 1307ھ کو دورانِ سفرِ مدینہ وصال فرمایا۔ تدفین بیر بالاحسانی نزد بدر کے مقام پر ہوئی۔ آپ جید عالمِ دین، اُردو، فارسی دونوں زبانوں کے ماہر، شاعرِ اسلام، بہترین ادیب، ماہرِ لغت، جلیلُ القدر تذکرہ نویس اور 20 کتب کے مصنف تھے۔(تذکرہ اکابر اہل سنّت، ص317، 320)

ہیلمٹ پہن کر موٹر سائیکل چلائیے!!!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بائیک حادِثات کی وجہ سے ہونے والی اموات کی تعداد بڑھنے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ایک ویڈیو پیغام میں ہیلمٹ پہننے کی ترغیب دِلاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

پیارے اسلامی بھائیو! آج کل موٹر سائیکل کے حادِثوں میں جانیں بڑی ضائع ہو رہی ہیں، میری مانو گے! آپ ہیلمٹ کے بغیر اسکوٹر نہیں چلایا کریں، ہیلمٹ اچھی کمپنی کا ہو اور اچھی طرح اس کو باندھ لیا کریں۔

اللہ پاک ہم سب کی حفاظت کرے، اٰمین۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

حدائقِ بخشش کی ایک رُباعی کی وضاحت

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" کی ایک رُباعی کی وضاحت فرماتے ہوئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک آڈیو پیغام میں کچھ یوں ارشاد فرمایا:

نقصان نہ دے گا تجھے عِصیاں[1] میرا
غُفران[2] میں کچھ خرچ نہ ہوگا تیرا
جس سے تجھے نقصان نہیں کر دے مُعاف
جس میں تیرا کچھ خرچ نہیں دے مولیٰ

(حدائقِ بخشش، ص446)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رُباعی سُبْحٰنَ اللہ! بارگاہِ خُداوندی میں عرض کر رہے ہیں کہ یَااللہ! میرے گناہ تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے، تیرے خزانے وسیع ہیں تو اگر مُعاف کر بھی دے گا تو تیرے مغفرت کے خزانوں میں سے کچھ بھی خرچ نہیں ہوگا۔ جس سے تجھے نقصان نہیں اور ہرگز ہرگز کسی بھی گناہ میں اللہ پاک کا نقصان ہو ہی نہیں سکتا وہ مجھے مُعاف کر دے۔ یَااللہ! جس میں تیرا کچھ خرچ نہیں ہوتا وہ مجھے عطا کر دے اور تو جو بھی عطا فرمائے تیرے خزانے میں کمی آتی ہی نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذوالقعدۃ الحرام1440ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "بدر بن مہر الدین (کراچی)، محمد اکرم رضا (حیدر آباد)، بنتِ محمد اعظم عطاری (لاہور)" انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے۔

درست جوابات (1) ذوالقعدہ الحرام 6 ہجری، (2) حضرت سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام

(1) بنتِ اسلم (سکھر)، (2) فصیح عطاری (حیدر آباد)، (3) بنتِ ابرار علی (کراچی)، (4) وقار احمد (ٹنڈو الہ یار)، (5) محمد مبین رضا (لاہور)، (6) محمد بلال (پاکپتن)، (7) محمد نذیر عطاری (خیر پور میرس)، (8) محمد راشد عطاری (خانیوال)، (9) عبد اللہ (منڈی بہاؤ الدین)، (10) سید عرفان علی (کراچی)، (11) بنتِ منور علی (سانگھڑ)، (12) عبد الوحید (کشمیر)

---

(1) گناہ (2) گناہ معاف کرنا

اشعار کی تشریح

ابوالحسان عطاری مدنی*

میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا[1]

الفاظ و معانی: کنکریاں: پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ دفعتاً: اچانک۔ منہ پھر گیا: (مرادی معنیٰ) شکست کھاگئے۔

شرح: اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نورانی ہاتھوں کی کیا بات ہے! ان مبارک ہاتھوں سے آپ نے مٹھی بھر خاک اور کنکریاں کفار کی جانب پھینکیں تو وہ شکست کھاکر فرار ہوگئے۔

اس شعر میں درج ذیل حکایت کی طرف اشارہ ہے:

فتح حاصل ہوگئی: غزوۂ حُنین کے دوران ایک موقع پر تھوڑی دیر کے لئے کفار نے غَلَبہ پایا اور رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ صرف چند جاں نثار رہ گئے۔ اس وقت اللہ غالب کے رسولِ غالب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر شانِ جلال طاری تھی اور مبارک زبان پر یہ کلمات جاری تھے: اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب یعنی میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں، میں عبدُ المطّلب کا بیٹا ہوں۔ اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ ارادہ فرما رہے تھے کہ تنہا ان ہزاروں کے مَجمع پر حملہ فرمائیں، حضرت سیّدُنا عباس اور حضرت سیّدُنا ابوسفیان رضی اللہ عنہما مبارک خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھے کہ آگے نہ نکل جائے۔ جب کافر نہایت قریب آگئے تو رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سُواری سے نیچے تشریف لائے، اُس وقت بھی یہی فرماتے تھے: اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ نَصْرَکَ میں ہوں نبی برحق سچا، میں ہوں عبدُ المطّلب کا بیٹا، الٰہی! اپنی مدد نازل فرما۔ پھر ایک مٹھی کنکریاں (اور خاک) دستِ پاک میں لے کر کافروں کی طرف پھینکیں اور ارشاد فرمایا: شَاھَتِ الْوُجُوْہ یعنی چہرے بگڑ گئے۔ ایک روایت کے مطابق یہ بھی ارشاد فرمایا: اِنْھَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ یعنی ربِّ محمد کی قسم! یہ ہار گئے۔ وہ خاک ان ہزاروں کافروں میں سے ایک ایک کی آنکھ میں پہنچی اور سب کے منہ پھر گئے۔ حضرت سیّدُنا عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کنکریاں پھینکیں تو کفار کا زور ٹوٹ گیا اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے۔ اُن میں سے جو بعد میں اسلام لائے ان کا بیان ہے کہ جس وقت حُضورِ اَقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ کنکریاں ہماری طرف پھینکیں ہمیں یہ نظر آیا کہ زمین سے آسمان تک تانبے کی دیوار قائم کردی گئی اور اس پر سے پہاڑ ہم پر لُڑھکائے گئے، سوائے بھاگنے کے ہم کچھ نہ کرسکے۔

(مسلم، ص757، 758، حدیث: 4612، 4619- کنزالعمال، ج10، 5/242، 243، حدیث: 30192، 30199- فتاویٰ رضویہ، 30/277)

اس موقع پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

(پ9، الانفال: 17، صراط الجنان، 3/534)

نہیں وہ میٹھی نگاہ والا خدا کی رَحمت ہے جلوہ فرما
غضب سے ان کے خدا بچائے جلالِ باری عتاب میں ہے

(حدائقِ بخشش، ص180)

(1) یہ شعر امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" سے لیا گیا ہے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے Video ویڈیو اور Audio صوتی پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

مفتی سیّد شاہ خورشید انور کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے شہزادہ عالی وقار، حضرت قبلہ سیّد شاہ انور حسین عُرف قیصر صاحب (سجادہ نشین خانقاہِ شمسیہ اروَل بہار ہند) کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

صدام حسین عمادی (ذمہ دار مجلسِ رابطہ بالعلماء) نے رُکنِ شوریٰ حاجی محمد شاہد عطّاری مدنی کے ذریعے خبر دی کہ آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا مفتی سیّد شاہ خورشید انور (قاضیِ شریعت مرکزی ادارہ شرعیہ بہار، ولی عہد خانقاہِ شمسیہ اروَل، ہند) طویل عرصہ بلڈ کینسر میں مبتلا رہنے کے بعد 20 رَمَضَانُ المبارک 1440ھ کو پٹنہ ہند میں وفات فرما گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ میں آپ جناب سے اور مرکزی ادارہ شرعیہ بہار کے تمام اراکین واساتذۂ کرام سے، نیز خانقاہِ شمسیہ شریف کے تمام وابستگان سمیت جملہ سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائی اور مرحوم کے ایصالِ ثواب کیلئے حدیثِ پاک بیان کی:) حضرت امام جلالُ الدّین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ شرحُ الصُّدور میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ جب عالِم دنیا سے جاتا ہے تو اللہ پاک اس کے عِلْم کو انسانی شکل عطا فرماتا ہے جو قیامت تک اس کیلئے اُنس کا ذریعہ بنتا اور زمین کے کیڑے مکوڑوں کو دُور کرتا ہے۔ (شرح الصدور، ص158)

بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

مفتی جمال قادری سے تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے شہزادۂ مُحدِّثِ کبیر، حضرت مفتی جمال قادری صاحب (پرنسپل جامعہ امجدیہ، گھوسی اترپردیش ہند) کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

محمد افضل مدنی نے اطلاع دی کہ آپ کے شہزادوں ابوہریرہ قادری، ابوسعد قادری اور ابوحمزہ قادری کی امّی جان کینسر کے سبب 18 رَمَضَانُ المبارک 1440ھ کو بنارس ہند میں انتقال فرما گئیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ میں آپ جناب سے، آپ کے صاحبزادوں سے اور حُضُور مُحدِّثِ کبیر، حضرت علّامہ ضیاءُ المصطفٰے صاحب سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائی اور مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لئے حلیۃ الاولیاء سے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی:) فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جسے رمضان میں موت آجائے وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ (حلیۃ الاولیاء، 5/26، رقم: 6187)

بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کے ماموں کے انتقال پر تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بچّوں کے ماموں جان حاجی عمر صاحب 20 رَمَضَانُ المبارک 1440ھ بمطابق 26 مئی

2019ء کو کراچی میں انتقال فرماگئے۔ مدنی چینل کے ذریعے براہِ راست (Live) مدنی مذاکرے کے دوران شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرحوم حاجی عمر کے صاحبزادگان محمد علی اور حاجی اسمٰعیل سمیت تمام گھر والوں سے تعزیت کی اور مرحوم کے لئے دُعائے مغفرت فرمائی، جبکہ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے بولٹن مارکیٹ بابُ المدینہ کراچی کی نیو میمن مسجد میں اپنے ماموں جان مرحوم حاجی عمر کی نمازِ جنازہ پڑھائی، جس میں رُکنِ شوریٰ حاجی امین عطّاری سمیت مرحوم کے عزیزو اقارِب اور دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔

حاجی عبدُ القادر عطّاری کے بچّوں کی امّی جان کے انتقال پر تعزیت

مبلغِ دعوتِ اسلامی ابو بنتَین حافظ حاجی حسّان رضا عطّاری مدنی کے بھائی حاجی عبدُ القادر عطّاری کے بچّوں معراج، فیضان، اسمٰعیل اور حمزہ کی امّی جان مدینۂ پاک میں انتقال کر گئیں، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرحومہ کے لواحقین سے تعزیت فرمائی اور مرحومہ کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

قمر زمان کائرہ کے بیٹے کے انتقال پر تعزیت

11 رمضانُ المبارک 1440ھ بمطابق 17 مئی 2019ء کو سابق وفاقی وزیر قمر زمان کائرہ کے بیٹے اُسامہ کائرہ اور ان کے دوست حمزہ بٹ کار حادثے میں انتقال کر گئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے صَوتی پیغام (Voice Message) کے ذریعے سابق وفاقی وزیر قمر زمان کائرہ سے تعزیت کی اور مرحوم کے لئے دُعائے مغفرت فرمائی، جبکہ رُکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری نے سابق وفاقی وزیر قمر زمان کائرہ کی رہائش گاہ پر جاکر ان سے تعزیت کی، دونوں مرحومین کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور نمازِ جنازہ میں شریک دیگر سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقات کی۔

لیفٹیننٹ کرنل حاجی راشد کریم عطّاری کی شہادت پر تعزیت

لیفٹیننٹ کرنل حاجی راشد کریم عطّاری ملک و قوم کی حفاظت کرتے ہوئے زمین میں نصب بارودی سرنگ پھٹنے سے 3 شوالُ المکرم 1440ھ کو وزیرستان میں شہید ہوگئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کے والد غلام شبیر عطّاری، بیٹوں حافظ محمد عطّاری، احمد رضا عطّاری اور ان کے بھائی محمد رَحمتُ الله مدنی سے تعزیت فرمائی اور شہید لیفٹیننٹ کرنل حاجی راشد کریم عطّاری کے لئے دُعائے مغفرت فرمائی اور ایصالِ ثواب بھی کیا۔

تعزیت وعیادت کے پیغامات عُلَما ومشائخ کے نام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت مفتی غلام لیٰس طیبی اشرفی صاحب کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر مفتی صاحب اور سوگواروں سے تعزیت کی ❁ حاجی نذر حسین قادری کے بچّوں حضرت مولانا مفتی میاں سراج دین قادری (مہتمم جامعہ مہریہ بورے والا) اور حافظ قاری صفدر حسین قادری کی امّی جان کے انتقال پر تمام سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومہ کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

یومِ آزادی مبارک ہو!

تقریباً 72 سال پہلے 14 اگست 1947ء کو وطنِ عزیز پاکستان کی صورت میں ہمیں آزادی کی عظیم نعمت نصیب ہوئی۔ وطنِ عزیز پاکستان کئی قربانیوں کے بعد صرف اس لئے حاصل کیا گیا کہ مسلمان الله عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

پاکستان کا مطلب کیا؟ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

کون ہمارے رہنما؟ محمدٌ رَّسُولُ اللہ

مدنی سفرنامہ

نیپال

(قسط:02)

مولانا عبد الحبیب عطاری*

ذہنی آزمائش کا انوکھا سلسلہ: جامعۃُ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج کے اساتذہ نے طلبۂ کرام کے درمیان ذہنی آزمائش کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا جس کے سیمی فائنل تقریباً ایک ماہ پہلے ہوچکے تھے، آج نمازِ عشا کے بعد مجھے اس سلسلے کے فائنل کی میزبانی کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سلسلے کے مختلف حصّے (Segments) کافی دلچسپ اور انوکھے تھے، بعض سیگمنٹ ایسے تھے کہ ہم نے بابُ المدینہ کراچی میں ذہنی آزمائش کے اگلے سیزن میں انہیں شامل کرنے کی نیت کی۔ فائنل میں شریک طلبۂ کرام نے احادیثِ مبارکہ کا عربی متن سنایا، جمعہ کا خطبہ زبانی سنایا اور فتاویٰ رضویہ شریف کا خطبہ بھی زبانی سنایا۔ دورانِ سلسلہ تحفے کے طور پر مختلف انعامات اور تبرّکات دینے کا بھی سلسلہ رہا۔ فائنل جیتنے والی اور دوسرے نمبر پر آنے والی ٹیموں کے اسلامی بھائیوں کو مختلف تحائف کے علاوہ خواجہ غریب نواز حضرت سیّدنا خواجہ معینُ الدّین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری کے لئے اجمیر شریف کا ٹکٹ بھی پیش کیا گیا، امید ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ طلبۂ کرام کے ہمراہ جلد میری بھی اجمیر شریف حاضری ہوگی۔ ذہنی آزمائش کا یہ سلسلہ ریکارڈ بھی کیا گیا اور اِنْ شَآءَ اللہ مناسب موقع پر اسے مدنی چینل پر چلایا جائے گا۔ رات تقریباً 12 بجے ذہنی آزمائش کا سلسلہ ختم ہوا جس کے بعد نگرانِ شوریٰ نے دورۂ حدیث کے طلبۂ کرام اور جامعۃُ المدینہ کے ناظمین و اساتذہ کا مَدَنی مشورہ فرمایا جو تقریباً 3 بجے تک جاری رہا۔ مدنی مشورے کے بعد بھی اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا سلسلہ رہا اور تقریباً 4 بجے آرام کا موقع ملا۔

نیپال گنج سے روانگی: صبح 6 بجے بیدار ہوکر نمازِ فجر کی تیاری کی اور پھر نمازِ فجر کے بعد ایئر پورٹ روانگی کا سلسلہ ہوا جہاں سے 8 بجے کی فلائٹ کے ذریعے نگرانِ شوریٰ کی ہمراہی میں کاٹھمنڈو روانگی تھی۔ یہ فلائٹ بھی تاخیر کا شکار ہوئی اور تقریباً 11 بجے ہم کاٹھمنڈو پہنچے۔ کاٹھمنڈو میں ایک اسلامی بھائی کے گھر کچھ دیر آرام کے بعد ہم ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے اور 5 بجے تک ایئرپورٹ پہنچ گئے۔ کاٹھمنڈو ایئرپورٹ سے نگرانِ شوریٰ نے ایک اسلامی بھائی کے ہمراہ 7 بجے دبئی کی فلائٹ لی جبکہ میں نے اپنے رفیقِ سفر اسلامی بھائی کے ساتھ 7 بج کر 40 منٹ کی فلائٹ سے براستہ شارجہ بابُ المدینہ کراچی پہنچنا تھا۔ ایئرپورٹ پر ہم نے نمازِ مغرب ادا کی۔

عجیب بات: موسمِ سرما میں جب عرب اِمارات سے ہوائی جہاز کے ذریعے کاٹھمنڈو کا سفر کیا جائے تو جاتے ہوئے یہ سفر ساڑھے 3 گھنٹے جبکہ واپسی میں 5 گھنٹے کا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جاتے ہوئے ہوا موافق سمت میں جبکہ واپسی میں مخالف سمت میں چلتی ہے۔

ہوائی سفر سے متعلق مفید معلومات کا حصول: رات تقریباً 7 بج کر 40 منٹ پر ہمارا طیارہ کاٹھمنڈو ایئرپورٹ سے شارجہ کے لئے روانہ ہوا۔ میرے ساتھ والی سیٹ پر موجود صاحب اپنے آئی پیڈ میں جہازوں سے متعلق تفصیل پڑھ رہے تھے، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ اسی ایئرلائن میں پائلٹ ہیں اور گھر واپس جا رہے ہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ مجھے اکثر ہوائی سفر کا موقع ملتا ہے اور مجھے اس موضوع سے کافی دلچسپی ہے۔ اس

https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

*رکن شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل

کے بعد ان صاحب سے کافی دیر گفتگو اور سوال و جواب کا سلسلہ رہا جس کی بدولت مجھے فضائی سفر، مختلف قسم کے ہوائی جہازوں اور ایئرلائنز سے متعلق مفید معلومات حاصل ہوئیں۔ باتوں ہی باتوں میں سفر گزر گیا اور رات تقریباً ساڑھے گیارہ بجے ہمارے ہوائی جہاز نے شارجہ ایئرپورٹ پر لینڈنگ کی۔

پاکستانی ہوٹل میں آمد: شارجہ ایئرپورٹ پر جو اسلامی بھائی ہمیں لینے آئے تھے ان کے ساتھ ہم دونوں کھانے کے لئے ایک ہوٹل میں پہنچے۔ اصل میں ہم کسی دوسرے ہوٹل کی طرف جارہے تھے لیکن ڈرائیور کے کہنے پر ایک ایسے ہوٹل میں آگئے جس کے نام کے ساتھ پاکستانی لکھا تھا۔ ہوٹل میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہاں کے عملے میں مرکزُ الاولیاء لاہور سے تعلّق رکھنے والے افراد بھی شامل ہیں اور ہوٹل میں پاکستانی چینل چل رہے ہیں۔ عملے کے کئی اسلامی بھائیوں نے مجھے پہچان لیا اور میری درخواست پر مدنی چینل لگادیا۔ کچھ ہی دیر میں عملے کے کئی اسلامی بھائی ملنے کے لئے پہنچ گئے۔

خواب کے ذریعے نیکی کی دعوت: ہوٹل کے عملے میں شامل عدیل نامی ایک اسلامی بھائی نے میرا نام پوچھنے کے بعد اپنا یہ خواب سنایا جو دراصل دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بہت پیاری بہار ہے: میرا نام عدیل ہے۔ کچھ عرصہ پہلے تک میں نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی تھیں، نہ نماز پڑھتا تھا اور نہ ہی چہرے پر داڑھی شریف تھی۔ شام کے وقت میں قریبی مسجد میں جاکر آرام کرتا تھا لیکن اس کے باوجود نماز کی ادائیگی سے محرومی تھی۔ ایک دن مجھے خواب میں ایک بزرگ کی زیارت ہوئی جنہوں نے مجھے نماز پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ ان ہی دنوں ٹی وی پر چینل تبدیل کرتے ہوئے مجھے مدنی چینل پر وہ بزرگ نظر آئے اور معلوم ہوا کہ یہ امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری ہیں۔ اب میں نے نماز پڑھنے کا سلسلہ شروع کیا اور ہلکی ہلکی داڑھی بھی رکھ لی۔ چند دن بعد میں پھر مسجد میں سویا تو ایک بار پھر خواب میں امیرِ اہلِ سنّت کی زیارت ہوئی جنہوں نے مسکرا کر مجھ سے ملاقات کی، گویا میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس کے بعد میں نے اپنے چہرے پر پوری ایک مٹھی داڑھی سجالی اور پکا نمازی بن گیا۔ کچھ عرصے کے بعد تیسری مرتبہ خواب میں زیارتِ امیرِ اہلِ سنّت نصیب ہوئی جنہوں نے مجھے خوب دعاؤں سے نوازا۔

ملاقات کی دُعا مقبول ہوگئی: عدیل بھائی نے مزید بتایا کہ گزشتہ تین دن سے میں یہ دُعا کررہا تھا کہ "امیرِ اہلِ سنّت (دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) یا نگرانِ شوریٰ حاجی عمران عطّاری یا عبدالحبیب عطّاری میں سے کوئی ہمارے ہوٹل میں آجائیں، بھلے اس روڈ سے گزرتے ہوئے ان کی گاڑی کا ٹائر ہی پنکچر ہوجائے اور یہ کچھ ہی دیر کے لئے ہمارے ہوٹل میں آئیں اور میری ان سے ملاقات ہوجائے۔" اللہ کا کرنا دیکھئے کہ ہم نے کسی اور ہوٹل میں جانا تھا لیکن یہاں آگئے اور ان سے ملاقات ہوگئی۔ بہرحال میں نے عدیل بھائی کا رابطہ مقامی اسلامی بھائیوں سے کروادیا۔ اللہ کریم ان پر اپنی رحمت فرمائے اور انہیں دعوتِ اسلامی کا بااخلاص مبلغ بنائے۔

درس: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول اور شیخ طریقت امیرِ اہلِ سنّت کے دامنِ کرم سے وابستہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو اس مدنی بہار سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ اگر نمازوں اور دیگر فرائض و واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی ہے تو اس کا ازالہ کریں اور اپنی دنیا و آخرت بہتر بنائیں۔

بابُ المدینہ کراچی واپسی: ہوٹل سے نکلنے کے بعد ایک اسلامی بھائی کے گھر رات میں کچھ آرام کیا، رات ساڑھے چار بجے دوبارہ شارجہ ایئرپورٹ پہنچے۔ صبح سات بجے ہمارا طیّارہ شارجہ سے روانہ ہوا اور ہم تقریباً 11 بجے بابُ المدینہ کراچی پہنچ گئے۔

اللہ کریم سے دُعا ہے کہ جب تک زندگی رہے ایمان و عافیت اور اخلاص کے ساتھ سنّتوں کی خدمت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے سفر کرتے رہنے کی توفیق عطا ہو۔

سدا کرتا رہوں سنّت کی خدمت مرا جذبہ کسی صورت نہ کم ہو

گوشت کے فوائد و نقصانات

محمد رفیق عطاری مَدَنی*

اللہ پاک کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک گوشت بھی ہے۔ اس نعمت کا حُصول مختلف حلال جانوروں کے ذریعے ہوسکتا ہے۔ اللہ کریم نے قراٰنِ پاک میں حلال جانوروں کے متعلق ارشاد فرمایا: ﴿اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی۔ (پ6، المآئدۃ:1)

گوشت کی غذائیت جسمِ انسانی کے لئے گوشت ایک مکمل قوت بخش غذا کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں موجود پروٹین اور دوسرے اجزا سے ہمارے جسم کو پروٹین، لحمیات، آئرن، وٹامن B وغیرہ حاصل ہوتے ہیں نیز وٹامن A اور B ہڈیوں، دانتوں، آنکھوں، دماغ اور جِلد کے لئے بھی مفید ہیں۔

گوشت کی اقسام مرغی اور مچھلی کے گوشت کو White Meat جبکہ چوپایوں (چار پاؤں والے جانوروں) کے گوشت کو Red Meat یعنی سُرخ گوشت کہا جاتا ہے۔

مختلف جانوروں کے گوشت کے فوائد

1 **بکری:** اس کا گوشت غذائیت سے بھرپور اور عمدہ خون پیدا کرنے والا ہے۔ گرم مزاج والے افراد کے لئے نیز بخار اور سِل[1] کے ساتھ ساتھ مختلف امراض کے لئے مفید ہے۔ ہڈی کے قریب والے گوشت میں رطوبت اور غذائیت زیادہ ہوتی ہے۔ گرمیوں میں اس کا استعمال بہتر ہے۔

2 **اونٹ:** اس کا گوشت ذائقے میں نمکین اور زیادہ ثقیل (یعنی دیر سے ہضم ہونے والا) ہوتا ہے۔ یہ بینائی، عِرْقُ النَّسَاء، کولہے کے درد، کالا یرقان، پیشاب کی جلن، بواسیر وغیرہ کے لئے نفع بخش ہے۔ اونٹ کا گوشت کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

3 **دُنبہ:** اس کا گوشت نہایت قوّت دینے والا اور لذیذ ہوتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کا گوشت دیگر جانوروں کے گوشت کی نسبت دیر سے ہضم ہوتا ہے۔

4 **بھیڑ:** اس کے گوشت کی تاثیر گرم ہوتی ہے۔ اسے مُعْتَدِل بنانے کے لئے گوشت کو پکاتے وقت بڑی الائچی، دار چینی اور سیاہ زیرہ شامل کرنا چاہئے۔

5 **گائے:** اس کا گوشت ہمارے ہاں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ بعض لوگ اسے بکرے سے کم غذائیت کا حامل خیال کرتے ہیں، مگر طِبّی لحاظ سے گائے کا گوشت بکرے کے گوشت کی نسبت جسم کو زیادہ حرارت اور طاقت بخشتا ہے، البتہ جو لوگ زیادہ محنت و مشقت کے عادی نہ ہوں وہ گائے کا گوشت کم سے کم استعمال کریں۔

قربانی اور گوشت کا استعمال قربانی کا گوشت تازہ اور غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے مگر اسے زیادہ مقدار میں کھانے سے بیماریاں قریب آسکتی ہیں۔ عید کے دنوں بلکہ کئی کئی ہفتوں تک صبح و شام کھانے میں گوشت کی مختلف ڈِشز کھائی

(1) ایک بیماری ہے جس سے پھیپھڑوں میں زخم ہوجاتے ہیں اور منہ سے خون آنے لگتا ہے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

جاتی ہیں جس کی وجہ سے نظامِ انہضام (Digestive System) میں مسائل، معدے (Stomach) میں سوزش اور دیگر بیماریاں ہوجاتی ہیں۔ اپنی صحت کا خیال کرتے ہوئے ہر ایک کو چاہئے کہ وقفے وقفے سے گوشت کا استعمال کرے مثلاً ایک وقت میں گوشت کھایا تو دوسرے وقت میں سبزی یا کوئی اور ہلکی غذا کھائے تاکہ گوشت آسانی سے ہضم ہو۔

سرخ گوشت کے بارے میں اہم بات روزانہ گوشت استعمال کرنے سے ذیابطیس اور دل کی بیماریوں کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ ان بیماریوں میں مبتلا افراد کو چاہئے کہ سرخ گوشت کے استعمال سے بچیں۔

سرخ گوشت کے چار نقصانات 1 سرخ گوشت میں کولیسٹرول، چکنائی اور پروٹین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے خون کی شریانوں میں چکنائی بڑھ جاتی ہے اور وہ سخت ہوجاتی ہیں یوں پھر دورانِ خون (Blood Circulation) میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے 2 گوشت میں آئرن کی مقدار زیادہ ہوتی ہے جس سے مختلف دماغی امراض لاحق ہوسکتے ہیں۔ 3 گوشت کے سخت ریشوں کو ہضم کرنے کے لئے نظامِ ہاضمہ کو زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے جس کے باعث ہاضمے کے مسائل پیدا ہوسکتے ہیں 4 گوشت سینے، معدے کی جلن اور بھاری پَن نیز گوشت کا زیادہ استعمال کینسر، دل کے امراض، ذیابطیس، معدہ اور جگر (Liver) کی بیماریوں کا باعث بن سکتا ہے۔

شوگر اور دل کے مریضوں کے لئے شوگر اور دل کے مریض کو کلیجی، گُردے اور مغز کا استعمال ہر گز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ان میں کولیسٹرول کی مقدار عام گوشت کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔

گوشت کے شائقین کے لئے ماہرین کا کہنا ہے کہ جو غذائیت گوشت کھانے سے ملتی ہے وہ مچھلی، انڈے اور خُشک میوہ جات کھانے سے بھی حاصل ہوسکتی ہے۔ جو افراد گوشت کے زیادہ شوقین ہیں وہ گوشت کے علاوہ ان چیزوں کا استعمال کرتے رہا کریں کیونکہ کثرت سے گوشت کھانا مختلف بیماریوں کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

گوشت کے مضر اثرات کیسے دور ہوں؟ جب بھی گوشت پکانا ہو تو بہتر یہ ہے کہ اسے مختلف سبزیوں کے ساتھ مکس کرکے پکایا جائے کیونکہ اس سے اس کی افادیت میں اضافہ ہوگا اور مُضر اثرات دُور ہوں گے۔ نیز کم مسالے میں شوربے کے ساتھ پکایا جائے کہ اس طرح جَلد ہضم ہوگا اور معدے کی خرابی سے بھی بچا جاسکے گا۔

جانور بھی ملاوٹ سے محفوظ نہیں آج کل غذاؤں کی طرح جانوروں کو صحت مند دکھانے اور ان کی جَلدی نشوونما کے لئے مختلف دوائیں اور انجکشن استعمال کئے جاتے ہیں۔ یوں یہ دوائیں جانوروں کے گوشت میں شامل ہوکر لامحالہ ہماری غذا کا بھی حصّہ بنتی ہیں جو مختلف امراض کا سبب بن رہی ہیں۔

گوشت کتنا کھانا چاہئے؟ گوشت کے استعمال میں بہت سے فوائد ہیں مگر ضرورت سے زیادہ استعمال کی صورت میں فائدے کے بجائے نقصان بھی ہوسکتا ہے۔ گوشت استعمال کرنے کے بارے میں ماہرین کہتے ہیں کہ بالغ افراد کو یومیہ 70 گرام جبکہ ہفتے میں 500 گرام یعنی آدھا کلو گوشت کھانا چاہئے۔ ہفتے میں تین یا اس سے زائد بار گوشت کھانے والے افراد میں مختلف بیماریوں کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

مدنی پھول یوں تو سبھی کو ورزش اور واک کرنی چاہئے لیکن گوشت کھانے کے شوقین افراد کو روزانہ ورزش یا کم از کم 22 منٹ تیز واک بھی اپنے معمولات میں لازمی شامل کرنا چاہئے۔

اللہ پاک ہمیں اِعتدال سے گوشت استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

نوٹ: اس مضمون کی طبی تفتیش مجلسِ طبی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد کامران اشفاق عطاری اور حکیم رضوان فردوس نے فرمائی ہے۔

یہ چیزیں ملا کر نہ کھائیں

پھلوں اور سبزیوں کے فوائد

(کھانے پینے کی کئی چیزیں ایسی ہیں جنہیں ایک ساتھ کھایا یا پیا جائے تو طبی نقصان ہو سکتا ہے۔ اس مضمون میں اسی قسم کی معلومات پیش کی گئی ہیں)

ابو النور عطاری مدنی*

امرود، تربوز اور پانی: تربوز میں 90 سے 95 فیصد پانی ہوتا ہے اور اس کے ساتھ مزید پانی پینا معدے کے لئے ٹھیک نہیں، اسی طرح امرود کھانے کے بعد بھی جلدی پانی نہیں پینا چاہئے، ایسا کرنے سے پیٹ خراب ہونے اور ہیضہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

فالج کا اندیشہ: پرندوں کے گوشت کے ساتھ دہی، کھچڑی کے ساتھ کھیر، شہد کے ساتھ گھی، انڈے کے ساتھ مچھلی استعمال کرنے اور پیٹ بھر کر کھانے کے فوری بعد نہانے سے فالج کا اندیشہ ہے۔

بڑی آنت کا درد: مولی، دہی اور پنیر ایک ساتھ کھانے سے، نمکین بُھنے ہوئے گوشت کے ساتھ سرکہ، دودھ اور چاول کے بعد ستو اور بکری کے گوشت کے ساتھ کبوتر کا گوشت کھانے سے قولنج (یعنی بڑی آنت کا درد) ہونے کا اندیشہ ہے۔

پیٹ کی خرابی: خربوزہ، لہسن اور شہد ایک ساتھ کھانے، دودھ کے ساتھ تُرش یعنی کھٹی اشیاء، چاول کے ساتھ سرکہ، گوشت کے ساتھ شہد یا دودھ، خربوزے اور مولی کے ساتھ دہی، کبوتر کے گوشت کے ساتھ پیاز و لہسن اور چکور کے گوشت کے ساتھ پنیر کھانے سے پیٹ اور معدہ کی خرابی پیدا ہوتی ہے۔

مچھلی اور دودھ: مچھلی کے ساتھ دودھ پینا یا شہد کھانا برص (یعنی جلد پر سفید دھبے پڑ جانے) کا سبب ہو سکتا ہے۔

چائے، دہی اور پھل: چائے اور دہی دونوں ہی تیزابیت سے بھرپور غذائیں ہیں، جب یہ معدہ میں ایک دوسرے کے ساتھ ملتی ہیں تو نظامِ ہاضمہ کو سُست کر دیتی ہیں۔ اسی طرح دہی اور کھٹے پھل ملا کر کھانا بھی جسمانی نشوونما کے لئے مُضر یعنی نقصان دہ ہے۔

ٹھنڈی اور گرم اشیاء: گرما گرم چائے وغیرہ پینے یا کوئی اور گرم چیز کھانے کے فوری بعد ٹھنڈے مشروب پینا دانتوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

کھانسی کا اندیشہ: گرم دودھ کے فوراً بعد پانی پینے سے کھانسی جبکہ مٹھائی یا آم اور لسوڑے کا اچار کھانے کے بعد پانی پینے سے نزلہ، زکام اور کھانسی کا سخت اندیشہ ہے۔

پیاز کا مسلسل استعمال: مسلسل اور بہت زیادہ پیاز کھانے سے چہرے پر جھائیاں پڑنے کا اندیشہ ہے۔

اللہ پاک ہمیں اپنی صحت کی اچھی نیتوں کے ساتھ حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

قربانی کے دنوں میں عقیقے کا ایک مسئلہ

مفتی فضیل رضا عطاری*

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سنا ہے کہ بڑی عید پر عقیقہ کرنا چاہیں تو ساتھ میں عید کے دنوں میں ہونے والی قربانی بھی کرنی ہوگی، اگر وہ قربانی نہیں کی تو عقیقہ بھی ادا نہیں ہوگا۔ کیا یہ مسئلہ درست ہے؟ وضاحت فرمادیں۔

سائل: محمد منصور عطاری (چکوال، پنجاب)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں مذکور مسئلہ کہ ”جو قربانی کے دنوں میں عقیقہ کرنا چاہے، اسے ساتھ میں عید کی قربانی بھی کرنی ہوگی، ورنہ عقیقہ ادا نہیں ہوگا“ درست نہیں ہے، کیونکہ عقیقہ اور عید کی قربانی، دو مستقل جدا چیزیں ہیں، عقیقہ سنّتِ مستحبّہ ہے، اگر کوئی شخص باوجودِ قدرت عقیقہ نہیں کرتا تو وہ گناہ گار یا مستحقِ عِتاب نہیں، جبکہ قربانی شرائط متحقق ہونے کی صورت میں واجب اور اس کا بلاعذر ترک ناجائز و گناہ ہے لہٰذا یہ دو جدا چیزیں ہیں، ان میں سے ایک کی ادائیگی دوسرے پر ہرگز موقوف نہیں۔ ہاں دو قربانیاں کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ مثلاً کسی پر شرعاً عید کی قربانی واجب ہے، اب وہ ان دنوں میں عقیقہ بھی کرنا چاہتا ہے تو اس صورت میں ظاہر ہے کہ اسے دو قربانیاں کرنی ہوں گی، ایک تو خود پر واجب قربانی کی نیت سے اور ایک عقیقہ کی نیت سے، ایسا شخص اگر صرف عقیقہ کرے، خود پر واجب قربانی ادا نہ کرے تو گناہ گار ہوگا اور اس کا اس طرح واجب قربانی چھوڑ کر ایک مستحب کام یعنی عقیقہ کرنا کوئی قابلِ تحسین عمل بھی نہیں بلکہ بہت بڑی غلطی ہے مگر اس صورت میں بھی عقیقہ ادا ہو جائے گا۔

العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ میں عقیقہ سے متعلق فرمایا: ”قال فی السراج الوهاج فی کتاب الاضحیة مانصه مسالة: العقیقة تطوع ان شاء فعلها وان شاء لم یفعل۔ سراج الوہاج، اضحیہ کے باب میں جو فرمایا، اس کی عبارت یہ ہے کہ مسئلہ: ”عقیقہ نفل یعنی مستحب ہے اگر چاہے تو کرے اور اگر چاہے تو نہ کرے۔“

(العقود الدریۃ، 2/367)

قربانی سے متعلق متن تنویر الابصار اور شرح درمختار میں ہے: ”(فتجب) التضحیة (علی حر مسلم مقیم موسر) یسار الفطرة (عن نفسه)۔ ملخصا“ پس آزاد، مسلمان، مقیم کہ جو صدقۂ فطر کے نصاب کی طاقت رکھتا ہو، اس پر اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے۔ (تنویر و در مع رد المحتار، 9/524، 521)

واجب قربانی کے بجائے دوسرے کی طرف سے نفلی قربانی کرنے والے سے متعلق صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”واجب کو ادا نہ کرنا اور دوسروں کی طرف سے نفل ادا کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ پھر بھی دوسروں کی طرف سے جو قربانی کی، ہوگئی۔“ (فتاویٰ امجدیہ، 3/315)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 قاری خورشید احمد رضا صاحب (راجن پور): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دیکھ اور پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ اللہ پاک نے چاہا تو یہ ماہنامہ اس امت کے لئے بے حد مفید رہے گا خاص کر عقیدہ اور اعمال کی اصلاح کے لئے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو مقبولِ عام بنائے اور دعوتِ اسلامی کو مزید ترقّی عطا فرمائے۔ اٰمین

2 حافظ سردار احمد صاحب (مہتمم مدرسہ جامعہ باروبیہ شمس المدارس، ضلع ڈیرہ غازی خان): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ملاحظہ کیا، دیکھ کر دل بہت خوش ہوا کہ دعوتِ اسلامی نے اس ماہنامہ سے ایک اور اہم ضرورت کو پورا کیا۔ اللہ پاک اپنے حبیب کے طفیل دعوتِ اسلامی کی تمام کاموں میں غائبانہ مدد فرمائے اور مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمین

3 مولانا محمد عبد الرشید اویسی صاحب (جامعہ اویسیہ گجرات): آج کے اس پُرفتن دور میں اسلام کی حقیقی پہچان دعوتِ اسلامی ہے۔ تعلیمی میدان میں دعوتِ اسلامی کی ایک اور کاوش "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" باصرہ نواز ہوا دیکھ کر خوشی ہوئی۔ اس ماہنامہ کو اللہ کے کرم سے دینی رسائل اور ماہناموں میں صفِ اوّل کا سمجھتا ہوں۔

اسلامی بھائیوں کے تأثرات

4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" صحیح مسائل بتانے کے ساتھ ساتھ غلط فہمیوں کی بھی نشاندہی کرتا ہے۔ رمضانُ المبارک 1440ھ کے شمارے میں مضمون "روزہ اور گیارہ غلط فہمیاں" پڑھا، میری تو آنکھیں کھل گئیں، میں تو سمجھتا تھا کہ ان میں سے اکثر باتوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(مقبول احمد، حب چوکی بلوچستان)

5 مَا شَآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ترقی کی جانب دن بہ دن بڑھتا چلا جارہا ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی اور مجلسِ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمین

(دِلشان عطاری، ڈڈیال کشمیر)

مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کے تأثرات

6 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں شروع سے اب تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھتا ہوا آرہا ہوں۔ مجھے اس میں سب سے اچھا مضمون "بچوں کی فرضی کہانی" لگتا ہے۔

(محمد رجب رضا عطاری، گلشن اقبال باب المدینہ کراچی)

7 میں نے رمضانُ المبارک 1440ھ میں پہلی بار "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھا، بہت اچھا لگا، اِنْ شَآءَ اللہ ہر ماہ پڑھنے کی کوشش کروں گا۔ (احمد رضا عطاری، میرپور ساکرو)

اسلامی بہنوں کے تأثرات

8 شعبانُ المعظم 1440ھ کے شمارے کا مضمون "قیامت کے 41 نام" پڑھا، بہت اچھا لگا۔ اسی طرح کے مزید علمی مضامین شامل کرنے کی التجا ہے۔ (بنتِ سکندر، اوکاڑہ)

9 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا سلسلہ "تذکرۂ صالحات" پڑھنے سے اللہ کی نیک بندیوں کا تعارف اور دل کو سکون ملتا ہے۔ (بنتِ سعید، ماتانوالہ)

اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہے

مزارات پر حاضری

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صحرائے مدینہ ٹول پلازہ بابُ المدینہ کراچی میں مفتیِ دعوتِ اسلامی مفتی محمد فاروق عطاری مدنی، مرحوم نگرانِ شوریٰ بلبلِ روضۂ رسول حاجی محمد مشتاق عطاری، مرحوم رکنِ شوریٰ محبوبِ عطار حاجی زم زم عطاری اور اپنی ہمشیرہ (فُوئی ماں) (اللہ ان سب کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے) کے مزارات پر جبکہ بابُ المدینہ کراچی کے میوہ شاہ قبرستان میں اپنی والدۂ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے مزار پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔ اس موقع پر صاحبزادۂ عطار مولانا عبید رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی، رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری اور دیگر اسلامی بھائی بھی موجود تھے۔

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی کام

● 13 جون 2019ء بروز جمعرات ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے بعد افتتاحِ بخاری شریف ویومِ ولادتِ اعلیٰ حضرت کے سلسلے میں مدنی مذاکرے کا اہتمام کیا گیا، مدنی مذاکرے کا آغاز جلوسِ رضویہ سے ہوا جس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی مذاکرے میں بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیثِ مبارکہ کا دَرْس دے کر دَرَجہ دورۃُ الحدیث شریف کے نئے تعلیمی سال کا آغاز کیا، جامعۃُ المدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سمیت دیگر 8 مقامات پر افتتاحِ بخاری شریف کا سلسلہ ہوا ● بابُ المدینہ کراچی کے تمام نگرانِ کابینہ اسلامی بھائیوں کا مدنی مشورہ ہوا جس میں نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے مدنی کاموں کو مزید بہتر کرنے کے حوالے سے مدنی تربیت فرمائی اور شُرکا کو مدنی پھولوں سے نوازا۔

مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردارآباد فیصل آباد میں ہونے والے مدنی کام

مجلس کارکردگی کے ذمّہ داران، مدرسۃُ المدینہ چشتی زون کے ناظمین، مجلسِ مدنی بستہ کے ذمّہ داران، حلقہ و علاقائی ذمّہ داران اور انتظامی مجلس کے اسلامی بھائیوں، مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردارآباد فیصل آباد کی مجلس ہفتہ وار اجتماع کے ذمّہ داران اور اصحابی زون کی پاک داتاری کابینہ کے ائمۂ کرام کی مدنی تربیت کا سلسلہ ہوا، ذمّہ داران نے نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطاری کو اپنی کارکردگی پیش کی، حاجی محمد شاہد عطاری نے ذمہ داران کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے مدنی کاموں کو مزید بہتر انداز میں کرنے کے متعلق ان کی تربیت فرمائی اور اچھی کارکردگی کے حامل اسلامی بھائیوں کو تحائف پیش کئے ● عاشقانِ رسول کے لئے ”12 مدنی کام کورس“ کا سلسلہ ہوا جس میں شریک عاشقانِ رسول کو نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ نے مدنی پھولوں سے نوازا اور کورس میں شریک نمایاں کارکردگی کے حامل عاشقانِ رسول کو تحائف بھی عطا فرمائے۔

مساجد کا افتتاح

دعوتِ اسلامی کی مجلس خُدّامُ المساجد کے تحت پاک وارثی کابینہ منڈی واربرٹن میں جامع مسجد فیضانِ سیّدُ الشُّہداء کا افتتاح ہوا۔ خوشی کے موقع پر سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی اظہر عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا

● زم زم نگر حیدر آباد کے علاقے "ہالاناکہ" کی ایک نئی سوسائٹی قادر ایونیو میں جامع مسجد فیضانِ عبد القادر اور مدرسۃُ المدینہ کا افتتاح ہوا، اس موقع پر منعقد سنّتوں بھرے اجتماع میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد فاروق جیلانی عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو اپنے مدنی منّے مدرسۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیا۔

تقسیمِ اسناد اجتماعات

مجلس مدرسۃُ المدینہ کے تحت مدرسۃُ المدینہ میر پور کشمیر میں تقسیمِ اسناد اجتماع منعقد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد وقارُ المدینہ عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور مدرسۃُ المدینہ سے حفظ و ناظرہ مکمل کرنے والے مدنی منّوں میں اسناد تقسیم کیں۔ ● جامع مسجد عید گاہ ننکانہ روڈ شاہکوٹ میں بھی تقسیمِ اسناد اجتماع ہوا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور مدرسۃُ المدینہ شاہکوٹ سے حفظ و ناظرہ قراٰنِ پاک مکمل کرنے والے 94 طلبہ میں اسناد تقسیم کیں ● پنجاب کے شہر حافظ آباد ترمذی زون میں بھی تقسیمِ اسناد اجتماع ہوا جس میں نگران ترمذی زون نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور ناظرہ و حفظِ قراٰن مکمل کرنے والے 185 طلبہ میں اسناد تقسیم کیں۔

شعبہ تعلیم کی مدنی خبریں

اس مجلس کے تحت وفاقی دارُالحکومت اسلام آباد میں واقع قائدِ اعظم یونیورسٹی میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں یونیورسٹی کے لیکچرارز، ٹیچرز سمیت چیف لائبریرین اور اسٹوڈنٹس نے شرکت کی، مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا ● شرقپور کے ایک پرائیویٹ کالج میں بھی سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں کالج کے اساتذہ اور طلبہ نے شرکت کی۔ اسی طرح شرقپور میں اساتذہ ایسوسی ایشن کے تحت اساتذہ اجتماع منعقد ہوا جس میں شرقپور کے پرائیویٹ اور سرکاری اسکولوں سے وابستہ اساتذہ نے شرکت کی، مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا ● ساہیوال میں واقع کامسیٹس یونیورسٹی کی جامع مسجد میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا، مبلغِ دعوتِ اسلامی نے شرکا کو مدنی کاموں کا تعارف پیش کیا۔

مجلسِ تاجران کے مدنی کام

● مجلسِ تاجران کے تحت مرکزُ الاولیاء لاہور کے علاقے اچھرہ بازار اور ننکانہ پنجاب کے ایک مقامی ہال میں تاجر اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں مقامی تاجر اسلامی بھائیوں اور دیگر شخصیات نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے سنتوں بھرے بیانات فرمائے ● زم زم نگر حیدر آباد کے علاقے لطیف آباد نمبر 11 میں ایک تاجر اسلامی بھائی کے گھر پر مدنی حلقہ ہوا جس میں مختلف تاجر اسلامی بھائیوں سمیت کئی شخصیات نے شرکت کی ● مرکزُ الاولیاء لاہور کی مشہور ہول سیل شاہ عالَم مارکیٹ اور ٹمبر مارکیٹ میں تاجروں کے درمیان مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا جن میں امپورٹ ایکسپورٹ سے تعلق رکھنے والے تاجروں، پلازہ مالکان، مارکیٹوں کے مالک، دکانداروں اور دیگر شخصیات نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے سنّتوں بھرے بیان فرمائے ● مجلسِ تاجران کے ذمّہ داران نے 18 مئی 2019ء کو مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف میں مدنی کھوئی کپڑا مارکیٹ، 19 مئی کو سردار آباد فیصل آباد کی جناح کالونی ہوزری مارکیٹ، 20 مئی کو گلزارِ طیبہ سرگودھا کے صرافہ بازار، 21 مئی کو معظم آباد اور شاہ پور صدر، 22 مئی کو ہری پور ہزارہ کے سوزوکی آٹو شوروم اور ٹریول ایجنسی کے اونر، 23 مئی کو ایبٹ آباد اور 24 مئی کو کشمیری پلازہ مانسہرہ کے ملک فیبرکس میں مدنی دورہ کیا۔ اس دوران ذمّہ داران نے مارکیٹوں اور بازاروں کے تاجران سے ملاقاتیں کیں اور انہیں دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا۔

دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کی مدنی خبریں

● مجلسِ حج و عمرہ کے تحت بابُ المدینہ کراچی، زم زم نگر حیدر آباد اور مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف سمیت دیگر مقامات پر عازمینِ حج کی تربیت کے لئے حج تربیتی اجتماعات منعقد کئے گئے۔ مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے عازمینِ حج کی تربیت کرتے ہوئے انہیں عمرہ

و احرام باندھنے کا عملی طریقہ اور حج کے احکام بیان کئے اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتاب "رفیق الحرمین" تحفے میں دی ● مجلس مدرسۃُ المدینہ کے تحت مدرسۃُ المدینہ اشاعتُ الاسلام مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف میں مدنی حلقہ ہوا جس میں نگرانِ مجلس مدرسۃُ المدینہ للبنین، نگرانِ مجلس مدرسۃُ المدینہ للبنات، نگرانِ مجلس مدرسۃُ المدینہ رہائشی و جُزوقتی، نگرانِ اوورسیز، شعبۂ تعلیم ذمہ دار، شعبۂ مالیات ذمہ دار اور ریجن ناظمین نے شرکت کی، رکنِ شوریٰ قاری سلیم عطّاری نے شُرکا کو مدنی کاموں کو مزید بہتر انداز میں کرنے کے متعلق مدنی پھول دیئے ● مجلسِ ازدیادِ حُب کے تحت بابُ المدینہ کراچی کے علاقے سولجر بازار، گلشنِ حدید بابُ المدینہ کراچی کی جامع مسجد فیضانِ مدینہ اور مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اسلام آباد سیکٹر جی الیون میں مدنی حلقہ ہوا جس میں ذمّہ داران سمیت نئے اور پُرانے اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، مبلغِ دعوتِ اسلامی نے مدنی پھول دیئے ● مجلس تقسیمِ رسائل کے تحت مرکزُ الاولیاء لاہور کے اوریگا سینٹر گلبرک میں مدنی حلقے کا انعقاد ہوا جس میں تاجران سمیت دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، نگرانِ مجلس تقسیمِ رسائل نے شُرکا کو نیکی کی دعوت پیش کی اور شرکا کو مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دینے کا ذہن دیا ● مجلس ذرائع آمد و رفت کے تحت پاکستان کی دو معروف بس سروسز کے آئی ٹی ڈپارٹمنٹس کا دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران نے مدنی دورہ کیا اور وہاں بس مالکان سے ملاقات کرکے انہیں اپنی بسوں میں نعتِ رسول اور سنّتوں بھرے بیانات چلوانے کے لئے مدنی چینل کا ڈیٹا فراہم کیا گیا ● مجلس مدنی چینل عام کریں کے تحت بابُ المدینہ کراچی، مرکزُ الاولیاء لاہور اور دیگر مقامات پر مقامی کیبل نیٹ ورک آنرز سے ملاقاتوں کا سلسلہ ہوا، مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے انہیں مدنی چینل کا مدنی ڈیٹا فراہم کیا جسے انہوں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے ہوم چینل پر چلایا ● مجلسِ ڈاکٹرز کے تحت مرکز الاولیاء لاہور میں واقع گورنمنٹ میو اسپتال میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل اسٹاف اور میڈیکل سے وابستہ طلبہ نے شرکت کی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شُرکا کو دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کرتے ہوئے انہیں مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی ترغیب دی ● مجلس خصوصی اسلامی بھائی کے تحت میرپور کشمیر محمدی زون میں خصوصی اسلامی بھائیوں کے درمیان سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں نابینا، گونگے بہرے اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ نگرانِ زون نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شُرکا کو مدنی پھول دیئے، بیان کی اشاروں کی زبان میں ترجمانی بھی کی جاتی رہی ● پنجاب کے شہر گوجرانوالہ میں بھی خصوصی اسلامی بھائیوں کا سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں گونگے، بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، مجلس خصوصی اسلامی بھائی کے زون ذمّہ دار اسلامی بھائی نے اشاروں کی زبان میں تربیت فرمائی ● مجلسِ ائمہ مساجد کے تحت ذمّہ داران نے قلندرآباد ایبٹ آباد، مانسہرہ، گڑھی حبیب اللہ، بالاکوٹ اور چٹومنگ میں نگرانِ مجلس کے ہمراہ مختلف مساجد کا مدنی دورہ کیا۔ نگرانِ مجلس نے مساجد کے امام صاحبان و کمیٹیوں کے ساتھ مساجد کو آباد کرنے کے حوالے سے مدنی مشورہ کیا اور دعوتِ اسلامی کیلئے مدنی عطیات جمع کرنے کی ترغیب دلائی۔

دارُالمدینہ کے ایڈمن اسٹاف کے لئے سمر ٹریننگ

مجلس دارُ المدینہ کے تحت ٹریننگ اینڈ انسپکشن ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ اہتمام بابُ المدینہ کراچی میں ان ہاؤس جبکہ بابُ الاسلام سندھ کے مختلف شہروں زم زم نگر حیدرآباد، فاروق نگر لاڑکانہ، ٹنڈو آدم، شہداد پور اور سکھر کے مختلف کیمپسز میں ویب لنک کے ذریعے دارُالمدینہ کے پری پرائمری، پرائمری اور سیکنڈری اسکولز کے ایڈمن اسٹاف کیلئے سمر ٹریننگ پروگرام کا انعقاد کیا گیا، اس ٹریننگ میں ٹی یو زی اور ایڈمن اسٹاف کی سوفٹ اسکلز اور انگلش کمیونیکیشن اسکلز کے حوالے سے تربیت کی گئی۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقاتیں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ بالعلماء کے ذمّہ داران نے ماہِ رَمَضانُ المبارَک 1440 ہجری میں 1800 سے زائد علماو مشائخ اور ائمہ و خطبا سے ملاقاتیں کیں۔ چند کے نام یہ ہیں: **پاکستان:** ● مولانا محمد فاروق احمد بندیالوی (مہتمم مدرسہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر ضلع گجرات) ● مولانا عبیدُ اللہ (مہتمم دارُ العلوم محمدیہ غوثیہ الفرید ٹاؤن منڈی بہاؤالدین) ● مفتی عبد الستار قادری (مہتمم مدرسہ لعل شہباز قلندر سیہون شریف) ● مفتی مختیار احمد قاسمی (مہتمم جامعہ قاسم العلوم نورانی مسجد دادو بابُ الاسلام سندھ) ● مولانا حافظ بدرالدین چشموی نقشبندی (مہتمم مدرسہ موسانی درگاہ اطراف میہڑ) ● مفتی محمد احمد رضا نوری (شیخُ الحدیث دارُ العلوم غوثیہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ) ● مولانا محمد اشرف سعید امینی (مدرس جامعہ امینیہ شیخ کالونی سردار آباد فیصل آباد) ● مولانا حافظ نواب دین حسینی (مہتمم مدرسہ حسینہ نقشبندیہ ڈیرہ مراد جمالی بلوچستان)۔ **ہند:** ● مولانا مشرف حسین رضوی (خطیب و امام نور محمدی مسجد) ● مفتی رحمت علی مصباحی (کلکتہ بنگال) ● مولانا شاہ نواز عالَم مصباحی (ناظمِ تعلیم جامعہ عبداللہ بن مسعود) ● مفتی عبد المالک مصباحی (چیف ایڈیٹر رضائے مصطفیٰ جمشید پور) ● **مرکزی دارُالقراءت جمشید پور کے اساتذہ:** مفتی شاہد رضا مصباحی، مفتی امام الدّین مصباحی، مفتی جمالُ الدّین مصباحی، مفتی امینُ الدّین مصباحی، مولانا انتخاب رضا مصباحی، مولانا احسانُ الحق مصباحی ● مفتی ضیاءُ المصطفیٰ قادری مصباحی (جمشید پور) ● حاجی مختار صفی (بانی مرکزی دارالقراءت جمشید پور) **علمائے کرام کی مدنی مراکز آمد** ● وفاقی وزیر برائے مذہبی اُمور حضرت مولانا پیر نورُ الحق قادری صاحب کی دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی تشریف آوری ہوئی۔ جہاں انہوں نے نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری اور دیگر ذمّہ داران کے ہمراہ عالَمی مدنی مرکز میں دارُ الافتاء اہلِ سنّت، المدینۃُ العلمیہ، مجلسِ تراجم، آئی ٹی اور مدنی چینل سمیت مختلف شعبہ جات کا دورہ کیا۔ اس موقع پر وفاقی وزیر نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات بھی کی اور مدنی چینل کو تأثرات دیتے ہوئے خدماتِ دعوتِ اسلامی کو خوب سراہا ● مولانا اکبر اخترُ القادری (مدرس رکن الاسلام مجددیہ ہیر آباد) نے مدرسۃُ المدینہ آن لائن ● مفتی نورُ الحسن قلندرانی (مہتمم جامعہ جنّت العلوم نورانی بستی زم زم نگر حیدر آباد)، مولانا احمد علی سعیدی (سابق مدرس احسن البرکات زم زم نگر حیدر آباد)، مولانا محمد علی حنفی، مولانا مقبول اخترُ القادری (مہتمم مدرسہ شمعُ الاسلام زم زم نگر حیدر آباد) اور مولانا اصغر صادق نقشبندی نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن میں جامعۃُ المدینہ، مدرسۃُ المدینہ، دارُ الافتاء اہلِ سنّت، مدرسۃُ المدینہ آن لائن اور دیگر شعبہ جات ● مولانا قاری ثناءُ اللہ چشتی (مدرس مدرسہ محمودیہ سعید العلوم کوٹ مبارک ڈیرہ غازی خان) اور ● حضرت مولانا پیر سید نوید الحسن مشہدی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھکی شریف، ضلع منڈی بہاؤالدین) نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ منڈی بہاؤالدین ● مولانا احمد دبّاغ (یوکے) و دیگر علمائے کرام نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ دارُ السلام تنزانیہ کا وزٹ کیا اور اپنے تأثرات دیتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو سراہا۔ **ہفتہ وار اجتماع اور مدنی مذاکرے میں شرکت** عاشقانِ رسول کے جامعات و مدارس کے دو ہزار سے زائد طلبہ نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے میں شرکت کی۔ **شخصیات سے ملاقاتیں** دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ کے ذمّہ داران نے گزشتہ مہینے مختلف مواقع پر تقریباً 785 شخصیات سے ملاقات کرکے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارف اور نیکی کی دعوت پیش کی۔ منتخب شخصیات کے نام ملاحظہ فرمائیے: **بابُ المدینہ کراچی:** ● عامر کیانی (سابق وفاقی وزیر صحت) ● عبد المالک (سینیئر پی ایس ٹو کمشنر) ● ذوالفقار خشک (ایڈیشنل ڈپٹی

کمشنر 1 ڈسٹرکٹ ساؤتھ) • شبیر سیٹھار (ایس ایس پی) • مظفر جمیل (ڈی ایس پی) • راجہ بشارت (صوبائی وزیر قانون) • شمشاد غوری۔ **زم زم نگر حیدرآباد:** • جنید خانزادہ (جنرل سیکرٹری پی ایف یو جے) • حسن احمد (انچارج صوبہ سندھ ڈان نیوز)۔ **وفاقی دارُالحکومت اسلام آباد:** • اللہ رکھا (پی اے ٹو ایس ایس پی آپریشنز اسلام آباد) • علی پیر زادہ (اے سی جی اسلام آباد) • امجد علی (ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی) • راجہ ریاست (ایڈمن SSP آپریشن) • محبوب عالَم (انچارج سیکورٹی برانچ) • محمد مشتاق (پی ایس ٹو کمشنر)۔ **مرکزُالاولیاء لاہور:** • نصرُاللہ ملک (اینکر پرسن) • ایثار رانا (کالم نویس تجزیہ کار) • سرفراز سید (کالم نگار) • محمد اقبال چوہدری (صدر فوٹو جرنلسٹ یونین) • کامران رفیق (کالم نگار، موٹیویشنل اسپیکر) • مخدوم اطہر (کالم نگار) • سلمان طارق بٹ (کالم نگار) • اعجاز حفیظ خان (کالم نگار) • اسلم بھٹی (کالم نگار) • ناصر بشیر (شاعر و ادیب)۔ **اٹک:** • شیخ آفتاب حسین (سابق وفاقی وزیر)۔ **سبی:** • نادرا آفس کے ڈسٹرکٹ آفیسرز عابد بشیر، طاہر عباس منتظر، بابو رفیق باڑا، ریٹائرڈ ایڈیشنل کمشنر سبی احمد خان کھجک۔

شخصیات کی مدنی مراکز آمد

• دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ کے تحت • غلام جیلانی (M.P.A) • ہاشم رضا جیلانی (M.P.A) • سیّد احمر علی (وائس چیئرمین ڈی ایم سی کورنگی) • وسیم الدین، منصور خان، محمد فیضان خان (یوسی چیئرمین) • وسیم آفتاب • ڈاکٹر صغیر اور • حنید لاکھانی (چانسلر اقراء یونیورسٹی ڈیفنس ویو) نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی • ایڈیشنل آئی جی سندھ غلام سرور جمالی نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ زم زم نگر حیدرآباد • پاکستان کی قومی کرکٹ ٹیم کے کپتان سرفراز احمد اور ساؤتھ افریقین بالر عمران طاہر نے اسٹیج فورڈ برمنگھم یوکے میں قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا دورہ کیا اور ذمہ داران دعوتِ اسلامی کو تاثرات دیتے ہوئے دعوتِ اسلامی سے اپنی محبتوں کا اظہار کیا۔

شخصیات اجتماعات و مدنی حلقے

• دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ کے تحت تین تلوار کلفٹن اور خیابانِ راحت ڈیفنس بابُ المدینہ کراچی کے ایک ہال میں شخصیات اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں بڑی تعداد میں شخصیات سمیت ذمّہ داران دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری نے سنّتوں بھرے بیانات فرمائے اور شخصیات کو دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کا تعارف پیش کرتے ہوئے انہیں مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دینے کی ترغیب دلائی • بحریہ ٹاؤن مرکزُالاولیاء لاہور میں جامع مسجد نسیمِ مدینہ کے افتتاح کے سلسلے میں اجتماعِ پاک کا اہتمام کیا گیا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شاہد قادری (اونر ثقلین ایسوسی ایٹس)، شاہد قریشی (بحریہ ٹاؤن کنٹری ہیڈ) اور میاں اطہر سمیت کئی معروف شخصیات سے ملاقات کی • ضیاء کوٹ سیالکوٹ میں ٹیچرز اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں سرکاری و نجی اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ نے شرکت کی۔ اجتماعِ پاک میں علّامہ اقبال گورنمنٹ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر فاروق نعیمی، ڈاکٹر عرفان، پروفیسر نور بلال، سابق ڈپٹی ڈی ای او مبشر، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، یونیورسٹی آف سیالکوٹ، گورنمنٹ مرے کالج کے لیکچرارز سمیت دیگر ہیڈ ماسٹرز اور اسکول اونرز شامل تھے۔ رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری نے "استاد کو کیسا ہونا چاہئے؟" کے حوالے سے سنّتوں بھرا بیان فرمایا • مزنگ مرکزُالاولیاء لاہور کے ایک شادی ہال میں شخصیات اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں فیکٹری مالکان، شوروم مالکان، تاجر برادری سے تعلق رکھنے والے افراد اور دیگر شخصیات نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا • زم زم نگر حیدرآباد کے علاقے حالی روڈ گلشنِ ثوبان میں شخصیات کے مدنی حلقے میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد فاروق جیلانی عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا • بابُ المدینہ کراچی کی معروف کاروباری شخصیت محمد عرفان کے جواں سال بیٹے فیضان رضا کی برسی کے سلسلے میں محمد عرفان کے گھر پر ایصالِ ثواب مدنی حلقے کا انعقاد کیا گیا جس میں کثیر عاشقانِ رسول سمیت کاروباری شخصیات نے شرکت کی، رکنِ شوریٰ محمد اطہر عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا جبکہ رکنِ شوریٰ سیّد ابراہیم عطاری نے دُعا کروائی • وفاقی دارُالحکومت اسلام آباد کے نیشنل پریس کلب میں سیکرٹری پریس کلب انور رضا کی والدہ کے ایصالِ ثواب کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ایصالِ ثواب اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں کثیر صحافیوں سمیت دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، نگرانِ زون نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے شعبہ جات کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

فیضانِ تلاوتِ قرآن کورس اسلامی بہنوں میں تعلیمِ قرآن عام کرنے کے مقدس جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کی مجلس شارٹ کورسز (للبنات) کے تحت ملک و بیرونِ ملک یکم رَمَضانُ المبارک سے مختلف مقامات پر اسلامی بہنوں کے لئے روزانہ دو گھنٹوں پر مشتمل 20 دن کے **"فیضانِ تلاوتِ قراٰن کورس"** کا انعقاد کیا گیا۔ ملک و بیرون ملک کم و بیش تین ہزار تین سو تریسٹھ (3363) مقامات پر کورس ہوئے، مجموعی طور پر ملک و بیرونِ ملک انہتر ہزار چھ سو چوّن (69654) سے زائد اسلامی بہنیں اس کورس میں شریک ہوئیں۔ اس مدنی کورس میں اسلامی بہنوں کو تلاوتِ قراٰنِ مجید، سورتوں اور آیتوں کے شانِ نزول اور ان کے متعلق قراٰنی واقعات سننے کی سعادت ملی جبکہ روزانہ ایک مسنون دُعا بھی یاد کروائی گئی نیز کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو روزے کے متعلق مسائل سیکھنے کا موقع بھی ملا۔ **مجلس رابطہ کے مدنی کام** اسلامی بہنوں کی مجلسِ رابطہ کے تحت ذمّہ داران اسلامی بہنوں نے جامشورو سندھ کی لیاقت یونیورسٹی آف میڈیکل ہیلتھ سائنسز میں ایک لیڈی ڈاکٹر سے ملاقات کی اور انہیں نیکی کی دعوت دیتے ہوئے دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا۔ **مجلس دارُالسُّنّہ للبنات** مجلس دارُالسُّنّہ (للبنات) کے تحت جون 2019ء میں جامعاتُ المدینہ للبنات پاکستان کی دورۂ حدیث شریف کی طالبات کے لئے پاکستان کے 6 شہروں میں 12 دن کے **"فیضانِ مدنی کام کورس"** ہوئے جن میں دورۂ حدیث شریف کی 270 طالبات اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

مدنی انعامات اجتماعات ہند کے مختلف شہروں جھانسی، کانپور، الٰہ آباد، گوپی گنج، سری نگر، مراد آباد، انجار، احمد آباد، ڈھولکا، موربی، ہمت نگر، جوناگڑھ، موڈاسا، ناگپور اور ممبئی جبکہ یوکے کے شہروں ڈربی، برمنگھم، برٹن، اسٹوک اور لندن میں تین گھنٹے کے مدنی انعامات اجتماعات کا سلسلہ ہوا جن میں 1176 سے زائد اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **سری لنکا کی اسلامی بہنوں کا مدنی مشورہ** دعوتِ اسلامی کے تحت سری لنکا کی اسلامی بہنوں کا مدنی مشورہ ہوا جس میں عالمی مجلسِ مشاورت کی ذمّہ دار اسلامی بہن نے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو مزید بڑھانے کے اہداف طے کئے اور ان کی تربیت کی۔ **مجلسِ رابطہ کے مدنی کام** یوکے کے شہر ڈربی (Derby) میں اسلامی بہنوں کی مجلسِ رابطہ کے تحت ورکنگ وومینز کے درمیان نیکی کی دعوت اور تقسیمِ رسائل کا سلسلہ رہا، بعد ازاں ان خواتین نے تاثرات دیتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو سراہا۔ **افریقہ میں سنّتوں بھرا اجتماع** افریقہ کے ملک لسوتھو میں اسلامی بہنوں کے ماہانہ سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں شخصیات اسلامی بہنوں سمیت بڑی تعداد میں دیگر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مجلس دارُالسُّنّہ للبنات** مجلس دارُالسُّنّہ (للبنات) کے تحت ہند، بنگلہ دیش اور یوکے کے جامعاتُ المدینہ للبنات کی دورۂ حدیث شریف کی طالبات کے لئے چار مقامات پر 12 دن کے **"فیضانِ مدنی کام کورس"** ہوئے جن میں دورۂ حدیث شریف کی طالبات اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام کی مدنی بہاریں ◉ 8 مئی 2019ء کو کینیڈا کے شہر مونٹریال میں قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ایک غیر مسلم نے رکنِ شوریٰ حاجی بلال عطّاری کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ◉ 19 مئی کو ایسٹ افریقہ کے ملک ملاوی میں مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوششوں کی برکت سے 45 غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا ◉ 18 مئی 2019ء کو کینیا ممباسا میں قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا جن کا اسلامی نام محمد اور پکارنے کے لئے عبد الناصر رکھا گیا ◉ یکم جون 2019ء کو مبلغ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش سے ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا جن کا اسلامی نام محمد ابراہیم رکھا گیا۔

مدنی بہار جرمنی کے مشہور شہر ہاگن (Hagen) میں واقع غیر مسلموں کی ایک عبادت گاہ کو دعوتِ اسلامی نے خرید کر اسے مسجد اور مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں تبدیل کر دیا جس کی افتتاحی تقریب میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری کی تشریف آوری ہوئی، آپ نے یہاں پہلی اذان دے کر اس مدنی مرکز کا افتتاح فرمایا اور رقت انگیز دعا فرمائی۔

مساجد کا افتتاح و سنگِ بنیاد ◉ 9 مئی 2019ء کو موزمبیق کے شہر نمپولا میں "جامع مسجد فیضانِ عطّار" کا افتتاح ہوا، اس موقع پر اجتماعِ پاک کا اہتمام کیا گیا جس میں مبلغ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا ◉ 21 مئی 2019ء کو یوگنڈا کے شہر کمپالا میں ایک مسجد و مدرسۃُ المدینہ کا سنگِ بنیاد رکھا گیا ◉ بنگلہ دیش کے شہر چٹاگانگ میں باجماعت نماز کی ادائیگی سے جامع مسجد کا افتتاح کیا گیا، افتتاح کے موقع پر اجتماعِ پاک میں بنگلہ دیش مشاورت کے نگران و دیگر ذمّہ داران و مختلف شخصیات سمیت اہلِ علاقہ نے شرکت کی۔ مبلغ دعوتِ اسلامی نے شُرکا کو مسجد آباد کرنے کے بارے میں مدنی پھول دیئے ◉ دعوتِ اسلامی کے تحت ساؤتھ افریقہ کے شہر جوہانسبرگ میں "جامع مسجد فیضانِ زم زم" کا افتتاح ہوا، خوشی کے اس موقع پر سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مبلغ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا۔ اس موقع پر کثیر عاشقانِ رسول سمیت مقامی علمائے کرام بھی تشریف فرما تھے۔

اسپین میں ائمۂ کرام کا سنّتوں بھرا اجتماع دعوتِ اسلامی کے تحت اسپین کے شہر ویلنشیا میں ائمۂ کرام کا تین دن کا سنتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں مختلف شہروں سے ائمۂ کرام کے علاوہ اہلِ علاقہ نے شرکت کی۔ نگرانِ کابینہ اور دیگر ذمّہ داران نے شُرکا کی تربیت کی اور دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کاموں کا تعارف پیش کیا۔

عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے ◉ ساؤتھ افریقہ کے عاشقانِ رسول نے ترکی ◉ اٹلی کے شہر فورتی (Furtei) ◉ نیز یونان کے دارُ الحکومت ایتھنز کی جامع مسجد فیضانِ عطّار میں

جواب دیجئے!

ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۰ھ

سوال (1): حج کب فرض ہوا؟

سوال (2): امیرِ اہلِ سنّت کے والد محترم کا وصال کب ہوا؟

❁ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ❁ کوپن بھرنے (یعنی Fill) کرنے کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے۔ ❁ یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734 جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں یا رسائل وغیرہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

◎ جبکہ ملائیشیا کے شہر کوالالمپور سے ملاکا کے اطراف میں عاشقانِ رسول نے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت پائی۔

مختلف مدنی کاموں کی جھلکیاں ◎ 11 مئی یوکے کی مکی کابینہ میں بلالی سمیلین کیمونٹی میں مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے شُرکا کو مدنی پھولوں سے نوازا ◎ 14 مئی 2019ء سے زمبابوے کے شہر ہرارے میں سات دن کے "فیضانِ نماز کورس" کا سلسلہ ہوا جس میں مقامی اسلامی بھائیوں نے شرکت کی ◎ دعوتِ اسلامی کے تحت خلیج میں مدنی حلقہ ہوا جس میں مقامی اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، نگرانِ مالکی ممالک نے عاشقانِ رسول کی تربیت فرمائی اور دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا ◎ پرتگال کے شہر لسبن کی جامع مسجد غوثیہ میں شخصیات کے درمیان مدنی حلقہ ہوا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے شُرکا کے درمیان سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور شخصیات کو دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا ◎ ملائیشیا کے شہر کوالالمپور میں دو تاجر اسلامی بھائیوں کے گھر پر مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا جن میں مختلف شخصیات نے شرکت کی، نگرانِ کابینہ نے دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کرتے ہوئے شُرکا کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصّہ لینے کی ترغیب دلائی ◎ اٹلی کے شہر بریشیا اور بلونیا میں سنّتوں بھرے اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں رکنِ شوریٰ محمد عقیل عطّاری مدنی نے سنّتوں بھرے بیانات فرمائے اور عاشقانِ رسول کو دُرست مخارج کے ساتھ قراٰنِ پاک پڑھنے کی مَشق کروائی، نماز کا عملی طریقہ اور دیگر سنّتیں بھی سکھائیں ◎ مجلسِ حج و عمرہ کے تحت اٹلی کے شہر بریشیا میں قائم جامع مسجد محمدیہ میں حج تربیتی اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت کی، مبلغِ دعوتِ اسلامی نے اس سال حج پر جانے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کو احرام باندھنے اور مناسکِ حج کے بارے میں مدنی پھول دیتے ہوئے حج کا طریقہ سکھایا ◎ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بارسلونا اسپین میں شخصیات مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں مختلف شخصیات سمیت مقامی اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ محمد عقیل عطّاری مدنی نے نماز کی اہمیت پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور شُرکا کو دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کرتے ہوئے مدنی پھول دیئے ◎ ملائیشیا کے شہر کوالالمپور میں دعوتِ اسلامی کے تحت ایک یونیورسٹی میں مدنی حلقے کا انعقاد کیا گیا جس میں طلبہ، اساتذہ اور دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی، نگرانِ کابینہ نے "بڑھاپے سے پہلے جوانی کو غنیمت جانو" کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا ◎ دعوتِ اسلامی کے تحت ملاکا کے ایک ریسٹورنٹ میں تاجر اسلامی بھائیوں کے مدنی حلقے کا انعقاد کیا گیا جس میں بڑی تعداد میں تاجر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، نگرانِ کابینہ ملائیشیا نے "نماز کی اہمیت" کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا ◎ روٹرڈیم ہالینڈ کی جامع مسجد غوثیہ میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں نگرانِ کابینہ ہالینڈ نے "تلاوتِ قراٰنِ پاک کی فضیلت" کے بارے میں شُرکا کو مدنی پھولوں سے نوازا ◎ یوکے کے شہر بریڈفورڈ میں واقع دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی اسلامی بھائیوں اور دیگر ذمّہ داران نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ محمد اسد عطّاری مدنی نے اجتماعِ پاک میں "نماز کی فضیلت" کے حوالے سے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور شُرکا کو مدنی پھول دیئے۔

جواب یہاں لکھئے

ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۰ھ

جواب(1): ____________________

جواب(2): ____________________

نام: ____________ ولد: ____________

مکمل پتہ: ____________________

فون نمبر: ____________________

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔
اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

تازہ ہوا کی اہمیت

از: امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

بے شمار جراثیم ایسے ہوتے ہیں جو دھوپ اور تازہ ہوا (Fresh Air) سے مَر جاتے ہیں۔ جن گھروں کی کھڑکیاں گردو غبار (Dust) کے خوف سے ہر وَقت بند رکھی جاتی ہیں اُن میں دھوپ اور تازہ ہوا نہیں پہنچ پاتی، طرح طرح کے جراثیم پرورِش پاتے اور خوب بیماریاں پھیلاتے ہیں، لہٰذا روزانہ دن کا اکثر وقت کھڑکیاں (Windows) کُھلی رکھنی چاہئیں۔ ہر کمرے میں آمنے سامنے دو کھڑکیاں اس طرح بنوائی جائیں کہ ایک سے تازہ ہوا داخِل ہو اور دوسری سے باہَر نکلتی رہے۔ صِرف ایک کھڑکی کھلی رکھنا کافی نہیں ہوتا، اگر آمنے سامنے دو کھڑکیاں نہ ہوں تو پھر کھڑکی اور دروازے کی ایسی ترکیب ہو کہ ایک طرف سے ہوا داخِل ہو اور دوسری طرف سے خارِج۔ **ایگزاسٹ فین کی اہمیت اور احتیاطیں:** بیتُ الخلاء (Toilet) اور باورچی خانے (Kitchen) بلکہ ضَرورتاً کمرے میں بھی "ایگزاسٹ فین" لگوایا جائے مگر پلاسٹک کا صِرف چار انچ والا مُنّا سا نہیں بلکہ مناسب سائز والا لوہے کا ہو، مَثَلاً گھریلو باورچی خانے میں 12 انچ کا لوہے کا ایگزاسٹ فین مُناسِب ہے، پلاسٹک والا دیرپا نہیں ہوتا اور ہوا بھی نسبتاً کم اُٹھاتا ہے۔ ایگزاسٹ فین والی پوری دیوار میں بلکہ چاروں طرف کہیں ایک معمولی سی دراڑ بھی کھلی نہ ہو، اگر صرف دروازے سے ہوا کھنچنے کی ترکیب رہی تو کمرے کی ہوا بھی صاف ہوتی رہے گی، ایسی صورت میں ضَرورتاً دروازہ پورا یا تھوڑا سا کُھلا رکھنا ہوگا تاکہ کمرے وغیرہ کی ہوا باہَر نکلے اور دروازے سے تازہ ہوا داخِل ہو سکے ورنہ ایگزاسٹ فین ہی سُست چلے گا! کمرہ بڑا ہو تو 18 انچ اور حسبِ ضَرورت 24 انچ کا ایگزاسٹ فین بھی لگوایا جاسکتا ہے۔ اگر بڑا ہال ہو تو یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ آمنے سامنے دو بڑے بڑے ایگزاسٹ فین لگوائے جائیں ایک ہوا کے رُخ مَثَلاً پاکستان میں مغرِب (WEST) یعنی قِبلہ کی جانب والی دیوار میں اس طرح بھی لگایا جاسکتا ہے کہ باہَر کی ہوا اندر لائے اور سامنے والا اندر کی ہوا باہَر خارِج کرے۔ عِنْدَ الضَّرورت (یعنی ضَرورتاً) دو سے زائد ایگزاسٹ فین بھی لگائے جاسکتے ہیں۔ جب یہ فین چل رہے ہوں اس وَقت اگر چاروں طرف کھڑکیاں وغیرہ بند رکھی جائیں تو اس صورت میں اِنْ شَآءَ اللہ حَبس (یعنی گُھٹن) بھی نہیں ہوگا اور بڑے کمرے یا ہال کی فَضا صاف ہوا کی فَراہمی کے سبب ٹھنڈی رہے گی۔ اگر ایگزاسٹ فین کی گولائی کے اطراف میں جگہ کھلی رہی یا دراڑ اور کھڑکیاں بند نہ کی گئیں تو ایگزاسٹ فین چلنے کی صورت میں ہو سکتا ہے خاطر خواہ نتیجہ حاصِل نہ ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دنیا بھر میں 107 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت میں کوشاں ہے۔ دین کی خدمت کے اس کام میں اپنا حصہ ملانے کے لئے اپنی قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے۔ قربانی کی کھال جمع کروانے کے لئے اپنے قریبی فیضانِ مدینہ یا عالمی مدنی مرکز کے اس نمبر 922111252692+ پر رابطہ کیجئے۔

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net